



### تغذیہ: ترقی کی کلید

**سال 2011** کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی آبادی ایک ارب 20 کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔ توقع ہے کہ 2030 تک ایک ارب 60 کروڑ آبادی کے ساتھ ہندوستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔ آج کی تاریخ میں عالمی آبادی کا 17 فی صد حصہ ہندوستان میں آباد ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر خوراک اور تغذیہ کا تحفظ ملک کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کسی بھی ملک کے لئے صحت مند افرادی قوت اس کی ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے عوام کی خوراک اور تغذیہ میں بہتری کو ہمیشہ فوجیت دی جاتی ہے۔ آئین ہند کی دفعہ 47 کے مطابق ”حکومت کو عوام کے تغذیہ، زندگی میں سدھارا اور حفظان صحت کی بہتری کو اپنے ابتدائی فرائض میں شمار کرنا چاہئے“۔

ہندوستان کے پالیسی سازوں نے صحت اور خوراک کے تحفظ کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ سلسلے وار پانچ سالہ منصوبوں میں خوراک کے تحفظ اور تغذیہ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے تاکہ مقررہ مدت میں اس کی تکمیل ہو سکے۔ اس کے لئے مطلوبہ رقم بھی فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت نے شہری اور دیہی علاقوں میں مفید اور بنیادی صحت خدمات تک ہماری پہنچ کو بہت اہمیت دی ہے۔ اس کے نتیجے میں خشک سالی اور خوراک کا عدم تحفظ کا خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ البتہ ملک کے مختلف علاقوں میں موسمی غذا کی قلت ابھی بھی مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ آبادی کے ہر زمرے میں غذائی معیار میں کافی بہتری آئی ہے اور تغذیہ یا غذائی اجزاء کی کمی کے معاملات قابل ذکر حد تک کم ہو گئے ہیں۔

ماؤں اور بچوں میں تغذیہ کی قلت ابھی بھی قومی سطح پر ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے اور حکومت وقت کی پالیسی سازی میں اس کو ترجیح دی جاتی رہی ہے۔ ہندوستان میں چار کروڑ سے زیادہ بچے غذائی کمی کا شکار ہیں جب کہ ایک کروڑ 70 لاکھ بچے ضائع ہو جاتے ہیں (پانچ برس سے عمر کم)۔ تغذیہ کی کمی خوراک کی نامناسب فراہمی یا ضروری غذائی اجزاء کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جس سے جسمانی اور ذہنی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ علاقائی اعتبار سے خوراک کی دستیابی اختلاف اور کھانے پینے کی عادات میں فرق کی وجہ سے تغذیہ کی کمی واقع ہوتی ہے جو شہری علاقوں کے مقابلے دیہی علاقوں میں زیادہ ہے۔ اس کے سدباب کے لئے علاقائی لائحہ عمل وضع کیا جانا چاہئے جس میں افرادی قوت کے علاوہ مقامی سطح پر صحت کے شعبے میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

اس سمت میں قومی تغذیہ مشن (این این ایم) کا اعلان ایک اہم قدم ہے۔ اس کے تحت ایک مرکزی نوڈل ایجنسی قائم کی جائے گی جس کے پاس مختلف مرکزی اور ریاستی اسکیموں سے رابطہ قائم کرنے کے لئے وسیع مالی اختیارات ہوں گے اور وہ ان کو اضافی مالی وسائل مہیا کر سکتی ہے۔ یہ پروگرام مرحلہ وار طریقے پر تمام ریاستوں اور اضلاع پر محیط ہے۔ قومی تغذیہ مشن کے لئے تین برس کے لئے 9000 ہزار کروڑ روپے مختص کیا گیا ہے۔ اس مشن کی اصل حکمت عملی غیر مرکوز حکمرانی کا قیام اور ریاستوں، اضلاع اور علاقائی سطح پر قومی اور لچک دار رویہ اختیار کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک مستحکم نگرانی اور جواب دہی نظام اور علاقائی سطح پر مسائل کا حل تلاش کرنے پر توجہ دینی لائحہ عمل اختیار کرنا ہے۔ اس پروگرام میں مقررہ اہداف کے تحت جسمانی نشوونما میں خامی، تغذیہ میں کمی، خون کی کمی اور کم وزن بچوں کی پیدائش میں کمی لانا ہے۔ اس پروگرام سے 10 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ ہوگا۔

عادات میں تبدیلی کے بناوٹ مندغذا ممکن نہیں ہے۔ اچھی عادات استوار کرنے کے لئے سرکاری اقدامات کے علاوہ وسیع پیمانے پر عوامی شراکت داری ضروری ہے۔ اسی کے ذریعہ لوگوں کو ترغیب دی جاسکتی ہے۔ قومی تغذیہ مشن پر مقصد تمام اضلاع کو مرحلہ وار طریقے پر سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس کے تحت 2017-18 میں 1915 اضلاع، 2018-19 میں 235 اضلاع اور 2019-20 تک باقی تمام اضلاع تک قومی تغذیہ مشن کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس بات پر اہم توجہ مرکوز کی جارہی ہے کہ ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے مابین بہتر تال میل پیدا کیا جاسکے تاکہ وہ نشانے کو حاصل کر سکیں۔ اس واضح نقش راہ کی وجہ سے قومی تغذیہ مشن (این این ایم) حکومت کا سب سے اہم پروگرام ہے۔

ہندوستان اور صحت مند عوام ملک کی ترقی میں اسی وقت حصہ لے سکتے ہیں جب ان کو معقول بنیادی ڈھانچہ جاتی سہولیات میسر ہوں۔ اسی لحاظ سے ایک صحت مند ہندوستان کی تعمیر کے لئے حکومت نے عوام کی مالی اور سماجی تحفظ کے وسیع اقدامات کئے ہیں۔ ایک مضبوط بنیادی ڈھانچے کے قیام کے ساتھ سووچہ بھارت، اسکل انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسے اقدامات ہندوستان کو دنیا بھر کے ممالک کی اگلی صف میں لاکھڑا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

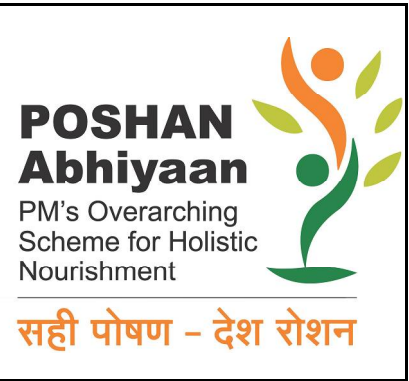
# پوشن ابھیان:

## نکنالوجی کے استعمال سے تغذیہ کا تصفیہ

استعمال، ایک منفرد نقطہ نظر اور اتحاد کے ذریعے یہ پروگرام بچوں میں پیدائش کے وقت وزن میں کمی، خون میں ہیملوگلوبن کی کمی، نقص تغذیہ اور نشوونما کے عمل میں سستی کی سطح کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ سن بلوغت میں داخل ہونے والی لڑکیوں، حاملہ خواتین اور بچوں کو دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے معاون ہوگا جس سے لازمی طور پر نقص تغذیہ کے خاتمے میں مدد ملے گی۔ اس پروگرام کا مقصد آئندہ چند برسوں کے دوران نگرانی کے مختلف معیارات کے حصول کے لئے اہداف طے کرنے اور اجتماعی کاوشوں کے ساتھ ساتھ تکنالوجی کے استعمال کے ذریعے ڈیوری سروس اور اختراع کو یقینی بنانا ہے۔ ایک جامع طرز فکر کو یقینی بنانے کے لئے ملک کی تمام 36 ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور اضلاع کا ایک مرحلہ وار طریقے سے احاطہ کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر سال

سے ایک کے بعد ایک نسل مسلسل متاثر ہو رہی ہے۔ اس لئے اپنی حقیقی اور بھرپور استطاعت حاصل کرنے کے بعد ایک عالمی سپر پاور کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے ہندوستان کو نقص تغذیہ کے جڑ سے خاتمے کے لئے ضرورت پر بھرپور توجہ دینی ہوگی تاکہ اس حقیقت کو یقینی بنایا جاسکے کہ آنے والی نسلیں صحت مند، عقل و دانش میں کامل اور ہنر اور کام کے معاملے میں مشاق ہوں۔ صرف یہ ایک عمل ہمیں میک ان انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، اسکل انڈیا جیسی اسکیموں کے درمیان نقاط کو ملانے اور ایک قوم کی حیثیت سے اپنی مطلوبہ صلاحیت کو اجاگر کرنے میں معاون ہوگا۔

عزت مآب وزیر اعظم نے 8 مارچ 2018 کو راجستھان کے جھنجھوٹے سے غذائیت پر خوراک کی پرائم منسٹر کی جامع اسکیم پوشن ابھیان کا آغاز کیا۔ تکنالوجی کے



پوشن ابھیان ہم سب کو ایک ساتھ لائے گا اور اس پروگرام سے جڑے ہر فرد کو ذمہ داری اور جواب دہی لاگو کرے گا تاکہ ملک کو 130 کروڑ انسانی وسائل کے علم شماریات آبادی کے اعتبار سے اپنی مطلوبہ صلاحیت ہو سکے۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نقص تغذیہ کی کوئی ایک وجہ نہیں ہے بلکہ اس کے ایک سے زیادہ اسباب ہیں۔ نقص تغذیہ کے لئے ذمہ دار عوامل نقص تغذیہ کے مسلسل بڑھتے ہوئے بوجھ میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں جس سے ہمارے مطلوبہ انسانی وسائل کی اپنی گنجائش حاصل کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ اس

مضمون نگار بہبود خواتین و اطفال کی وزارت میں سکرٹری ہیں۔

secy.wcd@nic.in

### فیگر 1: پوشن ابھیان کے حصے



کے ذریعے نظام کو مضبوط کرنے، آئی سی ڈی ایس سروس ڈیوری میں استحکام اور تغذیہ کے نتائج میں سدھار کی نگرانی کرنا ہے۔ سافٹ ویئر میں کام کرنے کی جگہ سے الیکٹرانکس ڈیوائسز (موبائل/ٹیبلیٹ) پر تفصیلات جمع کرنے کی مکمل سہولت ہے۔ یہ آئی سی ڈی ایس سروس ڈیوری پر تفصیلات جمع کرنے کی مکمل سہولت ہے۔ یہ آئی سی ڈی ایس سروس ڈیوری پر تفصیلات جمع کرنے اور اس سے ایک مستقل بنیاد پر استفادہ حاصل کرنے والوں میں غذائیت کے نتائج پر اس کے اثرات کی جانکاری حاصل کرنے کا اہل بناتا ہے۔ یہ جانکاریاں اسی وقت ویب پر مبنی ڈیش بورڈ پر ریاستوں اور ایم ڈبلیو سی ڈی کے لئے دستیاب رہیں گی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کوشش ہے کہ آئی سی ڈی ایس سروس ڈیوری میں سدھار کیا جائے اور مشن کو موثر پلان اور حقائق پر مبنی فیصلہ سازی کا اہل بنایا جائے۔

نقص تغذیہ کا مسئلہ بین نسلی ہے اور اسکے لئے متعدد عوامل ذمہ دار ہیں جن میں نومولود اور بڑے بچوں کو ماؤں کے ذریعے چھاتی سے دودھ پلانے یعنی انفینٹ اینڈینگ چائلڈ فیڈنگ (آئی وائی سی ایف) کے مختلف طریقے، ٹیکہ کاری، انسٹی ٹیوشنل ڈیوری، بچوں میں ابتدائی مرحلے کی نشوونما، تقویت غذا، ڈیوائسنگ، پینے کے صاف پانی

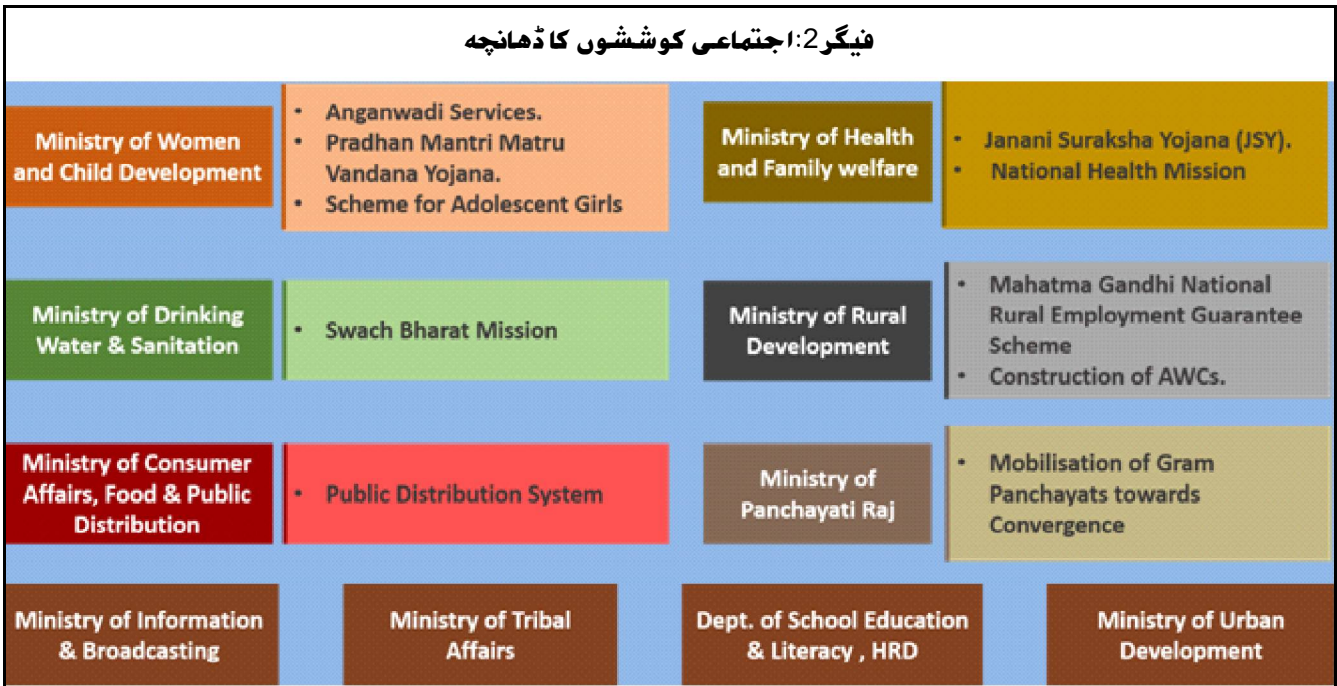
کیا جا رہا ہے۔ ان دونوں میں ابھیان کے متعلقین میں سے ممبران منتخب کئے جائیں گے۔ اسی طرح سے ریاست، ضلع اور بلاک کی سطح پر اجتماعی کوششوں کے لئے ایکشن پلان میں ابھیان کے لئے نفاذ اور نگرانی کا عمل طے کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں وی ایچ ایس این ڈی صف اول میں کام کرنے والوں کی شراکت کے لئے پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔

ابھیان اس پروگرام میں زمین سطح پر صف اول میں کام کرنے والے عملے جیسے آنگن واڑی کارکنان اور خاتون سپروائزرز کو اسٹارٹ فون فراہم کر کے با اختیار بناتا ہے۔ اس مقصد کے لئے خاص طور پر تیار کئے گئے سافٹ ویئر اپلی کیشنز، آئی سی ڈی ایس کامن اپلی کیشنز سافٹ ویئر اعداد و شمار جمع کرنے میں مفید ثابت ہوئے ہیں، طے کی گئی خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتی ہیں اور تمام طرح کی درکار اختراعات کو ترغیب دیتی ہیں۔ یہ تمام اعداد و شمار اور تفصیلات اس کے بعد نگرانی کے لئے ایک ڈیش بورڈ کے توسط سے بلاک، ضلع، ریاست سے قومی سطح کے نگران عملے کو بروقت دستیاب ہوں گی۔ موبائل ڈیوائسز کی حصولیابی اور تقسیم پر وجیکٹ کا ایک حصہ ہے۔ ان اپلی کیشن کا مقصد ایک موثر نگرانی اور بروقت مداخلت

2017-18 میں 315 اضلاع، سال 2018-19 میں 235 اضلاع اور باقی تمام اضلاع کا سال 2019-20 میں احاطہ کیا جائے گا۔ اس پروگرام سے دس کروڑ سے زائد افراد استفادہ کریں گے۔ ملک میں اس سے پہلے تغذیہ کو کبھی اتنی زیادہ اہمیت نہیں دی گئی تھی۔

مرکز میں مختلف وزارتیں/شعبے اور ریاستیں/مرکز کے زیر انتظام علاقے اپنے اپنے طریقے سے نقص میں تخفیف کے لئے درکار مختلف اختراعات کے لئے سرگرداں ہیں۔ نقص تغذیہ کو جڑ سے ختم کرنے میں نفاذ کی سب سے بڑی ایجنسی کے طور پر ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا سب سے اہم کردار ہوگا تاکہ وہ اس سے متعلق تمام اسکیموں کو کامیاب بنا سکیں، اس لئے مناسب ہوگا کہ نقص تغذیہ کی لعنت پر ایک کاری ضرب لگانے کے لئے ایک موثر طریقے سے ہدف کو اجتماعی کوششوں سے حاصل کیا جاسکے۔ پوٹن ابھیان سے اس طرح کی تمام اسکیموں کے لئے اجتماعی کوششوں کا مطلوبہ پلیٹ فارم دستیاب ہوگا اور تغذیہ کے تئیں ایک جامع اور اجتماعی حکمت عملی میں اضافہ کی راہ ہموار ہوگی۔ مرکز کی سطح پر اجتماعی کوششوں کے عمل کو نیشنل کونسل فار نیوٹریشن اینڈ ڈی ایگری کیٹو کمیٹی فار پوٹن ابھیان کے قیام کے ذریعے حاصل

### فیگر 2: اجتماعی کوششوں کا ڈھانچہ



یہاں یہ وضاحت اہم ہے کہ ملک میں نقص تغذیہ کی شرح میں معجزاتی تبدیلی کی توقع کے ساتھ ہمیں ہر ضروری عمل اور کارروائی پر خاص دھیان دینا ہوگا۔ ابھیان کو کامیاب بنانے کے لئے اسے ترغیبات کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے جس کے تحت زمینی سطح پر اگلی صفوں میں کام کرنے والے کارکنان جیسے آنگن واڑی و مرکز کے لئے بہترین سروس ڈیوری کے لئے ترغیبات، آنگن واڑی کارکنان، آشا اور اے این ایم کو اجتماعی کوششوں سے اہداف حاصل کرنے کے لئے نیم ترغیبات اور تسلی بخش کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرنے والی ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں/بلاکوں آنگن واڑی مراکز کو متحرک کرنے پر خصوصی دھیان دیا جائے گا تاکہ وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ پہلے کامیابی حاصل کرنے والی ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو بھی ترغیبات سے سرفراز کیا جائے گا۔

پس پوشن ابھیان ہم سب کو ایک ساتھ لائے گا اور اس پروگرام سے جڑے ہر فرد کو ذمہ داری اور جواب دہی لاگو کرے گا تاکہ ملک کو 130 کروڑ انسانی وسائل کے علم شہاریات آبادی کے اعتبار سے اپنی مطلوب صلاحیت ہو سکے۔

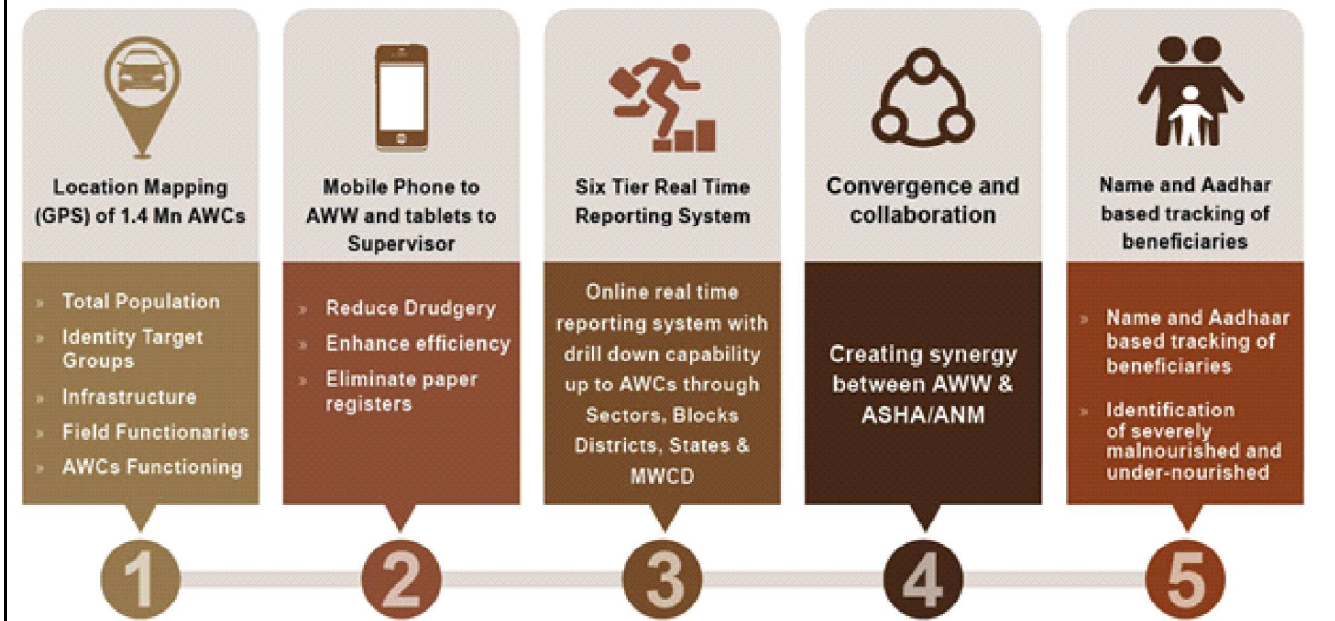
برائے خواتین و بہبود اطفال کو مرکزی درجہ دیا گیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے تمام وزارتیں مل کر ساتھ کام کریں گی تاکہ نقص تغذیہ کے مسئلے کا تصفیہ کیا جاسکے۔ ملک میں پہلے ہی نقص تغذیہ سے نمٹنے کے لئے متعدد پروگرام شروع کئے گئے لیکن یہ پوشن ابھیان اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام ہے۔ اس پروگرام میں وزیر اعظم کا دفتر ہر چھ مہینے میں اس میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لے گا اور اسی طرح ریاستوں کی سطح پر اسی طرح کے تجزیے کی توقع ہے اور یہ عمل تغذیہ پر مبنی جائزے سے مستحکم ہوگا۔

ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ سہ ماہی بنیاد پر جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کی ہر دس تاریخ کو اس میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا جیسا کہ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (این ایف ایچ ایس 4) نے انکشاف کیا ہے کہ بین ریاستی اور بین ضلعی سطح پر نقص تغذیہ کی شرح کافی زیادہ ہے۔ اس لئے ہر ریاست/ضلع کو اجتماعی کوششوں سے اس شرح کو کم کرنے کے لئے ایکشن پلان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جس میں ان کے ذریعے انجام دی جانے والی ہنگامی، وسط مدتی اور طویل مدتی خدمات شامل ہیں۔

اور صفائی ستھرائی تک رسائی، غذائی تنوع اور دیگر متعلقہ عوامل شامل ہیں۔ اس لئے بچوں میں نشوونما کے عمل میں سست روی کے عمل، اپنی عمر کے اعتبار سے وزن میں کمی اور عدم نمو کی شکایات کی روک تھام کے لئے ایک سعی مسلسل کی ضرورت ہے جس کے لئے زمینی سطح پر اجتماعی کوششوں اور کثیر سطحی طرز فکر اختیار کرنی ہوگی۔ اس مسئلے کو بالآخر صرف سماجی رویے میں ایک مثبت تبدیلی سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔ پوشن کے اس پہلو سے عوام میں غذائی بیداری پیدا کرنے کی جانب ایک کثیر سطحی طرز فکر اختیار کرنی ہوگی تاکہ سماج میں غذا سے متعلق عام بیداری ہو۔ اس کے لئے معاشرے پر مبنی آنگن واڑی مراکز پر منعقد ہونے والی تقاریب میں غذائی عام بیداری، ماس میڈیا، ملٹی میڈیا، بیرونی مہمان کی جانب استفادہ کرنے والوں اور ان کے خاندانوں کو ابھیان کے ساتھ مسلسل رابطے میں رکھنے اور زمینی سطح پر ان کی صفوں میں کام کرنے والے کارکنان، سیلف ہیلمپ گروپ اور رضا کاروں کو متحرک رکھنے کے مختلف طریقے اختیار کرنے ہوں گے۔ اس کا واحد مقصد غذائیت کی جانب ایک جن آندولن شروع کرنا ہے۔

اس ابھیان کے تعلق سے نفاذ کے ضمن میں وزارت

### فینگر 3: آئی سی ڈی ایس، کامن اپلی کیشن سافٹ ویئر



# ہندوستان میں غذائی چیلنج:

## تدارک میں صحتی خدمات کا کردار

گئے تھے، مطلوبہ فنڈس فراہم کئے گئے تھے نیز واضح کردہ مقررہ مدت میں حاصل کئے جانے کے لئے نشانے وضع کئے گئے تھے۔ پیش رفت کی نگرانی قومی سروے کے ذریعے کی گئی تھی۔

غذائیت اور صحت کے بارے گزشتہ چار دہوں میں کئے گئے تمام قومی سروے میں اس بات کی دستاویز بندی کی گئی ہے کہ کم غذائیت اور چھوٹی تغذیہ کی کمیوں، شدید متعدد بیماریوں کی وجہ سے بیماریوں کے زور اور شرح اموات میں مسلسل لیکن ایک سست رفتار کمی آئی ہے۔ غذائیت اور صحت کے درمیان ہم آہنگانہ تقاعلوں کی وجہ سے کچھ صحتی مداخلتوں کے نتیجے میں صحت اور غذائیت نیز اس کے برعکس دونوں کی صورت حال میں بہتری آئی ہے۔ گزشتہ دو دہوں میں زیادہ غذائیت اور غیر متعدی بیماریوں (این سی ڈی) کی روک تھام میں سست رفتار لیکن مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ لوگ زیادہ غذائیت کے نقصان دہ صحتی نتائج کے بارے میں پوری طرح باخبر نہیں ہیں نیز موٹاپے کو نظر انداز کرنے کی طرف مائل ہیں۔ غیر متعدی بیماریاں ابتدائی مرحلے میں غیر علامتی ہوتی ہیں۔ پیچیدگیوں کی وجہ سے علامتیں ظاہر ہونے کے بعد ہی مریض صحتی دیکھ بھال کی فکر کرتے ہیں۔ یہ بات لازمی ہے کہ چرنیلے پن کے صحتی نتائج کے سلسلے میں بیداری کو بہتر بنایا جائے نیز چرنیلے پن کی روک تھام کرنے اور اس سے نمٹنے کے لئے پروگرام شروع کئے جائیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ غیر متعدی بیماریوں والے لوگوں میں حسب معمول غذائی صورت حال پھر سے حاصل کرنے کے لئے مداخلتیں غیر

جب ہندوستان آزاد ہوا تھا، تو ملک کو دو بڑے غذائی مسائل درپیش تھے، قحط کا خطرہ اور اس کے نتیجے میں خوراک کی کم پیداوار ہونے کی وجہ سے شدید فاقہ زدگی نیز خوراک کی تقسیم کے ایک مناسب نظام کا فقدان۔ دوسرا مسئلہ غربی، خوراک کے معاملے میں عدم اطمینان اور ناکافی خوراک کی وجہ سے دیرینہ کم غذائیت تھا۔ قحط اور فاقہ زدگی کا معاملہ سرخیوں میں چھایا رہا تھا کیوں کہ وہ شدید اور مقامی تھے نیز ان کی وجہ سے کافی تکالیف اور ہلاکتیں ہوتی تھیں۔ لیکن دیرینہ کم خوراک دور تک پھیلا ہوا ایک خاموش مسئلہ تھا جس کے نتیجے میں کم غذائیت، خراب صحت نیز فاقہ زدگی کے مقابلے میں زیادہ اموات ہوئی تھیں۔ کم غذائیت اور خراب صحت کے باہمی طور سے تقویت پہنچانے والے ناموافق نتائج کی وجہ سے ہر عمر کے گروپوں میں زیادہ شرح اموات رہی تھیں نیز بیماریوں کا زیادہ زور رہا تھا اور درازی عمر صرف 35 سال رہ گئی تھی۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ بہترین صحت اور غذائیت انسانی نشوونما کے لئے لازمی ہیں نیز انسانی وسائل قومی ترقی کے ذرائع ہیں، ہندوستان کے آئین کی دفعہ 47 میں کہا گیا ہے ”مملکت اپنے عوام کی غذائیت کی سطح بڑھانے اور ان کی زندگی کے معیار میں اضافہ کرنے نیز عوام کی صحت میں بہتری لانے کو اپنے ابتدائی فرائض سمجھے گی“۔ ملک نے لوگوں کی غذائی اور صحتی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کثیر شعبہ جاتی، کثیر پہلوئی حکمت عملیاں اختیار کی تھیں۔ یکے بعد دیگرے پنج سالہ منصوبوں میں پالیسیاں، حکمت عملیاں اور مداخلتی پروگرام پیش کئے



غذائی ماہرین اور طبیوں کو غذائیت اور طرز زندگی کے بارے میں مناسب صلاح مشورے نیز غذائی اور صحتی دیکھ بھال کے ذریعے غذائیت اور بیماریوں کے دوہرے بوجھ کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ صحت اور غذائیت کی خدمات کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے سے ملک غذائی چیلنجوں کا کامیابی سے مقابلہ کر سکے گا نیز آبادی کی صحتی اور غذائی صورت حال میں تیزی سے بہتری حاصل کر سکے گا۔

مضمون نگار انڈین کونسل ریسرچ میں 25 سال سے کام کرتے ہیں  
 premaramachandran@gmail.com,  
 nutritionfoundationofindia@gmail.com

ہے۔ چنانچہ صحیح دیکھ بھال تک بہتر سائٹی نے گزشتہ چار دہوں میں قبل از اسکول والے بچوں میں کم غذائیت کی شرحوں میں مسلسل کمی حاصل کرنے کے سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

### بالغوں میں این سی ڈی کی روک

**تھام کرنے کے لئے بچوں میں بہترین غذائیت:** ہندوستانی بچے پیدائش سے ہی کوتاہ قد اور کم وزن کے ہوتے ہیں۔ بچوں کی پیدائش کے وقت وزن نشوونما کا ایک بڑا تعین کار ہوتا ہے، اس لئے پیدائش کے وقت کم وزن والے بچوں کی نشوونما شیرخوارگی، بچپن اور نوعمری کے دوران نشوونما کی ایک کم سطح کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نصف بچوں کی درجہ بندی نشوونما رکی ہوئی اور کم وزن کے طور پر کی جاتی ہے۔ قد، وزن اور بی ایم آئی تین پیمانے ہیں جو غذائی صورت حال کا اندازہ لگانے کے لئے وسیع طور سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان تینوں بچوں میں سے بی ایم آئی کو جو کہ توانائی کی موجودہ موزونیت کا اشاریہ ہے، بالغوں میں غذائی صورت حال کا اندازہ لگانے کے اشاریے کے طور پر کافی پہلے سے تسلیم کیا جا چکا ہے۔ لیکن بچوں کی عمر کے لئے بی ایم آئی کے سلسلے میں ڈبلیو ایچ او کے معیارات 2006 (0 تا پانچ سال) اور 2007 (پانچ تا اٹھارہ سال) میں دستیاب ہوئے تھے۔ ڈبلیو ایچ او کے معیارات کا استعمال کرتے ہوئے این ایف ایچ ایس 4 کے اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ اگر عمر کے لئے بی ایم آئی کو کم غذائیت کے معیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو پانچ سال سے کم عمر کے صرف 12.4 فی صد بچے کم غذائیت والے اور 2.6 فی صد بچے زیادہ غذائیت والے تھے (خاکہ 5)۔ ہندوستان میں تحقیقی مطالعات کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ سال سے کم عمر کے وہ بچے جن کا وزن بچپن اور نوعمری کے دوران حد سے زیادہ ہو گیا تھا، بالغ زندگی میں چربیلانے نیز شدید تناؤ اور ذیابیطس کے حامل ہونے کی طرف مائل تھے۔ اس وقت ہندوستانی بچوں میں غذائی صورت حال کا اندازہ لگانے کے سلسلے میں عمر کے لئے بی ایم آئی کا استعمال کرنے نیز مناسب غذائی تعلیم فراہم کرنے کے بارے میں بہت کم بیداری

میں شروع کی گئی تھی لیکن انہیں صرف نئی صدی کے پہلے دہے میں ہمہ گیر بنایا گیا تھا۔ گزشتہ دہوں میں آئی سی ڈی ایس کے دونوں جزو کے تحت احاطہ کم رہا تھا (خاکہ 1)۔ غذائیت کے معاملے کی نگرانی کرنے والے قومی بیورو (این این ایم بی) کے ذریعے کئے گئے سروے کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ آئی سی ڈی ایس کے تحت خراب



احاطے کے باوجود قبل از اسکول والے بچوں میں کم غذائیت کے معاملے میں ایک سست رفتار لیکن مسلسل کمی آئی ہے (خاکہ 2) این ایف ایچ ایس 2، 3 اور 4 کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ 1990 اور 2015 کے درمیان بھی سی طرح کے رجحانات تھے (خاکہ 3)۔ اس مدت کے دوران شیرخوار بچوں کی شرح اموات (آئی ایم آر) اور پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کی شرح اموات (یو 5 ایم آر) میں ایک پائیدار کمی آئی تھی (خاکہ 4) متعدد بیماریاں یو 5 ایم آر کے بڑے اسباب تھیں۔ 1970 اور 2015 کے درمیان یو 5 ایم آر میں مسلسل کمی پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور ان کی متعدی بیماریوں کے علاج کے لئے صحیح خدمات تک رسائی میں کافی بہتری کی وجہ سے آئی تھی۔ متعدی بیماریوں کی روک تھام اور علاج کی وجہ سے متعدی بیماریوں کے سبب توانائی کے ہونے والے نقصان میں کمی آئی ہے۔ ان بیماریوں کی روک تھام اور علاج کے سبب غذائی صورت حال میں خرابی کی روک تھام ہوئی

متعدد بیماریوں سے نمٹنے کے ایک حصے کے طور پر شروع کرنی ہوں گی۔ اس مضمون میں دوہرے غذائی بوجھ کے دور میں غذائی چیلنجوں سے نمٹنے کے سلسلے میں صحیح خدمات کے کردار کا مختصر طور سے جائزہ لیا جائے گا۔

### قبل از اسکول والے بچوں میں

**غذائیت کی کمی:** قبل از اسکول والے بچوں

کو ایسے کمزور گروپ کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا جو کم غذائیت اور خراب صحت کی طرف مائل ہیں۔ قبل از اسکول والے بچوں میں کم غذائیت کے سبب وہ متعدی بیماریوں سے جلد متاثر ہونے والے بچے بن جاتے ہیں۔ متعدی بیماریوں سے کم غذائیت اور چھوٹی تغذیہ جاتی کمیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر کم تغذیہ والے بچوں کا علاج نہیں کرایا جاتا ہے تو شدید یا بار بار بیمار پڑنے کے نتیجے میں ان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قبل از اسکول والے بچوں میں کم غذائیت کے معاملے میں کمی لانے کو اعلیٰ ترجیح دی گئی تھی۔ بچوں کی نشوونما اور ترقی کی مربوط خدمات (آئی سی ڈی ایس) کا مقصد غریب اور حاشیہ پر کھڑے طبقوں کے بچوں کی خوراک میں اضافی اشیاء فراہم کرنا تھا تاکہ ضرورت اور واقعی طور سے کھائی گئی خوراک کے درمیان فرق کو ختم کیا جائے۔ آئی سی ڈی ایس پروگرام کا ایک اور جزو بچوں کی غیر مسلسل نشوونما اور کم غذائیت پر جلد روک لگانا نیز کم تغذیہ والے بچوں کا مناسب بندوبست شروع کرنا تھا۔ حالانکہ آئی سی ڈی ایس 1970 کے دہے

ہے۔ عمر کے لئے بی ایم آئی کی بنیاد غذائی صورت حال کے لئے درجہ بندی کردہ مختلف وزن اور قد والے بچوں نیز عمر کی صورت حال کے لئے بی ایم آئی پر مبنی مناسب غذائی مشورے کا ایک تصویری نقشہ خاکہ 6، 7 اور 8 میں دیا گیا ہے۔

### وٹامن کی کمی کی وجہ سے

**ہونے والے نابینا پن کا خاتمہ:** 1960 کے دہے کے دوران، غریب کنبے کی خوراک کے معاملے میں عدم اطمینان اور بھوک آبادی کے غریب تر حصوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ تمام غذائیت والی خوراک کھانے کا معاملہ کم اور معتدل تھا نیز چھوٹے بچوں میں شدید کم غذائیت کا معاملہ عام تھا۔ خراب سبز اور زرد سبزیاں کھانے کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر وٹامن اے کی کمی پائی جاتی ہے۔ سانس لینے کی بیماری اور خسرہ پھیلنے کا معاملہ زیادہ بھیڑ بھاڑ والے کنبوں میں رہنے والے بچوں میں زیادہ تھا۔ شہری علاقوں میں متعدد بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے ابتدائی صحتی دیکھ بھال کا بنیادی ڈھانچہ ناکافی تھا نیز دیہی علاقوں میں موجود نہیں تھا۔ پہلے ہی شدید طور سے کم غذائیت والے بچوں میں شدید بیماریوں، خاص طور سے خسرہ کا علاج نہ کئے جانے کے نتیجے میں انہیں کیراٹوما لاشیا نامی بیماری لاحق ہو گئی تھی جو سچے متعدی بیماریوں سے بچ گئے تھے، ان میں اکثر غذائی نابینا پن ہو گیا تھا۔ غذائیت سے متعلق قومی ادارے کے ذریعے کئے گئے مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ ایک اور تین سال کی عمر کے درمیان والے بچوں کو چھ مہینے میں ایک باردی گئی وٹامن اے کی وسیع خوراک (200,000 یونٹ) سے خشک آشوب چشم ورم چشم نامی بیماری میں 80 فی صد کی کمی آئی تھی۔ ان تحقیقات کے نتیجے کی بنیاد پر ایک تاپانچ سال کی عمر کے بچوں کے لئے ہر چھ مہینے میں ایک بار وٹامن اے کی وسیع خوراک بڑھانے (ایم ڈی وی اے ایس) کا سلسلہ 1970 میں شروع کیا گیا تھا۔ لیکن اس پروگرام کے تحت احاطہ کم تھا (10 فی صد سے زیادہ)۔ 1980 کے دہے میں کیراٹوما لاشیا نامی بیماری میں کافی کمی آئی تھی۔ آئندہ دہے میں بڑے اسپتالوں نے وٹامن اے کی کمی سے ہونے والے نابینا پن کے ایک بھی

معاملے کی اطلاع نہیں دی تھی۔ بڑے پیمانے پر مطالعات کے اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ ایم ڈی وی اے ایس کے تحت احاطہ اب بھی کم تھا۔ لیکن شہری اور دیہی علاقوں میں ابتدائی صحتی دیکھ بھال کا بنیادی ڈھانچہ قائم کیا جا چکا تھا نیز ٹیکہ کاری تک رسائی، متعدی بیماریوں کے علاج نیز شدید درجے کی کم غذائیت میں کافی بہتری آ گئی تھی۔ چنانچہ کیراٹوما لاشیا کا خاتمہ صحتی دیکھ

اور سستا طریقہ ہے۔

ابتدائی طور سے ہندوستان میں آئی ڈی ڈی کے بارے میں یہ سوچا گیا تھا کہ یہ ضمنی ہمالیائی علاقے کا ایک مسئلہ ہے۔ گھینکے کی بیماریوں پر قابو پانے کا قومی پروگرام 1962 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں گھینکے کی بیماری والے علاقے میں رہنے والے لوگوں کو آیوڈین آئیزنک سپلائی کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ آئندہ دو



دہوں میں کئے گئے تحقیقی مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ ان علاقوں میں جہاں آیوڈین آئیزنک استعمال کیا گیا تھا، بچوں میں موروثی فتور عقل اور ذہنی پختگی کی کمی کے معاملات میں کمی آئی تھی نیز چھ تھارہ سال کی عمر کے بچوں میں گھینکے کی بیماری پھیلنے میں کچھ کمی آئی تھی۔ 1980 کے دہے میں کئے گئے سروے سے پتہ چلا ہے کہ آئی ڈی ڈی ہندوستان کی تمام ریاستوں کے علاقوں میں موجود ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے آیوڈین کی کمی سے ہونے والی بیماریوں پر قابو پانے سے متعلق قومی پروگرام (این آئی ڈی ڈی سی پی) 1992 میں اس مقصد سے شروع کیا گیا تھا کہ انسانی کھپت کے لئے تمام نمک میں آیوڈین ملایا جائے گا تاکہ آیوڈین آئیزنک تک تمام کنبوں کی رسائی یقینی ہو۔ لیکن آئندہ پندرہ برسوں میں مناسب طور سے آیوڈین آئیزنک تک کنبوں کی رسائی پچاس فی صد سے کم رہی۔ اس کی جزوی وجہ یہ تھی کہ آئی ڈی ڈی کے کم پھیلنے والی ساحلی ریاستوں میں رہنے والے لوگ آیوڈین آئیزنک کے استعمال کے فوائد سے باخبر نہیں تھے نیز وہ غیر آیوڈین آئیزنک خریدتے تھے اور استعمال کرتے

بھال کی مداخلتوں کی ایک مثال تھا جن سے غذائی نشانی حاصل کرنے میں مدد ملی تھی۔

### سب کے لئے نمک میں آیوڈین

**ملانا اور صحت پر اس کا اثر:** آیوڈین کی کمی سے ہونے والی بیماریوں (آئی ڈی ڈی) کو 1920 کے دہے سے ہندوستان میں صحت عامہ کے ایک مسئلے کے طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ دیگر چھوٹی غذائیتی کمیوں کے برخلاف آیوڈین کی کمی سے ہونے والی بیماریاں پانی، مٹی اور خوراک کی چیزوں میں آیوڈین کی کمی کی وجہ سے ہیں نیز ان سے واضح کردہ جغرافیائی علاقوں میں رہنے والے تمام سماجی و اقتصادی گروپ متاثر ہوتے ہیں۔ حاملہ ہونے کے دوران آئی ڈی ڈی زیادہ اسقاط حمل اور جنین کے ضائع ہونے کی شرحوں سے وابستہ تھیں۔ ایسی ماؤں کے یہاں پیدا ہونے والے بچے موروثی فتور عقل اور ذہنی پختگی کی کمی سے متاثر تھے۔ بالغوں میں آئی ڈی ڈی میں ہائپو تھائی رویڈزم اور گھینکے کی بیماری شامل ہیں۔ آیوڈین آئیزنک کا ہمہ گیر استعمال آیوڈین کی کمی سے ہونے والی بیماریوں کی روک تھام کرنے کا ایک آسان

تھے۔ 2007 میں انسانی کھپت کے لئے ہر قسم کے نمک کو آئیوڈین سے لازمی طور سے مستحکم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ آئیوڈین آمیز نمک کے استعمال کے صحیح فوائد کے بارے میں بیداری کی ایک مہم مواصلات کے تمام ذرائع ابلاغ کے توسط سے چلائی گئی تھی۔ ان اقدامات کے سیر حاصل فوائد حاصل ہوئے تھے۔ این ایچ ایس 4 کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ 2015 میں 90 فی صد سے زیادہ کنہوں نے آئیوڈین آمیز نمک تک رسائی کی تھی اور اس کا استعمال کیا تھا۔ سب کے لئے نمک میں آئیوڈین ملانے کا پروگرام نہ صرف غذائی نشانہ حاصل کرنے بلکہ بچوں میں ذہنی پختگی میں کمی کے معاملات اور بالغوں میں آئیوڈین ڈی ڈی سے متعلق صحیح مسائل کی روک تھام کرنے کے سلسلے میں بھی غذائی پروگرام کی ایک مثال ہے۔

#### بالغوں میں غذائیت اور صحت کا

**دوہرا بوجھ:** گزشتہ تین دہوں میں ٹرانسپورٹ، پیشے اور گھریلو کام سے متعلق سرگرمیوں کی میکانیکی کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں جسمانی سرگرمی میں کافی کمی آئی ہے نیز ہندوستان کی اکثریت کا بل بن گئی ہے۔ زیادہ کھانا کھانے کے معاملے میں کچھ کمی آئی ہے لیکن یہ چیز جسمانی سرگرمی میں کمی کی مناسبت سے نہیں تھی۔ اس کے نتیجے میں زیادہ غذائیت میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ این این ایم ایم بی کے ذریعے کئے گئے سروے کے اعداد و شمار سے پتہ چلا تھا کہ گزشتہ چار دہوں میں مردوں اور خواتین دونوں میں زیادہ غذائیت کی شرحوں میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ غذائیت کی شرحوں میں اضافہ 1990 کے دہے کے وسط اور 2012 کے درمیان بہت زیادہ تھا (خاکہ 9 اور خاکہ 10) خواتین میں زیادہ غذائیت کی شرحیں مردوں میں زیادہ غذائیت کی شرحوں کے مقابلے میں زیادہ تھیں۔ این ایف ایچ ایس 4 کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ زیادہ غذائیت کی شرحوں میں اضافہ ہوا ہے (خاکہ 11)۔ خواتین اس طرح سے وزن بڑھنے کو نظر انداز کرتی ہیں اور غذائیت یا صحت کے بارے میں کوئی بھی مشورہ نہیں لیتی ہیں نیز این سی ڈی اور ان کی پیچیدگیوں کا خطرہ

مول لیتی ہیں۔ موٹاپے سے وابستہ صحیحی خطرات کم کرنے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ مردوں اور خواتین کو زیادہ غذائیت کے بارے میں مناسب مشورہ فراہم کیا جائے۔ جب کبھی کم اور زیادہ غذائیت کے پھیلنے کے وقتی رجحانات کے بارے میں اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں، سامعین میں سے کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ بی ایم آئی میں تبدیلیاں خواتین کے ایک چھوٹے سے حصے میں واقع ہوئی ہیں۔ لیکن اس دوران بیشتر خواتین میں بی ایم آئی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان خواتین کے حصے میں کمی آئی ہے جن کا بی ایم آئی کم غذائیت کے لئے آخری حد سے کم تھیں ان خواتین کے حصے میں اضافہ ہوا ہے جن کا بی ایم آئی زیادہ غذائیت کے لئے آخری حد سے زیادہ تھا۔ (خاکہ 12) بہترین غذائیت کے لئے ان لوگوں کو وزن بڑھانا چاہئے جن کا بی ایم آئی 18.5 سے زیادہ ہے تاکہ وہ حسب معمول غذائیت والے بن جائیں لیکن حسب معمول غذائیت والے افراد کو وزن نہیں بڑھانا چاہئے اور زیادہ غذائیت والے نہیں بننا چاہئے۔ بہترین غذائیت اور صحت کے لئے معتدل جسمانی سرگرمی لازمی ہے۔ صحیحی تعلیم کا پیغام (مواصلات کے تمام ذرائع ابلاغ کے توسط سے) یہ ہے کہ روزانہ کم سے کم تیس منٹ تک قابل برداشت امتیازی جسمانی سرگرمی (مثلاً چہل قدمی) بہترین غذائیت کے لئے لازمی ہے نیز بالغوں میں زیادہ غذائیت اور این سی ڈی کی شرحوں میں اضافے کی روک تھام کرنے سے صحت کافی عرصے تک برقرار رہ سکتی ہے۔

#### خلاصہ کلام

ہندوستان کا صحیحی نظام کم غذائیت، متعدد بیماریوں نیز ماں اور بچے کے صحیحی مسائل کا جلد پتہ لگانے اور ان کے موثر علاج پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے وضع کیا گیا تھا۔ ان میں سے بیشتر صحیحی مسائل علامتی اور شدید ہیں۔ بیمار لوگ صحیحی دیکھ بھال اور کم غذائیت تک رسائی حاصل کرتے ہیں نیز متعدد بیماریوں کا بلاتاخیر علاج کیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں صحیحی دیکھ بھال کے استعمال میں بہتری آئی ہے نیز اس کے نتیجے میں کم غذائیت، خراب

صحت، شرح اموات کے معاملات میں کافی کمی آئی ہے۔ گزشتہ دو دہوں میں زیادہ غذائیت اور وابستہ غیر متعدی بیماریاں صحت عامہ کے بڑے مسائل کے طور پر ابھری ہیں۔ ہندوستانیوں کی اکثریت زیادہ غذائیت کے بارے میں فکر مند نہیں ہوتی ہے۔ اس سے ان کی روزمرہ زندگی میں خلل نہیں ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھتی ہے کہ چربیلہ این ڈی سی کو دعوت دیتا ہے۔ بیشتر این ڈی سی ابتدائی مرحلوں میں علامتی ہوتی ہیں اور اس لئے این ڈی سی کے حامل بیشتر افراد صرف اس وقت علاج کراتے ہیں جب پیچیدگیوں کی وجہ سے علامتوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ این سی ڈی سے نمٹنے کے لئے طرز زندگی بدلنے اور زندگی بھر علاج معالجے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنے والے برسوں میں ہندوستانیوں اور ہندوستانی صحیحی نظام کو کامیابی سے روک تھام کرنے، جلد پتہ لگانے نیز غذائیت اور بیماری کے دوہرے بوجھ سے موثر طور سے نمٹنے کے لئے اپنی ازسرنو صحیح اور واضح سمت معین کرنی ہوگی نیز اپنے آپ کو اس سلسلے میں تیار کرنا ہوگا۔

غذائیت اور صحت کے دوہرے بوجھ کے دور میں غذائی صورت حال کا اندازہ لگانا صحت عامہ کے سلسلے میں مداخلتوں اور صحیحی دیکھ بھال کے خواہاں افراد کی دیکھ بھال دونوں کا ایک اہم جزو ہے۔ مثال کے طور پر غذائیت کا اندازہ تمام افراد میں معیاری طور سے اور آبادی کے کمزور طبقوں مثلاً بچوں، نوجوانوں، حاملہ عورتوں، دودھ پلانے والی ماؤں اور معمر شہریوں میں اکثر و بیشتر لگایا جانا چاہئے۔ نہ تو غذائی خدمات اور صحیحی خدمات اور نہ ہی ہماری آبادی تکنیکی مسائل پیدا ہونے سے قبل غذائی کمیوں اور زائد مقصدوں کا جلد پتہ لگانے، ان کے بارے میں مناسب صلاح مشورے اور ان سے موثر طور سے نمٹنے کے لئے سلسلے میں اس طرح حسب معمول معیادی انداز کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ہمیں اس وقت غذائی صورت حال کے اندازے شروعات کرنی چاہئے جب کوئی بھی شخص صحیحی یا غذائی دیکھ بھال کا خواہاں ہوتا ہے۔ ایک بار یہ اندازہ کئے جانے پر مناسب صلاح مشورہ دیا جانا چاہئے جس کا انحصار ان کی غذائی صورت حال پر ہو۔



☆ عام طور سے غذائیت والے افراد اپنے موجودہ طرز ہائے زندگی کا تحفظ کرتے ہیں نیز مسلسل معمول غذائی اور صحتی دیکھ بھال کے لئے مدد فراہم کرتے ہیں۔

☆ بیمار لوگ غذائی مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں حسب معمول صحت اور غذائیت بحال کرنے کے لئے مناسب صحتی اور غذائی طریقہ علاج فراہم کرتے ہیں نیز رد عمل کی نگرانی کرتے ہیں۔

☆ غذائی ماہرین اور طبیوں کو غذائیت اور طرز زندگی کے بارے میں مناسب صلاح مشورے نیز غذائی اور صحتی

☆ دیکھ بھال کے ذریعے غذائیت اور بیماریوں کے دوہرے بوجھ کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ صحت اور غذائیت کی خدمات کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے سے ملک غذائی چیلنجوں کا کامیابی سے مقابلہ کر سکے گا نیز آبادی کی صحتی اور غذائی صورت حال میں تیزی سے بہتری حاصل کر سکے گا۔

☆☆☆

## ہمیں خواتین کو ملک کے لئے اپنے نظریات تیار کرنے اور عمل درآمد کے لئے

### حوصلہ افزائی کرنی چاہئے: صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ جناب ایم ویٹکلیا ناٹیڈو نے کہا ہے کہ ہمیں خواتین کو ملک کے لئے اپنے نظریات تیار کرنے، ان پر عمل درآمد کرنے اور اسکیموں سے استفادہ کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ نائب صدر موصوف گزشتہ روز یہاں ایک تقریب میں زمین سطح پر سماجی تبدیلی کے لئے نمایاں خدمات انجام دے کر غریبوں کی زندگی میں تبدیلی لانے والی مثالی خواتین کو ایوارڈ پیش کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ انہیں انفرادی طور پر نمایاں خدمات انجام دینے والی خواتین کو ایوارڈ پیش کرنے کی تقریب میں شرکت کر کے انتہائی مسرت ہو رہی ہے۔ مثالی خواتین ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں محترمہ منی بیگم، محترمہ آشا اور محترمہ ویچولوکانو اور تاحیات کامیابی ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں جناب وائی سی دیویشور شامل ہیں جس کا اہتمام کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) نے کیا تھا۔ انہوں نے ان ایوارڈ کے قیام کے لئے کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کی سٹاکش کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت تیز رفتار ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ 2018-19 میں ہماری مجموعی شرح نمو 7.3 فیصد متوقع ہے اور آئندہ 10-15 برسوں میں تیسری سب سے بڑی اقتصادیات بننے کی تیاری ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت خواتین کی عزت و احترام کے مالا مال ورثے کا حامل ملک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زمانہ قدیم سے ہی بھارت میں خواتین کو احترام اور مساوات حاصل ہیں۔ ہمارے متعدد دریاؤں کے نام خواتین پر ہیں اور انہیں جب بھی کہیں موقع ملتا ہے وہ کھیل سے لے کر فلائنگ کمبیت ایئر کرافٹ تک شاندار کامیابی کے جوہر دکھاتے ہیں۔ ویدک زمانے کی مہتری، بھارتیہ خواتین کی دانش و روانہ قوتوں کی علامت سمجھی جاتی ہے، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، افسانوی گلوکارہ لٹا مگیلشکر، خلا باز کلپنا چاولہ، بیڈمنٹن سنسنی پی وی سندھو، بانسنگ چیمپین میری کام، کرکٹ کھلاڑی مٹھالی رام، ٹینس اسٹارٹانیہ مرزا اور ویٹ لفٹر ملیٹھوری جیسے چند ناموں میں سے ہیں جنہوں نے بھارت کا نام روشن کیا ہے۔ کھیلے جا رہے دولت مشترکہ کھیلوں میں بھی بھارتیہ خواتین بھارت کا سرفخر سے بلند کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج خواتین وزارت دفاع، وزارت امور خارجہ اور اطلاعات و نشریات کی سربراہی کر رہی ہیں۔ تاہم جدید دور میں ہم اقدار کی پامالی کے ناپسندیدہ اور ظالمانہ واقعات دیکھ رہے ہیں مثلاً زنا بالجبر، رحم مادر میں دختر کشی اور جہیزی اموات۔ کوئی بھی مہذب معاشرہ اس طرح کے غیر مہذب واقعات کو برداشت نہیں کر سکتا اور اس طرح کے سنگین جرائم کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ بے شک ہم خواہ کتنے ہی قانون بنالیں، عمل درآمد کر لیں تاہم تبدیلی لوگوں کے رویے میں لانی ہوگی۔ تبدیلی کی شروعات گھر سے شروع ہونی چاہئے، ماں باپ لڑکے اور لڑکی کے ساتھ یکساں اور مساویانہ برتاؤ کریں، لڑکی کے ساتھ تفریق نہ برتیں۔ اگر بچپن سے ہی صحت مند سازگار ماحول تیار ہوتا ہے تو، رویہ میں تبدیلی آئے گی اور منہی رجحانات کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہمیں اقتصادی ترقی و خوش حالی کے ثمرات کی مساوی تقسیم کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غریب اور کمزور طبقہ کو بھارت کی روایتی ترقی و خوش حالی کی دوڑ میں پیچھے نہیں چھوٹنے دینا چاہئے۔ نائب صدر نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانا جو کہ بھارت کی آبادی کا تقریباً نصف ہیں، ملک کی ترقی و خوش حالی کے لئے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے ضمن میں حکومت نے متعدد اقدام کئے ہیں جن میں بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم، لٹو اور متعدد دیگر انٹرنیشنل پریورٹیڈ اسکیمیں شامل ہیں۔ نیٹی آئیوگ نے بھی ملک میں خواتین کی شرکت کو فروغ دینے کے لئے ایک خواتین انٹرنیشنل پریورٹیڈ سیل قائم کیا ہے۔ انہوں نے زمین سطح پر سماجی تبدیلی کے لئے نمایاں کام کرنے والی خواتین کی حوصلہ افزائی کے لئے سی آئی آئی کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ایک بار پھر ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو مستقبل کی کامیابیوں کے لئے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔

☆☆☆

# خوراک سے تغذیہ کے تحفظ تک

میں یہ باہمی رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس کے علاوہ بائیوفورٹیفکڈ پودوں کے جینیاتی باغات کا عالمی ظہور اس مخفی بھوک یا غذا کی مخفی کمی سے نبرد آزما ہونے کا ایک بہترین ہتھیار ہے۔ ایم ایس سوامی آر ایف کے منصوبے کے ذریعے تغذیہ کی کمی کے شکار اضلاع جیسے مہاراشٹر میں تھانے، اتر پردیش میں گوڑکپور، اڈیشہ میں کوراپٹ اور تمل ناڈو کے کچھ حصوں میں خوراک پر مبنی طریقہ کار کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔

(حوالہ خوراک کی پیداوار کے عالمی مراحل: از ایم ایس سوامی ناتھن اور ایس کے سنہا مطبوعہ نائی کولی انٹرنیشنل کمپنی، ڈیلین)

## قومی تغذیہ ہفتہ

آج قومی تغذیہ ہفتہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس ہفتہ کو نقص تغذیہ کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے خاص طور پر بچوں میں ذہنی نشوونما کے سلسلے میں۔ اس کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جانا مفید ہوگا جس میں بائیوفورٹیفکڈ پودوں کے جینیاتی باغوں کا قومی گرڈ قائم کیا جائے گا۔ اس سے تغذیہ کی کمی سے جڑے اہم مسائل کو جن سے غریب لوگ خصوصی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ زرعی پیداوار کے ذریعہ حل کرنے میں مدد ملے گی۔ قومی تغذیہ ہفتے سے ملک کی آبادی کی تغذیاتی بہتری کے لئے پروگرام شروع کرنے کا

دینے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے درکار چند اقدامات درج ذیل ہیں:

## خوراک سے تغذیہ کے تحفظ کی طرف پیش قدمی

سال 1986 میں ایف اے او میں میرے مقالے اور خوراک کی پیداوار کے عالمی مراحل نامی کتاب میں، میں نے خوراک کے تحفظ کے بدلے تغذیہ کے تحفظ پر ترجیح دینے پر زور دیا تھا۔ میں نے تغذیہ کے تحفظ کو متوازن غذا پینے کے صاف پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے لئے جسمانی، معاشی اور سماجی دسترس کے مترادف قرار دیا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ تغذیہ کے لئے خوراک پر مبنی طریقہ کار اپنائے جائیں نہ کہ دواؤں پر مبنی۔

اب تیس برس بعد تغذیہ کے تحفظ پر دھیان دیا جا رہا ہے۔ اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ایم ایس سوامی آر ایف ایک ایسی منصوبہ سازی ہے جس کے تحت زراعت، صحت اور تغذیہ کے مابین ایک مفید ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔ تغذیہ کے تحفظ کے لئے خوراک کی مناسب دستیابی، پروٹین کی کمی اور لوہا آئیوڈین، جسٹ، وٹامن اے وغیرہ جیسے چھوٹے تغذیاتی اجزاء کی کمی پر دھیان دینا ضروری ہے۔ میں نے تغذیہ کے لئے جو کاشت کاری نظام (ایف ایس این) وضع کیا ہے۔ اس



سال 1947 کے بعد ہی سے خوراک کا تحفظ ہمارے ملک کا اہم مقصد رہا ہے۔ اس کی وجہ بنگال کا قحط ہے جس نے بھوک کی لعنت کو ختم کرنے کو ترجیح دینے کی ضرورت محسوس کرائی۔ 2013 کے خوراک کے تحفظ قانون میں تغذیہ کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ (اس قانون میں عوام کو باوقار زندگی گزارنے کے لئے قابل قبول قیمت پر اچھی خوراک کی مناسب مقدار دستیاب ہوتا کہ انسانی زندگی کے لئے ضروری خوراک اور تغذیہ دستیاب ہو سکے۔ یہ سہولت زندگی گزارنے سے متعلق معاملات یا ان سے جڑے معاملات میں ہی دستیاب ہوں)

میں اختصار میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس مقصد کو زراعت، تغذیہ اور صحت کے باہمی ربط کے ذریعہ کس طرح سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے خوراک اور وہ عوامل جن کا خوراک سے تعلق نہیں ہے، ان پر مساوی توجہ

مصنف ایم ایس سوامی ناتھن ریسرچ  
فاؤنڈیشن کے بانی چیئرمین ہیں۔  
swami@mssrf.res.in

ضروری تمام عوامل کے مابین ربط اور باہمی تعلق فراہم کرے۔

## قومی تغذیہ مشن

8 مارچ کو خواتین کے بین الاقوامی دن کے موقع پر وزیراعظم نے ایک قومی تغذیہ مشن کا آغاز کیا تھا جس میں ملک بھر کے 640 اضلاع شامل تھے۔ قومی تغذیہ مشن کے نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ شعبوں پر توجہ دینی ضروری ہے۔

1۔ قومی خوراک تحفظ قانون 2013 کے دائرہ اختیار میں اور اس کے موثر استعمال کے ذریعہ کیلوری کی کمی پر قابو پانا۔

2۔ دالوں، دودھ، انڈا و مرغی کی پیداوار میں اضافہ کر کے پروٹین کی کمی پر قابو پانا۔

3۔ بائیوفورٹیفائڈ پودوں کے جینیاتی باغ قائم کر کے چھوٹے تغذیاتی اجزاء کی کمی کو پورا کرنا تاکہ مخفی بھوک پر قابو پایا جاسکے۔

4۔ پینے کے صاف پانی، صفائی ستھرائی اور پانی



موقع فراہم ہوگا۔

کرا کے مخفی بھوک پر قابو پانا۔

☆ مذکورہ بالا اقدامات کے علاوہ مشن سے پینے کا صاف پانی، صفائی ستھرائی، ابتدائی حفظان صحت اور تغذیہ سے متعلق جانکاری کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ

## قومی تغذیہ مشن کو کامیاب بنانا

حکومت نے 9000 کروڑ روپے کے بجٹ سے قومی تغذیہ مشن شروع کرنے کی منظوری دی ہے۔ یہ بجٹ تین برس کے لئے ہوگا۔ حکومت کا یہ قدم نقص تغذیہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے معذور اور ذہنی طور پر مفلوج بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ تغذیہ مشن کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ یہ تمام عوامل کے مابین باہمی ربط قائم کر کے اور جس کا سربراہ ایک مشن ڈائریکٹر ہو جس کے پاس اختیارات بھی ہوں اور جواب دہی بھی۔ اس سے پہلے کے مشن اس لئے کامیاب نہیں ہو سکے کیوں کہ ان کو مکمل مشن کے نظریہ پر نہیں چلایا جاسکا۔ مثال کے طور پر تقرری مشن کی کامیابی کے لئے مندرجہ ذیل اجزاء یا فعال عناصر کی ضرورت ہوگی۔

☆ خوراک کے تحفظ کے موثر استعمال کے ذریعہ تغذیہ کی کمی پر قابو پانا۔ اس کے لئے خوراک کی توسیع شدہ فہرست چاول اور گیہوں کے علاوہ باجرے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ☆ دالوں، دودھ اور انڈا، مرغی وغیرہ کی زیادہ پیداوار کے ذریعے پروٹین کی وافر مقدار کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

☆ بائیوفورٹیفائڈ پودوں کے جینیاتی باغوں کے قیام سے تغذیہ کے لئے ضروری چھوٹے اجزاء دستیاب



بھی یقینی بنانا ہے کہ بھوک کے خلاف معاشرے میں موجود لوگوں کو زرعی یونیورسٹیوں کے توسط سے ان طور طریقوں سے آگاہی ہونی چاہئے کہ غذا کے ذریعے تغذیہ کی کمی کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے۔ مشن میں نگرانی کا ایسا موثر نظام ہونا چاہئے جس سے کمی پائے جانے پر اس کو دور کرنے کے موثر طریقے اپنائے جاسکیں۔ مشن کوئی پروجیکٹ کا عنوان بن کر نہ جائے بلکہ متوازن غذا کے لئے

کی نکاسی اور ابتدائی حفظان صحت کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

☆☆☆

# ہندوستان میں تغذیہ کی صورت حال

میں کمی تیس فی صد تک مادر رحم میں ہی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ماں کی خوراک میں تغذیہ کی کمی ہوتی ہے۔ بچے کی مادر رحم میں نشوونما کے پہلے 1000 دنوں میں تغذیہ میں کمی کا ناقابل تخییر اثر بچے کی ذہنی نشوونما پر پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے اس اہم مرحلے یعنی بچے کی ابتدائی تخلیق سے پیدا ہونے کے بعد دو سال تک سرمایہ کاری کی پالیسی سود مند ثابت ہوگی۔

تغذیہ کے اہم پیمانے: 1990 کے اوائل کے بعد سے زوال کی شروعات کے باوجود ہندوستان میں تغذیہ کی کمی کی شرح دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ زیادہ تر زمروں میں آئی بہتری حوصلہ افزا ہے جس کا اظہار این ایف ایچ ایس آر کے حالیہ اعداد و شمار سے ہو جاتا ہے۔

گزشتہ دو برسوں میں مرکز کی امداد یافتہ صحت اسکیموں کے بجٹ میں تخفیف کی گئی ہے۔ آئی سی ڈی ایس میں مرکزی حصہ داری 15502 کروڑ روپے کو 10 فی صد کم کر کے مالی سال (2015-16) کے مقابلے مالی سال برائے 2016-17 میں 14000 کروڑ روپے کر دیا گیا۔ آنگن واڑی مراکز میں بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری اہمیت کی حامل ہے۔ (تقریباً آدھے آنگن واڑی مراکز میں بالفوں کے لئے وزن کم کرنے کی مشین دستیاب نہیں ہے) اور آنگن واڑی ورکروں (اے ڈبلیو ڈبلیو) کی نگرانی کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ وہ متاثرہ لوگوں کو تغذیہ والی خوراک لینے کے لئے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مڈے میل پروگرام کے تحت اسکولوں میں کھانے کی فراہمی اس سمت میں اٹھایا گیا ایک لازمی سرکاری قدم ہے۔ فیڈلڈ کے مطالعے سے ظاہر

اگر ہندوستان نے گزشتہ دو دہائیوں میں قابل قدر اقتصادی اور سماجی ترقی کی ہے لیکن ماں اور بچے میں تغذیہ کی کمی قومی سطح پر حفظان صحت کے لئے باعث تشویش اور موجودہ حکومت کے پالیسی سازوں کے لئے لائق توجہ مسئلہ ہے۔ ہندوستان میں چار کروڑ سے زائد جسمانی نشوونما سے متاثر ایک کروڑ 70 لاکھ ناقص بچے (پانچ برس کی عمر سے کم) ہیں گزشتہ دس برسوں میں جسمانی نشوونما سے متعلق تغذیہ میں خاطر خواہ بہتری ہوئی ہے پھر بھی دنیا میں بچوں میں تغذیہ کی کمی کی شرح سب سے زیادہ ہندوستان میں ہے۔ ماؤں اور بچوں میں تغذیہ میں بہتری کے لئے قابل قدر سرمایہ کاری درکار ہے جس میں علاقائی سطح پر صحت کے شعبے میں سرمایہ کاری اہم ہے۔ اس محاذ پر قومی تغذیہ مشن (این این ایم) کا اعلان ایک اہم قدم ہے۔ اس کے تحت ایک مرکزی نوڈل ایجنسی قائم کی جائے گی جس کے پاس مختلف مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف اسکیموں سے رابطے کے قیام کے لئے اور ان کو اضافی مالی وسائل دستیاب کرانے کے لئے وافر مالی وسائل ہوں گے۔ اصلاحات کی بات کریں تو ہندوستان میں نقص تغذیہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے اضافی پالیسی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

پالیسی سازوں کو دو اہم حقائق کو مد نظر رکھنا ہوگا (1) تغذیہ کی براہ راست دستیابی سے جسمانی طور پر کمزور بچوں میں صرف بیس فی صد کمی واقع ہوگی۔ بلاواسطہ تغذیہ کی دستیابی (مثال کے طور پر پانی اور صفائی ستھرائی کے انتظامات سے باقی کی 80 فی صد کمی کو پورا کرنا ہوگا۔ اور (II) دو سال تک بچوں کی جسمانی نشوونما



**ہندوستان نے قومی تغذیہ مشن قائم کر کے اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے جو ملک میں زچہ اور بچہ کی تغذیہ کی کمی کے لئے مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرے گا۔ تغذیہ کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس کی حکمت عملی کو موثر طور پر زیر عمل لانے کی ضرورت ہے۔**

مضمون نگار بروکنگ انڈیا میں ڈائریکٹر ریسرچ ہیں۔

sravi@brookingsindia.org

ہوتا ہے کہ اسکولوں میں کھانے کی دستیابی اور ذہنی استطاعت سے بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔

## موجودہ پالیسی کا لائحہ عمل

تغذیہ کے لئے اٹھائے گئے سرکاری اہم اقدامات میں آئی سی ڈی ایس پروگرام جو وزارت برائے خواتین اور بچوں کی ترقی اور این ایچ آر ایم جو وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے زیر انتظام چلایا جاتا ہے، شامل ہیں۔ مرکزی امداد سے چلنے والی ان دونوں اسکیموں میں عوامی سطح کی تنظیموں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ آئی سی ڈی ایس کے تحت آنگن واڑی مراکز اور آنگن واڑی کارکنان کو اور این ایچ آر ایم کے تحت ایکریڈیٹڈ سوشل ہیلتھ کارکنان (ASHAs) کو ان عوامی سطح کی تنظیموں کی مدد تغذیہ کی خوراک متعلقہ گروپوں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین اور بچوں تک پہنچانے کے لئے کی جاتی ہے۔ ان پروگراموں کو پی ڈی ایس سے بھی تقویت ملتی ہے جو ملک میں غرباء کے ایک بڑے حصے کو رعایتی شرح پر خوردنی اشیاء یا اناج فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ چھ ریاستوں میں مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اتر پردیش، اڈیشہ، گجرات، کرناٹک اور حال ہی میں شامل ہوا جھارکھنڈ شامل ہیں، میں ریاستی تغذیہ مشن قائم کر دیئے گئے ہیں۔

وہ اقدامات جو اربوں 1000 دنوں کے لحاظ سے اہمیت کے حامل ہیں، درج ذیل ٹیبل 5 میں دیئے گئے ہیں۔ قومی تغذیہ مشن (این این ایم) تین برس کے لئے مختص 9046.17 کروڑ روپے سے قائم کیا گیا ہے جس کا اطلاق 2017-18 سے ہو رہا ہے۔ این این ایم ان مختلف اسکیموں کا جائزہ لے گا جو تغذیہ کی کمی کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ انضمام کا طریقہ کار، کے ٹی پر مبنی نگرانی نظام، اہداف پورا کرنے پر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ترغیب، آنگن واڑی کارکنوں کو آئی ٹی پر مبنی آلات استعمال کرنے پر ترغیب، اسے ڈبلیو ڈبلیو کے ذریعہ رجسٹروں کا عدم استعمال، آنگن واڑی مراکز پر بچوں کی لمبائی ناپنے کی شروعات، سوشل آڈٹ، نیوٹریشن سروس مراکز کا قیام، مختلف کارکردگیوں کے ذریعے سے تغذیہ کے مسئلے پر عوام کی شرکت کے لئے جن آندونوں کا اہتمام وہ پروگرام

میں جو تغذیہ کے مشن میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ قومی تغذیہ مشن ایک ایسا مرکزی ادارہ ہوگا جو مرکزی اور ریاستی پروگراموں میں ربط قائم کرے گا اور ان کو مالی طور پر مزید مستحکم کرے گا۔

## پالیسی سفارشات

ہندوستان میں ہمیشہ سے موجود تغذیہ کی کمی کے مسئلہ سے نمٹنے، موجودہ پالیسیوں کے تجزیے اور تغذیہ سے متعلق پالیسی اقدامات سے حاصل معلومات مندرجہ ذیل ہیں:

1- آئی سی ڈی ایس کا استحکام اور ازسرنو ڈھانچہ بندی، عوامی

تقسیم اسکیم (پی ڈی ایس) کا فروغ: آئی سی ڈی ایس کو مشن کے طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے جس کے پاس (مرکزی حکومت کی طرف سے) تفویض کردہ مالی اختیارات اور فیصلہ سازی کا اختیار ہو۔ آئی سی ڈی ایس کے تحت سہولیات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے تغذیہ کے لئے ضروری خوراک کی تغذیہ کے لحاظ سے معیار بندی ضروری ہے تاکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو ان کے بارے میں معلومات کی فراہمی کو ترجیح دی جاسکے، اہداف کے تعین میں بہتری ہو اور آنگن واڑی مراکز اور آنگن واڑی کارکنان کو بہتر

### ٹیبل 1: بچوں کی تغذیہ کی صورت حال

اشاریہ	فی صد
جسمانی نشوونما کی کمی کے شکار بچے (پانچ برس کی عمر سے کم)	38.7
بچے جو ضائع ہو گئے (پانچ برس کی عمر تک)	15.1
بچے (پانچ برس کی عمر تک) جس کا وزن معمول سے کم ہے	29.4
بچے (چھ سے 59 ماہ تک) جن میں خون کی کمی ہے	69.5

ذریعہ: بچوں کا ریپڈ سروے (آر ایس او سی) 2014 نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (این ایف ایچ ایس) 2006: نوٹ متعلقہ آبادی کا فی صد

### ٹیبل 2: خواتین اور نو خیز لڑکیوں میں تغذیہ کی صورت حال

اشاریہ	فی صد
خون کی کمی کی شکار حاملہ خواتین (15 تا 49 برس)	58.7
تغذیہ کی کمی کی شکار قابل تقلید خواتین <sup>2</sup>	33.3
18 برس کی عمر سے پہلے شادی کے بندھن میں بندھ جانے والی خواتین (20 تا 24 برس) <sup>3</sup>	30.3
حمل کے ابتدائی دور میں معمول سے کم وزن کی ہندوستانی خواتین <sup>4</sup>	42.2

ذریعہ: نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (این ایف ایچ ایس) 2006: 3۔ یونی سیف 2015 ریپڈ سروے برائے طفل (آر ایس او سی) 2014: 4۔ کوفے (Coffey) 2014: نوٹ متعلقہ آبادی کا فی صد

### ٹیبل 3: تغذیہ کی خصوصی خوراک کی دستیابی (ICDS and NRHM[1])

اشاریہ	فی صد
حاملہ خواتین جس کو آئی سی ڈی ایس کے تحت اضافی خوراک دستیاب کرائی گئی	40.7
مائیں (36 ماہ تک کی عمر کے بچوں کی) جن کو کچھلے سے پہلے تین سے زائد معائنے کرائے گئے	63.4
بچے (12 تا 23 ماہ) جن کو مکمل طور پر جراثیم کے حملوں سے محفوظ بنایا گیا	65.3
آنگن واڑی مراکز جہاں بالعموم کے لئے وزن کرنے کی مشین دستیاب نہیں ہے	48.4

ذریعہ: بچوں کا ریپڈ سروے (آر ایس او سی) 2014: نوٹ متعلقہ آبادی کا فی صد

ریاستی سطح پر تغذیہ کی صورت حال میں اختلافات اور جسمانی نشوونما میں کمی کے واقعات میں تخفیف

ٹیبل 4: تغذیہ کی صورت حال میں ریاستی سطح پر عدم مساوات

بہترین کارکردگی	بہترین کارکردگی	بہترین کارکردگی	اشارے
گوارا 21.3% فی صد	کیرالہ 19.4% فی صد	38.7% فی صد	جسمانی طور پر کمزور نشوونما والے بچے (پانچ برس سے کم)
اتر پردیش 50.4% فی صد	تمل ناڈو 23.3% فی صد		
جھارکھنڈ 47.4% فی صد	بہار 49.4% فی صد		
آندھرا پردیش 19.0% فی صد	سکم 5.1% فی صد	15.1% فی صد	بچے (پانچ برس سے کم) جو ضائع ہو گئے
تمل ناڈو 19.0% فی صد	منی پور 7.1% فی صد		
گجرات 18.7% فی صد	جموں و کشمیر 7.1% فی صد		
جھارکھنڈ 42.1% فی صد	منی پور 14.1% فی صد	29.4% فی صد	بچے (پانچ برس سے کم) جن کا وزن معمول سے کم ہے
بہار 37.1% فی صد	میزورم 14.8% فی صد		
مدھیہ پردیش 36.1%	جموں و کشمیر 15.6%		

ذریعہ : بچوں کا ریپڈ سروے (آر ایس او سی) 2014: فوٹ متعلقہ آبادی کا فی صد

ٹیبل 5: تغذیہ سے متعلق اقدامات (جو بچے کی زندگی کے پہلے 1000 دنوں کے لئے اہم ہیں۔)

اہم اقدامات	اسکیمیں	زیر پروف گرہپ
آئی سی ڈی ایس: اضافی تغذیہ خوراک، خوراک کے بارے میں مشورہ، آرام اور ماں کا دودھ پلانا، صحت اور تغذیہ سے متعلق اسکیم	آئی سی ڈی ایس	حاملہ دودھ پلانے والی خواتین
زچگی سے متعلق مشروط مفادات	اندرگانڈھی میٹر توشیوگ	
این اے آر ایم: دوران حمل صحت کا خیال، مشورہ، آئرن کی گولیوں کی فراہمی، ٹیکہ کاری، کسی ادارے میں زچگی کے لئے ٹرانسپورٹ سہولت کی فراہمی، نقد امداد، بچہ پیدا ہونے کے بعد صحت کا خیال، ماں کا دودھ پلانے کی ترغیب اور بچوں کی پیدائش میں مدت رکھنے سے متعلق مشورے وغیرہ	یوجنا (آئی جی ایم ایس وائی) قابل تولید خواتین کی صحت (آر سی ایچ II) قومی پالیسی صحت مشن (این آر ایچ ایم) جننی سرکشا یوجنا (او ایس وائی)	
آئی سی ڈی ایس: ضروری تغذیہ کی فراہمی، نشوونما کی نگرانی، بچوں کی نگہداشت سے متعلق ماؤں کی تعلیم و تربیت، معصوم اور چھوٹے بچوں کے کھانے سے متعلق صلاح مشورہ، دوبارہ بچوں کی پیدائش سے متعلق صلاح مشورہ، تغذیہ کی کمی یا بیمار بچوں کو ڈاکٹر کی صلاح وغیرہ	آئی سی ڈی ایس	صرف تین برس کی عمر کے بچے
این آر ایچ ایم: نوزائیدہ بچوں کی گھر پر پرورش، ٹیکہ کاری، ضروری غذائی اجزاء کی فراہمی، پیٹ کیڑوں سے نجات، صحت کا چیک اپ، تغذیہ کی انتہائی کمی اور بچوں میں بیماریوں کا علاج، زچگی کے پہلے ماہ میں مفت ڈاکٹر کی صلاح اور علاج، بیمار نوزائیدہ بچوں کا علاج، تغذیہ کی انتہائی کمی کو دور کرنے کے لئے سہولیات و انتظامات	آر سی ایچ II - این آر ایچ ایم	
راجیوگانڈھی قومی کرینچ اسکیم: کام کرنے والی خواتین کے بچوں کی نگہداشت	راجیوگانڈھی قومی کرینچ اسکیم	

بنیادی ڈھانچہ اور تربیت فراہم کر کے ان کی کارکردگی میں سدھار لانا۔

2- خوراک کے اہم اجزاء کے استحکام میں حالیہ دور

میں آیوڈین کی آمیزش والے نمک کی فراہمی ہی تک اقدامات محدود ہیں۔ البتہ فوڈ سیفٹی اور اسٹینڈرڈ اتھارٹی (ایف ایس ایس اے آئی) اجناس میں خوراک کے اجزاء کے استحکام کے لئے معیارات تیار کر رہی ہیں جس سے غذائی اقدار مستحکم ہوں گی۔ زیرغور دیگر تجاویز میں نمک میں آیوڈین اور لوہے کی آمیزش کو لازمی قرار دے کر مستحکم کرنا اور خوردنی تیل کے اجزاء کا استحکام شامل ہیں۔ پکے ہوئے کھانے کے معیارات میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ کھانا بنانے کے عمل میں صرف

مستحکم اشیاء کا استعمال کیا جاسکے۔ اس سے پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کو مناسب کیلوری اور تغذیاتی اجزاء دستیاب ہو سکیں گے۔

3- کثیر جہتی پہلو کو زیر ہدف

لانا مثلاً ڈبلیو اے ایس ایچ: ہندوستان میں ”مخفی بھوک“ کے ذمہ دار عوام پیچیدہ ہیں اور ان کا تغذیہ کی راست فراہمی سے حل نہیں نکل سکتا۔ 2014 سے

موجودہ حکومت کا سوچہ بھارت ابھیان پر زور دینے سے ملک بھر میں بیت الخلا کی دستیابی میں اضافہ ہوا ہے۔ البتہ بیت الخلا کی تعمیر کے ساتھ عادات میں تبدیلی کے لئے

حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ جیسے گنا اور کپاس۔ معصوم اور چھوٹے بچوں کی خوراک کو بہتر بنانے پر زرعی ترجیحات طے کی جانی چاہئیں۔

5- تغذیہ کے لئے اقدامات

میں نجی شعبے کی شرکت

کو فروغ دینا چاہئے: غذائی اجزاء

کے استحکام کے اقدامات کے لئے درکار تکنالوجی کے فروغ اور زچہ اور بچہ کے لئے غذائی اجزاء سے پر خوراک کی فراہمی کے فروغ کے لئے پبلک پرائیویٹ طرز پر نجی شعبے کو شریک کیا جاسکتا ہے۔ حکومت پی پی پی شراکت داری کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہیں تاکہ خوراک کے غذائی اجزاء کو مستحکم بنانے کے لئے درکار تکنالوجی دستیاب ہو سکے اور عوامی بیداری کے ذریعہ حکومت کے



حکمت عملی کی بھی ضرورت ہے۔

4- زرعی پالیسی کو قومی تغذیہ

مقاصد کے ساتھ منسلک کرنا: زرعی پالیسی کو تغذیہ پالیسی کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ تغذیہ سے بھرپور پیداوار اور خوراک کے استعمال کے لئے علاقائی فصلوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ موجودہ زرعی ترغیبات کو منسوخ کرنے پر روک لگائی جانی چاہئے اور تغذیہ سے محروم نقد رقم والی فصلوں کی پیداوار کی

اقدامات کو تقویت مل سکے۔

اختتام: پائیدار ترقی کے لئے تندرست آبادی

پہلی شرط ہے اور ہندوستان کو اپنی نوجوان آبادی کے طویل مدتی فوائد کو حاصل کرنے کے لئے اہم مسائل کا سامنا ہے۔ حکومت کے مختلف پروگراموں کی کامیاب تربیت یافتہ عملے کی دستیابی پر منحصر ہے۔ ہندوستان میں ترقی کے فقدان کی وجہ سے متاثر ہونے والے بچوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ 2010 تک ملک میں بچوں (پانچ برس تک کی عمر) کی بارہ کروڑ دس لاکھ کی آبادی کا 52 فی صد حصے خطرے سے دوچار ہیں۔ ملک کی بڑھتی اقتصادی تندرستی کے پیش نظر تغذیہ کو صحت ایجنڈے سے مربوط کرنا اور تغذیہ کی پالیسی کو بچے کی زندگی کے اولین 1000 دنوں کے مطابق تکمیل دینا ان اہم اقدامات میں شامل کرنا چاہئے تاکہ ہندوستان کی ترقی کو درکار مضبوط کندھوں کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ہندوستان نے قومی تغذیہ مشن قائم کر کے اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے جو ملک میں زچہ اور بچہ کی تغذیہ کی کمی کے لئے مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرے گا۔ تغذیہ کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس کی حکمت عملی کو موثر طور پر زیر عمل لانے کی ضرورت ہے۔



☆☆☆

ترقی کی رفتار میں تیزی لانے کے لئے

## بنیادی ڈھانچہ کا فروغ

**وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے اسمارٹ شہروں کے مشن کا ذکر بھی کیا ہے تاکہ شہری ہندوستان کے ٹکنولوجیکل اور ڈیجیٹل مسائل کے لئے اسمارٹ حل فراہم کئے جائیں۔ اے ایم آر یوٹی سے شہری ہندوستان کے لئے بنیادی خدمات فراہم ہوں گی۔ ایچ آر آئی ڈی اے وائی سے ورثہ جاتی شہروں کو تحفظ فراہم ہوگا نیز سیاحت کو فروغ حاصل ہوگا اور ورثہ جاتی جگہوں کی پائیدار ترقی عمل میں آئے گی۔**



حکومت و قیام سرکاری اخراجات کے ذریعہ غیر ملکی سرمایہ کاروں سمیت نجی ساجھے داروں کی مدد سے بنیادی ڈھانچے کے بڑے پروجیکٹ تیار کرنے کے وعدوں کا اعلان کیا ہے۔ بنیادی شعبے کے سلسلے میں کچھ شعبے ایسے ہیں جن میں پروجیکٹوں کی وجہ سے ہونے والے بیرونی اخراجات صرف پروجیکٹ کی آمدنی سے پورے نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے ایک مقررہ مدت کے ساتھ وزارت خزانہ میں ایک شعبے کے ذریعے پائیداری کے سلسلے میں فرق کے لئے رقم فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔

شہر کاری ایک موقع اور ترجیح ہے چنانچہ حکومت نے دو بین مربوط پروگرام یعنی اسمارٹ شہروں سے متعلق مشن اور امرت (اے ایم آر یوٹی) شروع کئے ہیں۔

مضمون نگار دہرہ دون میں پٹرولیم اور توانائی کے مطالعات کی یونیورسٹی میں اسکول آف بزنس کے محکمہ میں اقتصادیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔

h.roy10@gmail.com

پانی فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ 500 شہروں کے لئے 77640 کروڑ روپے کی مالیت کے ریاستی سطح کے منصوبوں کو منظوری دی جا چکی ہے۔ 19428 کروڑ روپے کی مالیت کے 494 پروجیکٹوں کے لئے پانی کی فراہمی کے لئے ٹھیکے نیز 14429 کروڑ روپے کی مالیت کے 272 پروجیکٹوں کے لئے نالے نالیوں کے کام کے ٹھیکے دیئے جا چکے ہیں۔ حکومت نے انڈیا انفراسٹرکچر فنانس کارپوریشن لمیٹڈ (آئی ایف سی ایل) سے استفادہ کرنے کو یقینی بنایا ہے، تاکہ اسٹریٹیجک اور بڑے سماجی فائدے کے طوخطات کے پیش نظر تعلیم اور صحت کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاریوں سمیت بنیادی ڈھانچے کے بڑے پروجیکٹوں کے سلسلے میں مالیہ فراہم کرنے میں مدد کی جائے۔

حکومت نے سڑکوں سے متعلق بنیادی ڈھانچے

اسمارٹ شہروں سے متعلق مشن کا مقصد جدید ترین سہولیات کے حامل 100 اسمارٹ شہر بنانا ہے۔ 2.04 لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ 99 شہروں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان شہروں نے اسمارٹ کمانڈ اور کنٹرول سینٹر، اسمارٹ سڑکوں، سٹیشی چھتوں، ٹرانسپورٹ کے دانشمندانہ نظاموں، اسمارٹ پارکوں جیسے مختلف پروجیکٹوں پر عمل درآمد کرنا شروع کر دیا ہے۔ 2350 کروڑ روپے کی مالیت کے پروجیکٹ مکمل کئے جا چکے ہیں نیز 20852 کروڑ روپے کی مالیت کے کاموں کی پیش رفت جاری ہے۔ ہندوستان میں ورثہ جاتی شہروں کی روح کو برقرار رکھنے اور تازہ قوت بخشنے کے لے ورثہ جاتی شہروں کی ترقی اور بہتری کی قومی یوجنا (ایچ آر آئی ڈی اے وائی) بڑے پیمانے پر شروع کی گئی ہے۔ اے ایم آر یوٹی نامی پروگرام میں 500 شہروں کے تمام گھروں میں



اسے اپنے لئے انتخاب کے علاوہ نتیجہ مقابلہ آرائی کی وجہ سے کم شرح میں ہوگا۔ اس سے صنعت کے ذریعے برداشت کردہ کراس سبسڈیوں کو کم کرنے میں مدد ملے گی نیز کاروباروں کے لئے شرحیں زیادہ مقابلہ جاتی بنیں گی جس سے حکومت کی میک ان انڈیا مہم کو فروغ حاصل ہوگا۔ سبسڈیوں کو بہتر طور سے نشانہ بند کرنے کی غرض سے حکومت بجلی کے شعبے میں براہ راست فوائد کی منتقلی (ڈی بی ٹی) کی اسکیم کے استعمال کا امکان بھی تلاش کر رہی ہے۔ حکومت کے پالیسی تھنک ٹینک نیٹی آئیوگ نے توانائی سے متعلق قومی پالیسی کے اپنے مسودے میں بجلی کے شعبے میں ڈی بی ٹی کا ذکر کیا ہے۔



مکانات کے شعبے میں کم آمدنی والے گروپ (ایل آئی جی) کے مکانات شہری غریبوں کے لئے بنیادی خدمات (بی ایس یو پی) نیز مکانات اور گندی بستیوں کو بہتر بنانے کے مربوط پروگرام (آئی ایچ ایس ڈی پی) کے جزو بعد میں جے این این یو آرایم کی راجیو آواس یوجنا (آر اے وائی) کے ذریعے فراہم کئے گئے تھے۔ اس پروگرام نے جس سب سے بڑے چیلنج کا سامنا کیا تھا، وہ موزوں زمین کی قلت تھا جس کا سبب ہندوستان کے منصوبہ بندی کمیشن (2012 تا 2017) نے موجودہ ضابطہ جاتی

ہے جس کے تحت بجلی کی تقسیم کی موجودہ کمپنیوں کے مبینہ کیرج اور کنفیٹ آپریشنوں کو الگ کیا جائے۔ کیرج کا تعلق تقسیم کے پہلو نیز کنٹکٹ کا تعلق خود بجلی سے ہے۔ صنعت کی بولی میں انہیں تار اور سپلائی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس علاحدگی سے ہندوستان میں لوگ اور کمپنیاں اپنی پسند کی ایک بجلی کمپنی سے بجلی خرید سکیں گی نیز

کے شعبے کی ترقی و فروغ کے سلسلے میں نئی بلندیوں سر کی ہیں۔ اسے 2017-18 کے دوران 9000 کلومیٹر کی لمبائی سے تجاوز کرنے والی قومی شاہراہیں مکمل کرنے کا یقین ہے۔ اولوالعزم بھارت مالا پری یوجنا 5.35 لاکھ کروڑ روپے کی تخمینہ شدہ لاگت سے پہلے مرحلے میں تقریباً 35000 کلومیٹر تیار کرنے کے لئے ملک کے اندرونی اور پسماندہ علاقوں نیز سرحدوں کا مسلسل رابطہ فراہم کرنے کی غرض سے منظور کی گئی ہے۔

بجلی کے شعبے میں حکومت کا کہنا ہے کہ ہم اس بات کا اہتمام کرنے کے لئے قانون میں تبدیلی کر رہے ہیں کہ بجلی کی خریداری کے ان معاہدوں (پی پی اے) کو نافذ کیا جائے۔ ہم ایک مخصوص ریاست یا ایک ڈسکوم کی سالانہ اوسط مانگ کے 100 فی صد حصے کا احاطہ کرنے کے لئے پی پی اے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ حکومت کی حکمت عملی کا مقصد ہندوستان میں بجلی کی فی کس کھپت کو بہتر بنانا ہے جو تقریباً 4000 کلوواٹ ہے جو کہ دنیا میں سب سے کم ہے۔ اس کے مقابلے میں چین میں تقریباً 9000 کلوواٹ کی فی کس کھپت ہے جب کہ ترقی یافتہ ملکوں میں اوسطاً تقریباً 15000 کلوواٹ کی فی کس کھپت ہے۔

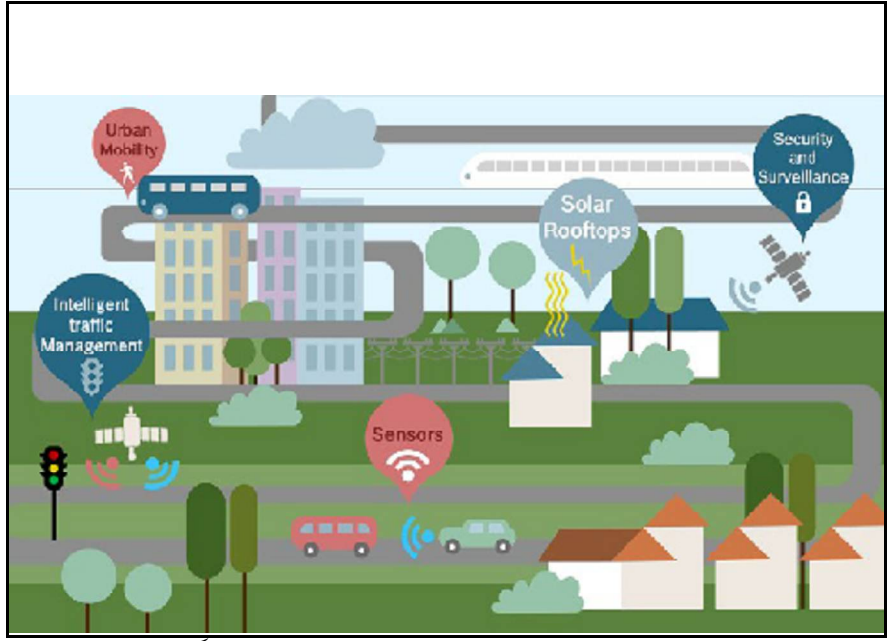
حکومت نے ایک بنیادی منصوبے کا بھی ذکر کیا

شعبہ	پروجیکٹوں کی تعداد	مجموعی اخراجات (امریکی ڈالر)
سڑک، ٹرانسپورٹ اور شاہراہیں	91	8.7 بلین
بجلی	73	16.63 بلین
پٹرولیم	65	19.48 بلین
ریلوے	33	3.81 بلین
اسٹیل	20	8.13 بلین
بحری جہاز رانی اور بندرگاہیں	20	1.78 بلین
ٹیلی مواصلات	14	463.62 بلین
کونکرٹ	9	2.26 بلین
فرٹیلائزر	6	596.24 بلین
شہری ہوا بازی	5	861.16 بلین
شہری ترقی	5	678.83 بلین
ایٹمی توانائی	1	168.93 بلین

ماخذ: اعداد و شمار اور پروگراموں پر عمل درآمد کی وزارت (ایم او ایس پی آئی)

فروغ کے عمل میں تیزی لانے کی غرض سے ٹرانسپورٹ سے متعلق ایک مربوط پالیسی تشکیل دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد ابتدائی طور سے ٹریفک کی مجوزہ آمدورفت، مال بھارے کی نقل و حمل نیز آئندہ دو دہوں کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے لئے درکار سرمایہ کاری کا جائزہ لینا تھا۔ اس مطالعے کی بڑی نتیجہ تحقیقات میں تجویز کیا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے نظام کو ترقی و فروغ کے لئے ضابطہ بندی اور پالیسی کی حامل مربوط سرمایہ کاری، انتظامی جغرافیوں اور ٹرانسپورٹ کے مختلف طریقوں کا حامل ہونا چاہئے۔

حکومت کے ذریعے کئے گئے کچھ مخصوص اقدامات میں اندرون ملک آبی راہوں کی ترقی و فروغ، ساحلی بحری جہاز رانی، ریلوے میں مال بھارے کی وقف کردہ راہداریاں، محصول کا الیکٹرونک نظام، پبلک ٹرانسپورٹ کی ترقی و فروغ، شہری ٹرانسپورٹ کے لئے میٹرو بس مشترکہ ٹکٹ دینا وغیرہ شامل ہیں۔ اس پالیسی میں کہا گیا تھا کہ ایک ایسا پالیسی ماحول بنانا ضروری ہے جس سے مقابلہ جاتی قیمتوں کا تعین کرنے نیز متبادل طریقوں کے درمیان تال میل کی حوصلہ افزائی ہوتا کہ ٹرانسپورٹ کا ایک ایسا مربوط نظام فراہم کیا جائے جس سے زیادہ سے زیادہ



2022 تک مکانوں کی قلت مکمل طور سے دور کرنا ہے لیکن 2015-16 کے لئے اس پروگرام کے سلسلے میں مرکزی حکومت کے ذریعے ابتدائی بجٹی تخصیص زرچالیس ارب روپے ہے جو کسی بھی بڑے اثر کے لئے بہت چھوٹی ہے (ایم ایچ یو پی اے 2015) ٹرانسپورٹ کے شعبے میں حکومت ہند کے ایک مطالعے میں اس شعبے کے لئے بنیادی ڈھانچے کی ترقی و

نظام کے ذریعے زیادہ تر پیدا کردہ زمین کے کم بہترین استعمال، طویل مدتی شہری منصوبہ بندی کے فقدان نیز زمین کے قطعات کے سب سے زیادہ موثر استعمال کا تعین کرنے کے لئے منصوبہ بندی کے ایک اشتراکی عمل کے فقدان کو قرار دیا ہے۔ اس طرح کے پروگراموں پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں تاخیرات کے نتیجے میں لاگتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکانات مطلوبہ

پیمانے پر فراہم نہیں کئے گئے تھے نیز وہ نشانہ شدہ آبادی کے لئے ناقابل استطاعت بن گئے تھے۔ شہری بنیادی ڈھانچے اور حکمرانی (یو آئی جی) کے تحت رقم فراہم کردہ پروجیکٹوں کے لئے گندی بستیوں میں رہنے والے لوگوں کی ممکنہ بے دخلی کی ضرورت تھی، جس میں ان کی بازآباد کاری کے بارے میں معاملہ صاف کرنے کی پالیسیاں ضروری تھیں۔ آراءے وائی پروگرام ایک نئے پروگرام سے قبل عمل درآمد کی ایک مختصر مدت کا حامل تھا۔ سب کے لئے مکانات (شہری) سے متعلق مشن نے جو 2015 میں شروع کیا گیا تھا، اس کی جگہ لی تھی۔ آراءے وائی کے بارے میں مکانات اور شہری غربی کے خاتمے کی وزارت (ایم ایچ یو پی اے) کے خلاصہ بیان کے مطابق 2013 اور 2015 کے درمیان 117707 مکانات کی منظوری دی گئی تھی اور صرف 33778 مکانات مکمل کئے گئے تھے (ایم ایچ یو پی اے 2015) سب کے لئے مکانات سے متعلق مشن کا مقصد آراءے وائی کے تحت مکانات تعمیر کرنا نیز

بنیادی ڈھانچے کے شعبے کے سلسلے میں سرمایہ جاتی اخراجات: مرکزی بجٹ 2018		
فی تبدیلی	بجٹ تخمینہ	نظر ثانی شدہ تخمینہ
	2018-19 (کروڑ)	2017-18 (کروڑ)
9.124188	15799	14478
81.81818	600	330
8.99007	10317	9466
2.165623	89210	87319
-16.8678	53469	64318
60.67637	4086	2543
73.57449	16986	9786
16.8	93440	80000
162.8645	39937	15193
4.590158	62000	59279
27.70932	4042	3165
-1.17256	11294	11428
12.27943	401180	357305

ماخذ: مرکزی بجٹ 2018

کارگزاری اور کم سے کم اخراجات پر سامان اور لوگوں کی نقل و حرکت یقینی ہو۔

مرکزی بجٹ 2018 بنیادی ڈھانچے کیلئے تبدیلی کا ایک ذریعہ ہے کیوں کہ حکومت ہند بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ اس شعبے کی اسٹریٹجک اہمیت کی وجہ سے مرکزی بجٹ 2018 میں کئے گئے نئے اقدامات کا ایک عمیق تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے مواقع اور ذرائع کا جائزہ لیا جائے۔

ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کے شعبے کے حالیہ رجحان اور طریقے کو اس شعبے کے لئے زیادہ بھٹی تخصیص زر، بنیادی ڈھانچے کے بڑھتے ہوئے سودوں، نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری، لو جیکس میں بہتری اور اس شعبے میں بڑھتی ہوئی ایف ڈی آئی سے متصف کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے ٹھوس فوائد بڑی مانگ پڑتی ہیں کیوں کہ اس کے لئے 2022 تک بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں 50 کھرب روپے (777.73 ارب امریکی ڈالر) کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ ملک میں پائیدار ترقی حاصل ہو۔ بجلی کی ترسیل، سڑکوں اور شاہراہوں نیز قابل احیا توانائی جیسے شعبے آنے والے برسوں میں سرمایہ کاریاں

حاصل کریں گے۔ ہندوستان میں پرکشش مواقع موجود ہیں مثلاً سازگار مالیت اور آمدنیاں، علاقائی رابطے کی اسکیم اور بہتری کے لئے زبردست گنجائش کیوں کہ صرف 24 فی صد قومی شاہراہیں چار لین والی شاہراہیں ہیں۔ چائنا ہاربر انجینئرنگ اور میزو ہو فائنانشیل گروپ جیسے بڑے عالمی کھلاڑیوں کو راغب کرنے جیسے مقابلہ جاتی فوائد موجود ہیں۔ اس شعبے نے 2017 میں بہت زیادہ ایف ڈی آئی موصول کی ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ سب کے لئے مکانات اور اسمارٹ شہروں کے مشن جیسی ٹھوس پالیسی امداد دستیاب ہے۔ حکومت ہند بنیادی ڈھانچے کے شعبے کی ترقی و فروغ کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے سلسلے میں کام کر رہی ہے۔ اودے (یو ڈی اے وائی) نامی اسکیم سے جس سے ہندوستان میں بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کے مالی احیا میں مدد ملے گی، بجلی کا شعبہ ٹھوس ترقی و فروغ درج کرتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی ڈھانچے کے مختلف شعبوں کے تحت 100 فی صد ایف ڈی آئی کی اجازت دی گئی ہے۔

روڈویز کی توسیع کے سلسلے میں بھی ایک زبردست زور حرکت دیکھنے میں آیا ہے۔ ہندوستان میں سڑکوں اور پلوں کے کل بنیادی ڈھانچے کی مالیت کا تخمینہ مالی سال 2009 تا 2017 میں 13.6 فی صد کی سی اے

جی آر پر 19.2 ارب امریکی ڈالر کے بقدر لگایا گیا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی آٹھ کروڑ صنعتوں میں کوئلہ، خام تیل، قدرتی گیس، ریفائنری مصنوعات، کیمیاوی کھادیں، فولاد، سینٹ اور بجلی شامل ہیں۔ مجموعی عدد اشاریہ میں مالی سال 2016-17 کے دوران 4.8 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ بجلی (10 فی صد)، فولاد (7 فی صد)، ریفائنری مصنوعات (8.9 فی صد)، سینٹ (5.8 فی صد) اور کیمیاوی کھادیں (3.3 فی صد) نے اس عدد اشاریہ میں اضافہ کی قیادت کی ہے۔ اپریل تا اکتوبر 2017 اس عدد اشاریہ میں مجموعی اضافہ 3.5 فی صد رہا تھا۔

ہندوستان میں بنیادی ڈھانچے میں اضافے کے ذرائع سرکاری اقدامات، بنیادی ڈھانچے کی ضرورت، مکانات کا فروغ، بین الاقوامی سرمایہ کاری اور سرکاری نجی سمجھے داریاں ہیں۔ 2017-18 کے بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کے لئے کل تخصیص زر 161.48 ارب امریکی ڈالر کے بقدر ہے نیز احاطہ کردہ بڑے شعبے ریلوے اور میٹرو ریل، تعمیرات، ٹیلی مواصلات اور توانائی سڑکیں اور ہوائی اڈے ہیں۔

بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں مواقع وسیع طور سے سرکاری اقدامات بین الاقوامی ایسوسی ایشنوں اور شہری ہندوستانی غیر منقولہ جائیدادوں سے فراہم ہو رہے ہیں۔ حکومت سرکاری نجی سمجھے داریوں کا احیا کرنے اور انہیں فروغ دینے کی کوششوں کر رہی ہے۔ الیکٹرونکس اشیاء سازی کے لئے ہندوستان کو ایک عالمی مرکز بنانے کی غرض سے 2017-18 کے بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کے لئے کل تخصیص زر 16.48 ارب امریکی ڈالر کے بقدر ہے۔ ہندوستان کی ترقی کی کہانی میں جاپانی سرمایہ کاری نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ جاپان نے ہندوستان کے اشیاء سازی اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں کو فروغ دینے کے لئے 2014 تا 2019 کی مدت کے لئے تقریباً 35 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاریوں کا وعدہ کیا ہے۔ جاپانی حکومت مستقل طور سے ہندوستان میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کر رہی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک مدھیہ پردیش میں تین لاکھ گھروں کا احاطہ کرنے والے چھوٹے قصبوں کی تیزی سے شہر کاری کے لئے پائپ کے ذریعے پانی کی سپلائی کے پروجیکٹ کے سلسلے میں 275 ملین

شعبہ	پروجیکٹوں کی تعداد	مجموعی اخراجات (امریکی ڈالر)
سڑک، ٹرانسپورٹ اور شاہراہیں	91	8.7 بلین
بجلی	73	16.63 بلین
پٹرولیم	65	19.48 بلین
ریلوے	33	3.81 بلین
اسٹیل	20	8.13 بلین
بحری جہاز رانی اور بندرگاہیں	20	1.78 بلین
ٹیلی مواصلات	14	463.62 ملین
کوئلہ	9	2.26 بلین
فرنیچر	6	596.24 بلین
شہری ہوا بازی	5	861.16 بلین
شہری ترقی	5	678.83 بلین
ایشیائی توانائی	1	168.93 بلین

ماخذ: اعداد و شمار اور پروگراموں پر عمل درآمد کی وزارت (ایم او ایس پی آئی)

امریکی ڈالر کا قرض فراہم کرے گا۔ ہندوستان کو 2022 تک سب کے لئے مکانات کا ویژن حاصل کرنے کی غرض سے 2022 تک روزانہ 43000 مکانات تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ اسمارٹ شہر کے پروگرام کے تحت آئندہ دہے میں سیکڑوں نئے شہر بنائے جانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ہندوستان کو عالمی طور سے تیسری سب سے بڑی تعمیراتی مارکیٹ بنانے کی صلاحیت ہے۔ توقع ہے کہ یہ شعبہ 2030 تک ہندوستانی معیشت کے لئے 15 فی صد کا تعاون کرے گا۔ غیر منقولہ جائیداد سے متعلق قانون جی ایس ٹی، آرای آئی ٹی، منظوری کے سلسلے میں ہونے والی تاخیرات کو کم کرنے کے اقدامات وغیرہ جیسی حالیہ پالیسی اصلاحات سے غیر منقولہ جائیداد اور تعمیرات کا شعبہ مستحکم ہوگا۔

حکومت نے وزیر اعظم آواس یوجنا (پی ایم اے وائی) کے تحت اس سال تعمیر کئے جارہے 5.1 بلین مکانات کے علاوہ مالی سال 19 میں 5.1 بلین دیہی مکانات تعمیر کرنے کے لئے 2100 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ قابل استطاعت مکانات کے سلسلے میں حکومت کی مہم میں تیزی لانے کے حکومت کے فیصلے سے سینٹ، فولاد، رنگ و روغن، صفائی ستھرائی سے متعلق سامان اور بجلی کے ساز و سامان سمیت متعدد شعبے مستفید ہو سکتے ہیں۔ حکومت مکانات سے متعلق قومی بینک میں قابل استطاعت مکانات کے لئے ایک وقف کردہ فنڈ قائم کرے گی۔ ان دیہی کنوں کو سود میں سبسڈی فراہم کی جائے گی جن کا احاطہ پی ایم اے وائی کے تحت نہیں کیا جاتا ہے۔

ہندوستان آئندہ مالی سال میں بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے 5.95 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گی۔ وزیر خزانہ کا کہنا ہے کہ ہمارے ملک کو بنیادی ڈھانچے میں 50 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی وسیع سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جی ڈی پی میں اضافہ کیا جائے، ملک کو سڑکوں، ہوائی اڈوں، ریلوے، بندرگاہوں اور اندرون ملک آبی راہوں کے نیٹ ورک سے جوڑا جائے اور مربوط کیا جائے جس سے ہمارے عوام کو اچھی معیاری خدمات فراہم ہوں۔ وسائل حاصل کرنے کے لئے سرکاری ملکیت والی فرمیں ایکویٹی اور بونڈ کی مارکیٹوں تک رسائی حاصل کریں گی۔ اس بجٹ میں درآمد کردہ پٹرول اور ڈیزل پر 8 روپے فی

لیٹر کے حساب سے سڑک اور بنیادی ڈھانچہ محصول بھی لگایا گیا ہے۔ حکومت اور مارکیٹ کے ضابطہ کاروں نے بھی بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنے سے متعلق ٹرسٹ اور غیر منقولہ جائیداد میں سرمایہ کاری کرنے سے متعلق ٹرسٹ جیسے ذرائع کے فروغ کے لئے ضروری اقدامات کئے ہیں۔ حکومت آئندہ سال سے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنے سے متعلق ٹرسٹ کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی سرکاری شعبے کے نتیجہ اداروں (سی پی ایس ای) کے اثاثوں کو زر کے طور پر استعمال کرے گی۔

بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی کے نئے مربوط ماڈل کے ایک حصے کے طور پر این ڈی اے کی حکومت نے 2018-19 میں بالترتیب 1.48 لاکھ کروڑ روپے اور 1.21 لاکھ کروڑ روپے کا اب تک کا سب سے بڑا ریل اور سڑک بجٹ پیش کیا ہے۔ ہندوستان کو ساگر مالا (بندرگاہیں) اور بھارت مالا جیسے اولو العزم منصوبوں کے لئے فنڈ فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مارکیٹ سے ایکویٹی حاصل کر کے ٹرانسپورٹ کے اس کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے۔ سڑکوں سے متعلق اپنے واجب الادا اثاثوں کے لئے مارکیٹ سے ایکویٹی حاصل کرنے کے لئے این ایچ اے آئی سڑک سے متعلق اپنے اثاثوں کو خصوصی مقصدی ذریعے (ایس پی وی) میں بدلنے نیز تول آپریٹ اور ٹرانسفر (ٹی او ٹی) نیز بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری سے متعلق ٹرسٹ جیسے ڈھانچے کو زر کے طور پر استعمال کرنے پر غور کرے گی۔ بھارت مالا کے لئے کل سرمایہ کاری کا تخمینہ 10 لاکھ کروڑ روپے لگایا گیا ہے جو کہ سڑکوں کی تعمیر کی ایک سرکاری اسکیم کے لئے سب سے زیادہ اخراجات ہیں۔ 2035 تک ساگر مالا کے لئے مزید آٹھ لاکھ کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔ جیٹیلی نے کہا ہے کہ حکومت کو 2017-18 کے دوران 9000 کلومیٹر کی لمبائی سے تجاوز کرنے والی قومی شاہراہیں مکمل کر لینے کا پورا بھروسہ ہے۔ ملک میں 3.3 بلین کلومیٹر کا ایک سڑک نیٹ ورک ہے جو کہ عالمی طور سے دوسرا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔

آئندہ مالی سال میں ہندوستانی ریلوے کے لئے منصوبہ جاتی اخراجات 1.48 لاکھ کروڑ روپے مقرر کئے گئے ہیں جو کہ قومی ٹرانسپورٹ کے لئے اب تک کے سب

سے زیادہ اخراجات ہیں۔ 3999 کلومیٹر لمبی ریل کی پٹریوں کی تجدید، 12000 ماڈل ڈبوں کی حصول، 20,000 کروڑ روپے کے حفاظتی فنڈ اور 6000 کلومیٹر لمبی ریل لائنوں کی برق کاری کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ قومی ٹرانسپورٹ زائد بجٹی وسائل سے مثلاً آئی آر ایف سی سے زائد بجٹی امداد سے 28500 کروڑ روپے نیز دیگر قرض لے کر 26440 کروڑ روپے حاصل کرے گا۔ بنیادی ڈھانچے کی ایک مربوط کمیٹی فیڈ بیک انفریکس چیرمین وٹاناکا چنر جی کا کہنا ہے کہ ریلوے کے سرمایہ جاتی اخراجات کے منصوبے میں برق کاری، تحفظ اور جدید کاری پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ مسافروں کے تحفظ اور سہولیات پر اولین توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے غیر کرایہ جاتی آمدنی حاصل کی جائے گی۔

مکانات کی وزارت ہنر شمال مشرقی علاقے کی ترقی کی وزارت کے لئے بجٹی تخصیص زر (بنیادی ڈھانچے کے لئے) میں 2017-18 کے مقابلے میں 2018-19 میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے نیز بنیادی ڈھانچے کے شعبے کے لئے تخصیص زر میں مجموعی اضافہ 12.27 فی صد ہے۔

چنناں چہ مرکزی بجٹ 2018 میں ہندوستانی معیشت کی ترقی کے ذرائع نیز مزید اقتصادی ترقی کے لئے لازمی چیز کے طور پر بنیادی ڈھانچے کے شعبے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کے لئے اہتمام سے جی ڈی پی میں اضافہ ہوگا، خاص طور سے ان سرحدی علاقوں میں رابطہ مستحکم ہوگا جو خاص خطہ سرزمین سے مربوط کئے جانے کے لئے اسٹریٹیجک ہیں، صحیح خدمات، تعلیم، زراعت، نقل و حمل، سیاحت اور بنیادی ڈھانچے کے مجموعی شعبے کو فروغ حاصل ہوگا۔ وزیر خزانہ اردن جیٹیلی نے اسمارٹ شہروں کے مشن کا ذکر بھی کیا ہے تاکہ شہری ہندوستان کے ٹکنو لو جیکل اور ڈیجیٹل مسائل کے لئے اسمارٹ حل فراہم کئے جائیں۔ اے ایم آریوٹی سے شہری ہندوستان کے لئے بنیادی خدمات فراہم ہوں گی۔ اینچ آ آئی ڈی اے وائی سے ورثہ جاتی شہروں کو تحفظ فراہم ہوگا نیز سیاحت کو فروغ حاصل ہوگا اور ورثہ جاتی جگہوں کی پائیدار ترقی عمل میں آئے گی۔

☆☆☆

## ہندوستان میں مالی شمولیت: لائحہ عمل

گا بک کو جانے سے متعلق معیارات کو آسان بنانا، فوائد کی الیکٹرانک منتقلی، موبائل ٹکنالوجی کا استعمال، کوئی ظاہر داری غبن والے کھاتے نہ کھولنا اور مالی خواندگی پر زور شامل ہیں۔ مالی شمولیت کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے حکومت کے ذریعے کئے گئے دیگر اقدامات میں گاہکوں کی خدمت کے مراکز کھولنا، قرض کے سلسلے میں صلاح مشورہ دینے کے مراکز، کسان کرڈٹ کارڈ، قومی پنشن اسکیم، لائٹ، مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی اسکیم اور آدھار اسکیم شامل ہیں۔ جامع کوششوں کے باوجود، بینک کاری کا نفوذ کم تھا۔

اس سیاق و سباق میں ہر ایک کنبے میں بینک کاری کے ایک کھاتے کو یقینی بنانے کے لئے وزیر اعظم نے عہدہ سنبھالنے پر 15 اگست 2014 کو لال قلعہ سے سب سے پہلی تقریر میں مرکز کوششوں کی ضرورت کا اعلان کیا تھا۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کا مقصد شامل نہ کردہ طبقوں، خاص طور سے کمزور طبقوں اور کم آمدنی والے گروپوں کے لئے بنیادی بچت بینک کھاتے، ضرورت پر مبنی قرض، روپے ترسیل کرنے کی سہولت نیز بیمہ اور پنشن جیسی مختلف بنیادی مالی خدمات تک رسائی کو وسیع کرنا تھا۔ حکومت نے چھوٹے کاروباروں کو قرض فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے مائیکرو یونٹس ڈیولپمنٹ ری فائنانس ایجنسی (مدرا) شروع کر کے مالی شمولیت حاصل کرنے کے سلسلے میں اپنی کوششیں جاری رکھی ہیں۔ اسی طرح کامیابی کے ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کا امتیاز حاصل کر کے ایک منطقی اور بخوبی سلسلہ وار اقدام میں 2015 پی ایم جے ڈی وائی

ملی تھی۔ امداد باہمی بینکوں کا مقصد بینک کاری کی سہولیات فراہم کرنا، خاص طور سے پیسہ قرض دینے والے ان لوگوں کے مقابلے میں آسان شرائط پر قرض کی دستیابی تھا جو سود کی زیادہ شرحیں لگانے کے لئے کافی مشہور تھے۔ ہندوستان میں مالی شمولیت کا عمل واضح طور سے 1955 میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کو قومی ملکیت میں لئے جانے سے شروع ہوا تھا۔ 1967 میں سماجی بینک کاری کے بارے میں ایک مباحثہ ہوا تھا اور نتیجتاً 1969 میں نجی شعبے کے 14 بینکوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا تھا تاکہ غیر بینک والی آبادی، خاص طور سے سماج اور دیہی علاقوں کے کمزور طبقوں کی خدمت کی جائے۔ ترجیحی شعبے کو قرض دینے کا نظریہ 1974 تک اہم بن گیا تھا جو غیر بینک والے علاقوں کو قرض دینے میں مضمون تھا۔ 1980 میں دیہی اور دراز علاقوں میں بینک کاری کی توسیع کرنے کے لئے مزید آٹھ نجی بینکوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا تھا۔ تب سے بینک کے قرض کی ایک قابل لحاظ از سر نو تعین سمیت دیکھنے میں آتی ہے تاکہ خاص طور سے ترجیحی شعبے کی ترقی کے عمل میں تیزی لائی جائے جس پر اس سے پہلے کافی توجہ نہیں دی گئی تھی۔

2005 سے حکومت ہند ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نیز زراعت اور دیہی ترقی سے متعلق قومی بینک (نبارڈ) کے ساتھ مل کر متعدد جامع اور متنفعہ اقدامات کرتی رہی ہے تاکہ ہندوستان میں مالی شمولیت میں اضافہ کیا جائے۔ ان اقدامات میں اپنی مدد آپ کرنے والے گروپ اور بینک کے رابطے کا پروگرام، کاروباری سہولت کاروں اور نامہ نگاروں کا استعمال اپنے



### مالی شمولیت سے متعلق کمیٹی (حکومت

ہند 2008) نے مالی شمولیت کی توضیح قابل استطاعت اخراجات پر کمزور گروپوں کے ذریعے درکار مالی خدمات نیز بروقت اور مناسب قرض تک رسائی کو یقینی بنانے کے عمل کے طور پر کی ہے۔ مالی شمولیت کا مقصد مساوی مواقع کے اہتمام کے ساتھ کم آمدنی والے گروپوں کے لئے مالی خدمات کی فراہمی ہے۔ اس کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ مالی شمولیت کا کام ایک مخصوص مقررہ مدت میں ہمہ گیر مالی شمولیت حاصل کرنے کے لئے ایک مشن کے طریقے پر شروع کیا جانا چاہئے نیز غریب لوگوں کے ذریعے قرض کے بہتر حصول کے لئے ترقی اور ٹکنالوجی پر مرکوز دو طرف کردہ فنڈس قائم کئے جانے چاہئیں۔

### مالی شمولیت - تاریخی ارتقا

درحقیقت عام یقین کے برخلاف تاریخی طور سے ہندوستان مالی شمولیت کے سلسلے میں ایک پہلا رہنما ہے۔ امداد باہمی قرضہ جاتی ایجنسیوں سے متعلق قانون 1904 سے ہندوستان میں امداد باہمی کی تحریک کو ایک قوت رفتار مضمون نگار یوسی ایل اے اینڈرسن اسکول آف مینجمنٹ میں وزیٹنگ پروفیسر ہیں۔

Charan.singh@anderson.ucla.edu

کے ذریعے 95 فی صد سے زیادہ ہندوستانی کنبے بینک کھاتوں کے حامل ہیں۔ مرکزی حکومت نے عوام کے لئے سماجی تحفظ کی توسیع کی ہے۔ اہم اسکیم، اٹل پنشن

ترقیات پر عمل آمد کرنے کے سلسلے میں اخراجات کا اثر تشویش کا ایک معاملہ ہے۔  
2۔ مالی خواندگی کی کمی۔ دیہی کنبے مناسب مالی

دور دراز حصوں میں بڑی تعداد میں نئے کھاتوں کے سلسلے میں الیکٹرانک لین دین کا تحفظ تشویش کا ایک معاملہ ہے۔  
6۔ لین دین کرنے کی آسانی۔ بینکوں میں لین دین سے متعلق سرگرمیوں کے سلسلے میں آسانی کی کمی قرض دینے والے لوگوں سے قرض لینے کے سلسلے میں دیہی کنبوں کے اصرار کے نگرانی روپے سے واضح سے ظاہر ہوتی ہے۔

7۔ ٹکنالوجی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی ضرورت۔ عملی جانب، بینک کاری کی خدمات فراہم کرنے کے سلسلے میں اے ٹی ایم کے ذریعے پیش کردہ سہولت کے باوجود، ڈیٹ کارڈ کا استعمال کم ہو رہا ہے اور صرف 30 فی صد کھاتہ داروں کے پاس ہی ڈیٹ کارڈ ہے۔

8۔ مانگ کا عنصر۔ کم آمدنی یا اثاثے، مالی مصنوعات کے بارے میں بیداری کا فقدان، قابل محسوس طور سے ناقابل استطاعت مصنوعات جیسے عناصر مالی، نظام تک رسائی حاصل کرنے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہیں جو مفید، بے لوج اور دیہی شعبے کے آمدنی کے طریقے کے لئے مروج نہیں ہیں۔

9۔ ٹکنالوجی استعمال کرنے کے اخراجات اور خطرات۔ آئی ٹی کا استعمال کرنے پر بڑھتے ہوئے اخراجات کے لحاظ سے لاگتیں نیز مالی نقصان اعداد و شمار کی چوری اور پوشیدگی کی خلاف روزی کے لحاظ سے خطرات باعث تشویش ہیں۔ چنانچہ بینکوں کو اس طرح کے خطرات کا انتہائی ادراک ہونے کی ضرورت ہے۔

10۔ سائبر سیکورٹی۔ پی ایم جے ڈی وائی کے تحت گزشتہ تین بڑوں میں تقریباً 31 کروڑ کھاتے کھولے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 80 فی صد کھاتے پہلی بار استفادہ کرنے والے لوگوں کے ہیں۔ خاص طور سے اس صورت میں یہ سائبر سیکورٹی کیلئے ایک خطرہ ہو سکتا ہے۔ جب اپنے گاہک کو جاننے سے متعلق معیارات کو کم کر دیا جاتا ہے۔

### لائحہ عمل

گزشتہ دو دہوں میں ہندوستان اور غیر ممالک میں بینک کاری اور مالی صنعت میں کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ مالی شمولیت کی تجارتی پائیداری قائم کی گئی ہے نیز



خواندگی کے حامل نہیں ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں مالی اداروں کے ذریعے فراہم کردہ بہت سی مالی خدمات کے بارے میں بیداری کا فقدان رہتا ہے۔

3۔ کھاتوں کی بہت زیادہ ضخامت۔ بڑی تعداد

یوجنا (اے پی وائی) کا مقصد غیر منظم شعبے میں کام کرنے والے غریب لوگوں کو بڑھاپے میں آمدنی کے سلسلے میں اطمینان فراہم کرنا ہے۔ جیون جیوتی بیمہ اسکیم زندگی بیمہ پیش کرتے ہوئے ایک سال کا احاطہ فراہم کرتی جو سالانہ طور سے قابل تجدید ہے۔ سرکشا بیمہ اسکیم حادثہ کی وجہ سے موت یا معذوری کا احاطہ کرنے کے لئے بیمہ فراہم کرتی ہے، جو سالانہ طور سے قابل تجدید ہے۔

پی ایم جے ڈی وائی نے اپنی شروعات سے لے کر اب تک نمایاں پیش رفت کی ہے نیز 14 اپریل 2018 تک 31.4 کروڑ کھاتے کھولے گئے تھے نیز 16.6 کروڑ کھاتے خاتون کھاتہ داروں کے تھے۔ روپے (Rupee) کارڈوں کی تعداد بھی بڑھ کر 23.7 کروڑ ہو گئی ہے۔ اس بات کے پیش نظر پیش رفت موثر کن رہی ہے کہ 14 اپریل 2018 تک تجارتی بینکوں میں 79012.1 کروڑ روپے کی رقم جمع تھی۔

### چیلنج

وسیع طور سے مالی شمولیت کی توسیع کرنے کے سلسلے میں کلیدی چیلنج حسب ذیل ہیں:

1۔ پی ایم جے ڈی وائی کے تحت تمام کھاتے چالو نہیں ہیں۔ کچھ معاملات میں کھاتہ داروں کے پاس فنڈز کی کمی کی وجہ سے بینک کھاتے چالو نہیں ہیں۔ کھاتوں میں کم رقم جمع ہونے کی وجہ سے ٹکنالوجیکل

**ڈیجیٹل کاری کا معاملہ جو کہ زیادہ سے زیادہ مالی شمولیت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے، سنگین نیز اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان زبانوں اور رسم الخطوں کے لحاظ سے ایک بہت ہی گوناگون ملک ہے۔**

میں نئے اور موجودہ کھاتے چلانے کی غرض سے ای ادائیگی نظاموں کے لئے تکنیکی اور ادارہ جاتی بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔

4۔ افرادی طاقت کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت۔ بینکوں اور ادارہ جاتی عملے کے لئے تکنیکی ہنرمند کے کافی فروغ اور تربیت کی ضرورت ہے۔

5۔ محفوظ ماحول۔ خاص طور سے ہندوستان کے

عالمی حکومتیں آبادی کے بڑے حصوں تک مالی خدمات پہنچانے کی کوششیں کرتی رہی ہیں کیوں کہ مالی شمولیت سے اقتصادی مساوات اور اقتصادی ترقی کو فروغ ملتا ہے۔ رسمی مالی ادارے فنڈس کا تحفظ کرتے ہوئے حساب کتاب رکھنے کا ایک آسان طریقہ فراہم کرتے ہوئے اور رقم جمع کرنے والے لوگوں کو سود کی ادائیگی کرنے پر زور دیتے ہوئے بینک کاری کی سہولیات تک کم اخراجاتی رسائی فراہم کرتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کے پاس رقم جمع کرنے کے لئے وسائل کی ضرورت ہو سکتی ہے جنہیں روزگار پیدا کرنے اور معیشت کے سلسلے میں سرگرمی میں حرکت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان میں آئندہ کچھ دہوں میں صورت حال کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

(i) ہندوستانی معیشت زراعت اور دیہی سرگرمیوں سے قریبی طور سے وابستہ ہے کیوں کہ تقریباً 66 فی صد آبادی اب بھی دیہی علاقوں میں رہتی ہے۔

(ii) ہندوستان میں عالمی آبادی کا 16 فی صد حصہ اور آبی وسائل کا صرف چار فی صد ہے۔ پانی کی پرخطر قلت خاص طور سے بڑھی ہوئی آبادی کے ساتھ زراعت کے شعبے کے لئے عیاں ہو جائے گی۔

(iii) بڑھتی ہوئی آبادی نیز بڑھتی ہوئی شہر کاری اور صنعت کاری کی وجہ سے زمین کی قلت کے نتیجے میں زرعی پیداوار کے زیادہ اخراجات ہوں گے۔

(iv) 31 مارچ 2014 تک 123 کروڑ جمع کھاتے تھے۔ اس کے علاوہ ڈاک خانوں میں 28 کروڑ کھاتے تھے۔ پی ایم جے ڈی وائی کے نتیجے میں بینکوں میں تقریباً 31 کروڑ کھاتے کھلے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم نے سماجی تحفظ کی ایسی اسکیموں کا اعلان کیا ہے جو بینک کاری کے نظام کے ذریعے چلیں گے۔ مزید برآں مدر (ایم یو ڈی آر) بینک بھی اقتصادی منظر کے نچلے حصے پر بینک کاری کی سرگرمی کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

(v) جن دھن اور دیگر اسکیموں کے تحت جن کا حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے، نئے کھاتوں کے نتیجے میں ان جگہوں پر جہاں بینک کی شاخیں نہیں ہیں، بینک کاری کا وسیع کام کاج نیز بینک کاری خدمات کی زیادہ توقعات

ہوں گی۔ اس کے نتیجے میں تجارتی بینکوں کے ذریعے دور دراز علاقوں میں خدمت کرنے کے زیادہ اخراجات ہوں گے۔

(vi) حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ٹکنالوجی نیز بینک کھاتوں کا استعمال کر کے عوام کے لئے وسائل براہ راست طور سے منتقل کرے گی۔ فوائد کی براہ راست منتقلیوں کے نتیجے میں عوام کے لئے اور عمومی طور سے کم آمدنی والے گروپ کے لئے اضافی مالی وسائل درکار ہوں گے۔ خوراک کی زیادہ قیمتوں کے نتیجے میں بھی دیہی علاقوں کی قوت خرید میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم نے 2022 تک کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ آبادی کے اس حصے کا تخمینہ لگانے کی ضرورت ہوگی جو غربی سے باہر نکلے گا۔

### اختتام اور سفارشات

مالی شمولیت کا مقصد قابل استطاعت شرحوں پر گاہکوں کو مالی وسائل فراہم کرنا ہے۔ مالی شمولیت کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی کے پیش نظر ایک رہنمایانہ خاکے اور ایک ضابطہ کاری کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

ڈیجیٹل کاری کا معاملہ جو کہ زیادہ سے زیادہ مالی شمولیت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے، سنگین نیز اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان زبانوں اور رسم الخطوں کے لحاظ سے ایک بہت ہی گونا گوں ملک ہے۔ اس کے علاوہ اس ملک میں خواندگی سطح کم یعنی تقریباً 70 فی صد ہے، نیز انگریزی خواندگی آبادی کے 10 فی صد حصے سے زیادہ نہیں ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ تمام الیکٹرونک آلات میں انگریزی اعداد ہیں نیز ڈیجیٹل بینک کاری کے بارے میں تمام اطلاع دہنی بھی انگریزی میں ہوتی ہے۔ فوری مدت کے دوران ہندوستانی معیشت کی مکمل طور سے ڈیجیٹل کاری کی راہ میں قدرتی رکاوٹ ہے۔ ہندوستان میں اس کی آبادی کا 30 فی صد حصہ یا تقریباً 40 کروڑ لوگ غربی سطح سے نیچے ہیں نیز 90 فی صد لوگ غیر رسمی شعبے میں کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ڈیجیٹل معیشت اپنانے کے سلسلے میں سست رفتار بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیہی دکانوں، خریداری کرنے کے سائبانوں اور دیہی عارضی دکانوں کی

کم تعداد پڑھنے کے لئے آلات نصب کرنے اور پلاسٹک پیسے کے اعداد و شمار محفوظ رکھنے کے اخراجات کو صحیح ثابت نہیں کر سکتی ہے۔ ملک کے دور دراز حصوں میں آلات فراہم کرنے کے اخراجات نیز قابل استطاعت اخراجات پر بلا رکاوٹ رابطے کو یقینی بنانا ایک اور چیلنج ہوگا جس سے نمٹنے کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت ای پیسے کا استعمال زیادہ تر شہری علاقوں نیز دیہی علاقوں کے زیادہ تعلیم یافتہ نوجوانوں تک محدود ہے۔ اگر دیہی علاقوں میں اسمارٹ فون دستیاب ہیں تو یہ بھی کنبے کے صرف ایک رکن تک ہی محدود ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نوعیت کے لحاظ سے نجی بینک کاری کی سرگرمیاں محدود رہیں گی۔ چنانچہ یہ بات فائدہ مند ہو سکتی ہے، اگر ایک ڈیجیٹل معیشت بنانے کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے اخراجاتی مضمرات اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ ایک طویل مدتی منصوبہ تیار کیا جائے۔ ہندوستان کی تیزی سے ڈیجیٹل کاری کرنے کے لئے شاید ایک کمیٹی قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اس مسئلے کو سمجھے، ان چیلنجوں سے باخبر ہو اور پھر کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک رہنمایانہ خاکہ تیار کرے۔ جب کہ حکومت نے منتخب 100 شہروں کی ایک فہرست کا اعلان کر کے جہاں مرحلے وار طریقے میں ٹکنالوجیکل سہولیات فراہم کی جائیں گی، اسمارٹ شہروں کے معاملے پر توجہ دی ہے، اسی طرح کی ایک حکمت عملی، تجربے پر مبنی پروجیکٹ اور عملی ڈیجیٹل کاری کے لئے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔

پی ایم جے ڈی وائی کی کامیابی کے پیش نظر ایک نیا فرق واضح طور سے ابھرا ہے اور وہ ہے چھوٹے اور دیہی شعبے کی ضابطہ بندی 1934 میں قائم، آر بی آئی بینک کاری کے نظام کو منضبط کرتا ہے اور اس کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اگرچہ تجارتی بینک کئی دہوں سے مالی شمولیت پر عمل کرتے رہے ہیں۔ تاہم مرکوز نظریہ غائب رہا ہے۔ یہ بات اب ضروری ہو سکتی ہے کہ واضح جواب دیہی اور ذمہ داری کے ساتھ، چار دہوں سے بھی زیادہ کے تجربے کے حامل بنارڈ کو مالی شمولیت کی ضابطہ بندی اور نگرانی کا کام تفویض کیا جائے۔

# کیا آپ جانتے ہیں؟

جی 3.1 (2) ہر ملک میں 1000 پیدائش پر نوزائیدہ شرح اموات 2 یا اس سے کم کرنا ایس ڈی جی 2.3 (3) پانچ برس سے کم عمر کے بچوں کی 1000 پیدائش پر شرح اموات 25 یا اس سے کم کرنا (ایس ڈی جی 3.2) اور (4) جنسی اور تولیدی تندرستی اور تولیدی حقوق کے حصول کے لئے آفاقی دسترس حاصل کرنا (SDG 3.7/5.6) (5) اور جدید مائع حمل کے توسط سے خاندانی منصوبہ بندی کی 75 فی صد طلب کو پورا کرنا شامل ہیں۔

**شراکت داروں کا فورم:** شراکت دار فورم (پی ایم این سی ایچ) کا فیصلہ ساز ادارہ ہے۔ شراکت داری جو تمام علاقوں اور اراکین پر مشتمل ہے، زچہ، نوزائیدہ اور بچہ کی صحت سے متعلق عالمی کانفرنس سال میں دو مرتبہ منعقد کی جاتی ہے۔

فورم کی میٹنگ سے مشن کے عزم کی تجدید اور شراکت داری کے مقصد کے احیا کا موقع فراہم ہوتا ہے اور شراکت داری کی حکمت عملی اور ترجیحات کے لئے وسیع اتفاق رائے وضع کرنے میں مدد ملی ہے۔

شراکت داری کے فورم میں ہر حلقے یا علاقے کے گروپ کو بورڈ میں نمائندگی ملتی ہے۔ اس سے شراکت داری کے اغراض و مقاصد کے تئیں اراکین کے عزم کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔ فورم میں معلومات اور تجربات کے فعال تبادلے سے اس کے منصوبوں کو تقویت ملتی ہے۔ اس سے ان حصولیابیوں اور خامیوں کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے جن کو بورڈ کی توجہ مطلوب ہوتی ہے۔ اب تک شراکت دار فورموں کے تین اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ 2008 میں 'تنزانیہ میں، 2010 میں ہندوستان میں اور 2014 میں جنوبی افریقہ میں۔

آجکل بورڈ کی قیادت محترمہ گریمیا مشیل کر رہی ہیں۔ افریقہ پروگریس پیپل اور اقوام متحدہ سکریری

5 برس سے کم عمر بچوں اور زچہ کی شرح اموات میں تخفیف کرنا تھا۔ اس شراکت داری کی توجہ خواتین اور بالغ افراد کے حقوق، ان کی جنسی تولیدی ضروریات کے تحفظ پر مرکوز ہے تاکہ ان کی دوران حمل، بچہ کی پیدائش کے وقت بچہ کی زندگی کے پہلے ہفتے اور پہلے سال کے دوران مسلسل تحفظ اور مدد فراہم کی جاسکے۔

**اغراض و مقاصد:** ایک ایسی دنیا کا قیام جہاں پر خاتون، بچہ و بالغ فرد اپنی جسمانی و ذہنی صحت اور تندرستی کے تئیں بیدار ہو، اس کو سماجی اور معاشی مواقع فراہم ہوں اور وہ ایک خوش حال اور پائیدار معاشرے کی تشکیل میں شریک ہو سکے۔

اس شراکت داری کا مقصد مختلف متعلقین کے لئے ایک پلیٹ فارم کے قیام کے توسط سے شراکت داروں کی مصروفیات، ان کے اتحاد اور ذمہ داریوں میں اضافہ کرنا ہے تاکہ خواتین، بالغ افراد اور بچوں کی صحت سے متعلق عالمی حکمت عملی کو عملی جامہ پہنایا جاسکے اور شراکت دار افراد کی کوششوں کی بجائے اجتماعی اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر مطلوبہ نتائج حاصل کر سکیں۔

شراکت داری کا اہم مقصد خواتین، نوزائیدہ بچوں اور بالغ کی تندرستی اور صحت میں سدھار کی غرض سے مختلف متعلقین کو بروئے کار لانا، ان کو منضبط کرنا اور ذمہ دار بنانا ہے۔ شراکت داری کی توجہ اس کے کام یعنی رابطے، جائزے اور حمایت اور ذمہ داری کو مستحکم کرنے پر مرکوز ہوتی ہے۔ یہ چاروں عوامل پر خاتون اور بچے سے جڑی تحریک کے لئے کردار ادا کرنے کی غرض سے شراکت داروں کو متحد ہو کر کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں تاکہ 2030 تک اہداف پر توجہ مرکوز کر کے عالمی حکمت عملی سے طے کردہ معیار اور اہداف کو حاصل کیا جاسکے۔ ان اہداف میں (1) زچہ کی عالمی شرح اموات کو 100,000 پیدائش پر 70 یا اس سے کم کرنا (ایس ڈی

زچہ، نوزائیدہ اور بچہ کی

**صحت کے لئے شراکت داری:** زچہ، نوزائیدہ اور بچے کے لئے شراکت داری (پی ایم این سی ایچ) ایک ایسا اتحاد ہے جو 77 ممالک میں پھیلی 1000 تنظیموں پر مشتمل ہے۔ عالمی صحت تنظیم (ڈبلیو ایچ او) کے زیر اہتمام اس کثیر الملکی شراکت داری کا صدر دفتر سوئٹزرلینڈ کے جینوا شہر میں واقع ہے۔ اس شراکت داری کے تحت تنظیمیں ایک ہی پلیٹ فارم پر اپنے مقاصد، حکمت عملیاں اور وسائل میں رابطہ اور اتحاد پیدا کر کے ایسے اقدامات پر اتفاق رائے قائم کرتے ہیں جو ماؤں، نوزائیدہ بچوں اور بالغ کی صحت کے لئے فائدہ مند ہوں۔

پی ایم این سی ایچ اور اس کے اراکین دس علاقوں پر محیط ان برادریوں کے لئے کام کرتے ہیں جو قابل تولید ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت سے متعلق ہیں۔ ان علاقوں میں (1) شراکت دار ممالک، (2) عطیہ دہندگان اور بانی تنظیمیں، (3) بین الاقوامی تنظیمیں، (4) غیر سرکاری تنظیمیں، (5) تعلیمی، تحقیقی اور تربیتی ادارے، (6) حفظان صحت سے منسلک پیشہ ورانہ افراد کی انجمنیں، (7) نابالغ اور نوجوان، (8) نجی شراکت داری، (9) اقوام متحدہ ادارے اور (10) عالمی مالی نظام شامل ہیں۔

اس شراکت داری کا قیام ستمبر 2005 میں ہوا تھا اور اس میں تین تنظیموں کے 80 اراکین شامل تھے۔ ان تنظیموں میں شراکت داری برائے محفوظ زچہ اور نوزائیدہ صحت، شراکت داری برائے صحت مند نوزائیدہ اور شراکت داری برائے تحفظ بچگان شامل ہیں۔ ان تنظیموں کی شراکت داری کا مقصد الفیہ ترقیاتی اہداف (ایم ڈی جی ایس) کے حصول کی غرض سے روابط کو مستحکم اور اتفاق رائے قائم کرنا، خصوصی طور پر الفیہ ترقیاتی اہداف اور



2030-2016 تک حاصل ہو جانے کی توقع ہے نیز 2030 تک پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں معاون ثابت ہوگا۔

شراکت داری فورم کے لئے 2018 ایک اہم سال ثابت ہوگا اور خواتین، بچوں اور بالغ افراد کے لئے متعین مالی اہداف کے حصول میں مختلف متعلقین کی مدد کو استحکام عطا کرے گا جس سے عالمی مالی سہولت (جی ایف ایف) کے سرمایہ میں یا وسائل میں اضافہ ہوگا۔ شراکت داری فورم آزاد اکاؤنٹنٹی پیشہ 2017 کی سفارشات کے نفاذ میں بھی مدد کرے گا اور 2020 کی ای ڈیو ای ایل پائرس فریم ورک میں ہوئی پیش رفت کا اجتماعی جائزہ بھی لے گا۔ ☆☆☆

برائے صحت اور خاندانی بہبود جناب جے پی ٹی اور چلی کی سابق صدر اور پی ایم این سی ایچ کے بورڈ کی نونٹخب چیئر پرسن ڈاکٹر مشیل نے 11 اپریل 2018 کو نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے پی ایم این سی ایچ کی سرپرستی کرنے سے اتفاق کر لیا اور فورم کے لوگوں کو بھی قبول کیا۔

فورم کی آئندہ میٹنگ 12 تا 13 دسمبر 2018 کو نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔ ترقی سے متعلق عالمی اقتصادات میں شراکت داری کے فورم کا اجلاس جواہریت کا حامل ہے، ہر خاتون، ہر بچے اور بالغ افراد کے لئے عالمی حکمت عملی کے نفاذ کو ہمبیز عطا کرے گا جو

جزل کے الفیہ ترقیاتی اہداف کے مشاورتی گروپ میں ان کا کردار قابل ستائش رہا ہے۔ بورڈ کے شریک چیئرمینوں میں حکومت ہند کی جناب سی کے مشرا اور عالمی صحت تنظیم کے ڈاکٹر فلاویہ بسٹر یوشاٹل ہیں۔

**حالیہ سرگرمیاں:** بین پارلیمانی یونین

(آئی پی یو) کا 138 واں اجلاس مارچ 25 تا 28، 2018 سوئٹزرلینڈ جینوا میں منعقد ہوا تھا۔ پی ایم این سی ایچ نے آئی پی یو میں ڈیبلو ایچ او کی شراکت داری میں بالغوں کی صحت سے متعلق ذمہ داری اور صرف نظر کا تعین پر اجلاس منعقد کیا تھا۔

پی ایم این سی ایچ کے ایک وفد نے مرکزی وزیر

## کابینہ کے فیصلے

☆ مرکزی کابینہ نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں آئینی حکم (سی۔ او) 114 بتاریخ 12 فروری 1981 کو رد کرتے ہوئے؟ کابینہ ہند کی پانچویں فہرست کے تحت راجستھان کے معاملے میں درج فہرست علاقوں کے اعلان اور نئے آئینی حکم کی اشاعت کو منظور دی ہے۔ نئے آئینی حکم کی اشاعت سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکے گا کہ راجستھان کے درج فہرست قبائل کو آئین ہند کی پانچویں فہرست کے تحت دستیاب تحفظ سے متعلق اقدامات کا فائدہ ملے۔ حکومت راجستھان نے آئین ہند کی پانچویں فہرست کے تحت راجستھان ریاست میں درج فہرست علاقوں کی توسیع کے لئے درخواست کی ہے۔ استفادہ کنندگان: آئین ہند کی پانچویں فہرست کے تحت دستیاب تحفظ سے متعلق اقدامات سے راجستھان کے بانس واڑا، ڈونگر پور، پرتاپ گڑھ میں اور اودے پور، راج سمنڈ، چتوڑ گڑھ، پالی اور سروہی اضلاع کے جزوی علاقوں میں رہنے والے درج فہرست قبائل کو فائدہ ملے گا۔ تین مکمل اضلاع یعنی بانس واڑا، ڈونگر پور، پرتاپ گڑھ، 9 مکمل تحصیلوں، ایک مکمل بلاک اور 46 مکمل گرام پنچایتوں جن میں راجستھان کے اودے پور، راج سمنڈ، چتوڑ گڑھ، پالی اور سروہی اضلاع کے 227 گاؤں شامل ہیں، پر مشتمل علاقے کو راجستھان ریاست میں درج فہرست علاقوں میں شامل کیا جائے گا۔ درج فہرست علاقوں کے اعلان کے سلسلے میں کوئی اضافی فنڈ مختص کئے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تیز رفتار ترقی کو عملی جامہ پہنائے جانے کے لئے درج فہرست علاقوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کے مقصد سے مرکزی اور ریاستی حکومت کی موجودہ اسکیموں میں قبائلی ذیلی منصوبے کا (جس کا نام بدل کر اب قبائلی ذیلی اسکیم کر دیا گیا) حصہ ہوگا۔

پس منظر: آئینی ہند کی پانچویں فہرست [دفعہ 244(1) کے پیرا گراف 6(1) کے مطابق] درج فہرست علاقوں "سے مراد ایسے علاقوں سے ہے جنہیں صدر جمہوریہ کے حکم کے مطابق درج فہرست علاقے قرار دیا گیا ہے۔ آئین کی پانچویں فہرست کے پیرا گراف 6(2) کے ضابطوں کے مطابق صدر جمہوریہ کسی بھی وقت ریاست کے گورنر کے مشورے سے کسی بھی ریاست میں کسی درج فہرست علاقے کے رقبے میں اضافہ کر سکتے ہیں اور کسی بھی ریاست یا ریاستوں کے معاملے میں متعلقہ ریاست کے گورنر کے مشورے سے اس پیرا گراف کے تحت دیئے گئے کسی بھی حکم یا احکامات کو رد کر سکتے ہیں اور درج فہرست علاقوں کے سلسلے میں علاقوں کی تشریح کے لئے نئے احکامات جاری کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے سال 1950 میں درج فہرست علاقوں کو نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 1981 میں راجستھان ریاست کے لئے درج فہرست علاقوں کے مخصوص اعلان سے متعلق آئینی احکامات جاری کئے گئے تھے۔ سال 2011 کی مردم شماری کی مطابق درج فہرست قبائل کی آبادی میں تبدیلی آنے اور نئے اضلاع تیار ہونے/ قائم کئے جانے کی وجہ سے حکومت راجستھان نے راجستھان ریاست میں درج فہرست علاقوں کی توسیع کے لئے درخواست کی ہے۔

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ نے برکس ملکوں کی، دواؤں کے ضابطے بنانے والی ایجنسیوں کے مابین انسانوں کے استعمال کے لیے طبی مصنوعات کے ضابطوں کے میدان میں تعاون سے متعلق ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے۔ اس مفاہمت نامے سے متعلقہ فریقوں کے درمیان ضابطہ جاتی نقطہ نظر سے برکس ملکوں کو بھارت کی طبی مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ نے برکس ملکوں کی، دواؤں کے ضابطے بنانے والی ایجنسیوں کے مابین انسانوں کے استعمال کے لیے طبی مصنوعات کے ضابطوں کے میدان میں تعاون سے متعلق ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے۔ اس مفاہمت نامے سے متعلقہ فریقوں کے درمیان ضابطہ جاتی نقطہ نظر سے برکس ملکوں کو بھارت کی طبی مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

## اقدامات برائے سماجی شمولیت

# لاچار افراد کو امداد کی فراہمی

اسٹیٹ پالیسی کے توجیہی اصولی دستور ہند کے حصہ چہارم میں بیان کئے گئے ہیں۔ دفعہ 38 کی تشریح کے مطابق حکومت کو لوگوں کو عملاً تحفظ فراہم کرنے کے عم اور سلامتی کے ذریعے ان کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہئے کیوں کہ یہ ایک سماجی فریضہ ہے کہ اس بارے میں شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام اداروں کو عدلی، سماجی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے آگاہ کیا جاسکے۔ دفعہ 39 بچہ مزدوری کے خاتمے کے ساتھ یکساں کام کے لئے مرد و خواتین کو یکساں اجرت سے متعلق ہے۔ دفعہ 41 میں کام کرنے، تعلیم، بے روزگار ہونے کی شکل میں سرکاری امداد، ضعیف العمری، بیماری، معذوری کے حقوق کے ساتھ ساتھ غیر مستحق مطالعے کے دیگر امور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دفعہ 42 میں کام کی جگہ پر موافق اور انسانی حالات اور زچگی کے دوران راحت کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ 243 بی کے 11 ویں شیڈول میں جسمانی اور ذہنی طور پر معذور سمیت سماجی بہبود اور دفعہ 243 ڈبلیو کے بارہویں شیڈول میں سماج کے پسماندہ طبقات کے مفادات کے تحفظ کی تشریح کی گئی ہے جس میں جسمانی اور ذہنی طور پر معذور افراد بھی شامل ہیں۔

### نظام حکمرانی کے ڈھانچے

حکومت ہند کے سماجی شمولیت سے متعلق

کے دستور العمل کے توسط سے سماجی شمولیت پر زور دیا ہے۔ دستور ہند کے تیسرے حصے میں سماجی شمولیت کا چھ بنیادی حقوق فراہم کئے گئے ہیں۔ ان میں مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کے خلاف حق، مذہب کی آزادی کا حق، ثقافتی و تعلیمی حقوق اور آئینی تلافی کا حق شامل ہیں۔ یہ تمام حقوق جسمانی طور پر معذور افراد کو بھی دستیاب ہیں۔

تعمیرات ہند کی دفعہ (3) 15 حکومت کو تعلیمی اداروں میں خواتین اور بچوں کے لئے خصوصی گنجائش بنانے اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے اختیارات تفویض کرتی ہے۔ حکومت کے ذریعے اس گنجائش کا وسیع پیمانے پر خواتین کے لئے مخصوص زمرے کی اسامیوں میں خاص ریزرویشن اور بلدیاتی اداروں اور تعلیمی اداروں میں خواتین کے لئے ریزرویشن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دفعہ (4) 15 دیگر پسماندہ طبقات، درج فہرست ذات و قبائل جیسے پسماندہ کے شہریوں میں سرکار سے امداد حاصل نہ کرنے والے تعلیمی اداروں میں ان زمروں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے داخلے کے ضمن میں تعلیمی بیداری کو فروغ دینا ہے۔ دفعہ 17 چھوٹ چھات اور اس کچن کو ختم کرنا ہے چاہے یہ کسی بھی شکل میں ہو۔ چھوٹ چھات کے سبب ہونیوالی کسی بھی طرح کی معذوری قانون کے مطابق ایک خلاف ورزی تسلیم کی جائے گی۔



### معاشرے میں موافق مواقع کی فراہمی کے تعلق

سے سماجی شمولیت ہر کسی کی زندگی میں امکانات کو روشن کرتی ہے۔ اس طرح کے مواقع، تعلیم، روزگار، سماجی خدمات اور سماجی تحفظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس طرح کے مواقع کی عدم فراہمی کے نتیجے میں حاشیہ، غربت اور مادی تنگ دستی جیسی برائیاں سامنے آتی ہیں۔ اس مضمون میں صنف نازک، خواتین، پسماندہ طبقات اور بزرگ جیسے لاچار افراد کی طرز زندگی سدھارنے کی جانب حکومت کے پروگرام اور پالیسیوں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔

### آئینی انتظامات

دستور ہند نے اپنے دیباچہ کے توسط سے ہی اپنے تمام شہریوں کو انصاف، اظہار خیال کی سماجی، معاشی اور سیاسی آزادی، اظہار رائے، عقیدے، اعتقاد اور عبادات اور حیثیت اور مواقع کے مساوات کی ضمانت دی ہے۔

دستور ہند نے بنیادی حقوق اور سرکاری پالیسیوں

مضمون نگار 1989 بچ کے آئی اے ایس افرین ہیں۔

vsrinivas@nic.in

پروگراموں کو سماجی انصاف و تفویض اختیارات، قبائلی امور، بہبود اطفال و خواتین اور اقلیتی امور سے متعلق وزارتیں نافذ کر رہی ہیں۔

وزارت برائے سماجی انصاف و تفویض

درج فہرست ذات کے تعلیمی اعتبار سے تفویض اختیارات کے تحت درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے طلبا کو میٹرک کے بعد کے مرحلے کے لئے اسکالرشپ فراہم کرنا ہے تاکہ اس زمرے کے طلبا کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے انہیں بھتہ بحالی، جمع کی گئی فیس



(پی) کے توسط سے خصوصی مرکزی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت کے ذریعے منتقل کئے گئے فنڈ سے چلنے والی معاشی ترقیاتی اسکیموں کا نفاذ کرنے والے اسٹیٹ شیڈولڈ کاسٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن یا امداد فراہم کرتے ہیں۔ اسٹیٹ شیڈولڈ کاسٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن قرض اور سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ حکومت نے درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کو رعایتی قرض اور خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے والے اس زمرے کے نوجوانوں کو ہنرمندی اور تجارتی تربیت فراہم کرنے کے لئے نیشنل شیڈولڈ کاسٹ فائننس اینڈ ڈیولپمنٹ قائم کیا ہے۔ علاوہ ازیں خاکربوں اور سرپر میلا ڈھونے والے ہنرمندوں کے معاشی تفویض اختیارات کے لئے نیشنل صفائی کرچاریز فائننس اینڈ ڈیولپمنٹ قائم کیا گیا ہے۔

معذور افراد (دیویانگیان) کے تفویض اختیارات کے لئے ڈیپارٹمنٹ

معذور افراد کے تفویض اختیارات کے لئے ڈیپارٹمنٹ معذوری کے مختلف پہلوؤں کی آئینی نگرانی، معذور افراد کی فلاح و بہبود اور معذور افراد کے تفویض اختیارات سے متعلق ایکٹ 1992، دی پرسنز و تھ ڈس ایبلیٹی (ایکٹ) پارچوئیز، پروٹیکشن آف رائٹس اے ڈی فل پارٹیشپیشن (ایکٹ) 1955 اور دی نیشنل ٹرسٹ فارم دی ویلفیئر آف پرسنز و تھ آٹ ازم، سیرجبل پالیسی، مینٹل ریٹارڈیشن اینڈ ملٹی پی ڈس ایبلیٹی ایکٹ 1999 شامل ہیں۔

اس ڈیپارٹمنٹ کے تحت تین آئینی ادارے ہیں۔ ری ہیبلٹی ٹریننگ کونسل آف انڈیا باز آ بادکاری اور خصوصی تعلیم کے شعبے میں پیشہ ورانہ کے مختلف زمروں کے لئے تربیتی پالیسیوں اور پروگرام پروگراموں کو مرتب کرنے کی ذمہ داری نبھاتی ہے۔ چیف کمشنر برائے معذوری ایک آئینی عہدیدار ہے۔ جو 1955 کے قانون کے تحت معذور افراد کے لئے ریاستی کمشنروں کے

کی واپسی، بک بینک سہولت اور دیگر مراعات شامل ہیں۔ بابو جگجیون رام چھاتر واس یوجنا کے تحت درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے طلبا و طالبات کو ڈل اسکولوں، ہائر سکولوں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہاسٹل کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے طلبا کو حکومت یونیورسٹیوں میں ہاسٹل کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے طلبا کو حکومت یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے توسط سے ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگراموں کے لئے فیلوشپ فراہم کرتی ہے مرکزی حکومت درس و تدریس کے مخصوص شعبوں میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی پروگراموں کے لئے درج فہرست ذات طلبا کے لئے نیشنل اوور سیز اسکالرشپ پروگرام بھی نافذ کر رہی ہے۔

درج فہرست ذات کے معاشی تفویض اختیارات کے تحت درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو شیڈولڈ کاسٹ سب پلان (ایس سی ایس

## اختیارات

وزارت برائے سماجی انصاف و تفویض اختیارات نے درج فہرست ذات کی بہبود کے لئے 142 اسکیموں کو نافذ کیا ہے۔ وزارت نے اپنی مختلف اسکیموں کے تحت تعلیمی، معاشی اور سماجی تفویض اختیارات کو فروغ دیا ہے۔ وزارت خصوصی طور پر دو اہم مقاصد والے دو قوانین کی نگرانی ہے۔ یہ دو قوانین نمبر ایک چھوت چھات کی روک تھام اور نمبر دو درج فہرست ذات و قبائل پر مظالم روکنے سے متعلق ہیں۔ یہ دو قوانین بنیادی حقوق کے تحفظ سے متعلق قانون 1953 اور شیڈول کاسٹ اینڈ شیڈولڈ ٹرائب (مظالم کی روک تھام) قانون 1989 ہیں۔ اس کے علاوہ سال 1950 میں آئین کی دفعہ 383 کے تحت ایک قومی کمیشن برائے درج فہرست ذات قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد آئین اور تمام نافذ العمل قوانین کے تحت درج فہرست ذات کو حاصل سہولتوں اور حقوق کی پامالی کے تعلق سے مخصوص شکایات کی چھان بین کرنا ہے۔

یہ کنسل ضعیف العمر افراد کے لئے پالیسیاں مرتب کرنے میں حکومت کو مشورے دے سکیں اور مدد کر سکیں۔

## وزارت برائے بہبود اطفال و خواتین

وزارت برائے بہبود اطفال و خواتین کا قیام سال 2006 میں اس ذمہ داری کے ساتھ عمل میں آیا تھا کہ خواتین و اطفال کے حقوق اور تشویشات پر خصوصی توجہ



دی جائے اور ان کی بقا، تحفظ، فروغ اور شمولیت کو ایک جامع طریقے سے یقینی بنایا جاسکے۔ اس کے علاوہ یہ بھی توقع کی گئی کہ خواتین و اطفال کے پروگراموں کے تعلق سے بین وزارتی اور بین ریاستی ربط کو عمل میں لایا جاسکے۔ خواتین کے لئے تفویض اختیارات سے متعلق قومی پالیسی میں تفصیل کے ساتھ تدارکی اقدامات کا تعین کیا گیا ہے تاکہ خواتین کے خلاف تفریق، موجودہ ڈھانچہ کو مستحکم کرنے، صحت عامہ تک بہتر رسائی کی فراہمی، فیصلہ سازی میں خواتین کی شمولیت کے یکساں مواقع اور ترقیاتی عمل میں قومی دھارے میں صنفی تشویشات سے متعلق امور کا تصفیہ کیا جاسکے۔ حکومت کی پالیسیاں اور پروگرام خواتین کے تفویض اختیارات کے لئے قومی پالیسی کے ذریعے ایک وسیع بصارت کی طرز پر وضع کئے گئے ہیں۔

اسٹیٹ ٹرانسپل کو آپریٹو اینڈ مارکیٹنگ فیڈریشنز کو بھی مساواتی تعاون فراہم کرتی ہے۔ نیشنل شیڈولڈ ٹرانسپل فنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن قبائلی افراد میں خود روزگاری کو فروغ دینے کے مقصد سے قبائلی افراد کو تفویض اختیارات فراہم کرنے کے لئے مالی امداد بھی فراہم کرتا ہے۔ نیشنل کمیشن برائے درج فہرست قبائل کو

ساتھ خدمات انجام دینا ہے۔ نیشنل ٹرسٹ وہ آئینی ادارہ ہے جو معذور افراد کو حتی الامکان آزادانہ زندگی گزارنے کا اہل بنانے اور ضرورت پر مبنی خدمات کی فراہمی کے لئے رجسٹر تنظیموں کو تعاون فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان نے معذوری کے ہر اہم شعبے کے معذور افراد کو درپیش کثیر جہتی مسائل سے نمٹنے کے لئے چھ نیشنل انسٹی ٹیوٹس/ایکسیس لیول انسٹی ٹیوٹس قائم کئے ہیں۔ نیشنل ہینڈی کپڈ فنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن اعلیٰ اختیاری مالیاتی ادارہ ہے جو معذور افراد کی معاشی ترقی و خوش حالی کے لئے انہیں قرض کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

ایکسیس سہیل انڈیا مہم قومی پیمانے پر چلائی جانے والی اہم مہم ہے جس کے تحت پورے ملک میں دیویا نگیان کے لئے رکاوٹوں سے پاکس اور ایک سازگار ماحول کو یقینی بنانا ہے۔ وزیر اعظم نے اس مہم کو 31 دسمبر 2015 کو معذور افراد کے لئے عالمی رسائی قائم کرنے کے لئے شروع کیا تھا۔

## وزارت برائے قبائلی امور

وزارت برائے قبائلی امور کو ایک مربوط اور منصوبہ بند طریقے سے درج فہرست قبائل کی مربوط سماجی سیاسی ترقی کے ایک طرز فکر کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ آئین کی دفعہ (1) 244 کے تحت درج جدول علاقوں کو ظاہر کیا گیا۔ دفعہ (2) 244 آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور ریمیزورم کی ریاستوں میں ان علاقوں سے متعلق ہے جنہیں قبائلی علاقے قرار دیا گیا ہے اور ان علاقوں کے لئے ضلعی کونسلیں/علاقائی کونسلیں فراہم کی گئی ہیں۔

وزارت ٹرانسپل سب پلان اسکیموں کو خصوصی مرکزی امداد پر مشتمل ریاستوں کو مالی امداد مختلف مد میں فراہم کرتی ہے۔ ان میں ہندوستان کے آئین کی دفعہ (1) 275 کے تحت فراہم کی جانے والی مالی امداد میں ایٹکو یہ ماڈل ریسیڈنٹس اسکولز کے لئے عطیات، قبائلی علاقوں میں ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز کے لئے تعلیمی امداد، روزی روٹی میں تعاون شامل ہیں۔ علاوہ وزارت ٹرانسپل کو آپریٹو اینڈ مارکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا اور

قبائلی افراد کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک خود مختار ادارے کے طور پر آئین کی دفعہ 338 (اے) کے تحت قائم کیا گیا تھا۔

## ضعیف العمر افراد کے لئے قومی پالیسی

ہندوستان میں ضعیف العمر افراد کیلئے بنائی گئی قومی پالیسی میں ایسے انفرادی افراد کی اپنے خود کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگ شریک حیات کی دیکھ بھال کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے، ایسے خاندانوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے جو اپنے بزرگ اہل خانہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور قومی پالیسی ایسے افراد کی بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو بیرونی سال کے مرحلے میں دیکھ بھال کرنے والوں اور بزرگوں کے لئے خدمات فراہم کرنے والے منتظمین کو تحقیق اور تربیت سہولتوں میں تعاون کرتے ہیں۔ حکومت نے بزرگ افراد کے لئے ایک قومی کونسل قائم کیا ہے تاکہ

وزارت برائے بہبود اطفال اور خواتین کو خواتین اور بچوں سے متعلق متعدد قوانین کا نگران بنایا گیا ہے۔ ان میں چند اہم قوانین میں جہیز کی لعنت کے خاتمے سے متعلق قانون، بچوں کی شادی کی روک تھام کا قانون، کام کرنے کے مقام پر خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق (روک تھام، ممنوع، ازالے) قانون اور جوینیائل جسٹس (دیکھ بھال اور بچوں کا تحفظ) ترمیمی قانون 2011 شامل ہیں۔

خواتین کا قومی کمیشن اور قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال خواتین کے حقوق اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے وزارت برائے بہبود اطفال و خواتین کی زیر نگرانی قائم کئے گئے۔ قومی کمیشن برائے خواتین۔ دہلی میں قوم کی عام بیداری کے لئے ”تشدد سے پاک گھر“ خواتین کا بنیادی حق، ہم کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ نومبر 2012 کو بچوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق قانون نافذ العمل ہوا جو 18 برس سے کم عمر کے بچوں پر جنسی حملے اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کے معاملات سے بچوں کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا بہترین قانون ہے۔

وزارت برائے بہبود اطفال و خواتین کے ذریعے جن اسکیموں کا نفاذ کیا گیا ہے، ان میں سے چند اہم اسکیموں میں امبریل آئی سی ڈی ایس، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ

جیسی خواتین کے تفویض اختیارات سے متعلق اسکیمیں اور بہبود اطفال و خواتین کے شعبے میں سرکاری اعانت والی اسکیمیں شامل ہیں۔ امبریل آئی سی ڈی ایس چھ ذیلی اسکیموں پر مشتمل ہے جن میں آنگن واڑی سروس اسکیم، پردھان منتری مترو وندنا یوجنا، نیشنل کرسچے اسکیم، پوشن ابھیان، سن بلوغت میں قدم رکھنے والی لڑکیوں کے لئے اسکیم اور تحفظ اطفال اسکیم شامل ہیں۔ آئی سی ڈی ایس کا مقصد چھ برس سے کم عمر کے بچوں کی صحت عامہ اور تغذیہ میں سدھار اس کے ساتھ حالیہ بچوں کو دودھ پلانے والی خواتین کی صحت عامہ اور ان کی شرح اموات، امراض اور نقص تغذیہ میں کمی کرنا ہے۔ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم کا مقصد بیٹی کی پیدائش پر خوشی اور بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے۔ اس اسکیم کا اصل مقصد معاشرے میں پھیلی صنفی تفریق کی لعنت کو ختم کرنا ہے تاکہ سماج میں بچیوں کے تحت صنفی تفریق سے متاثر اضلاع میں پیدائش کے وقت صنفی تناسب میں سالانہ دو پوائنٹ کا سدھار بھی کرنا ہے۔

8 مارچ 2018 کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر وزیراعظم نے راجستھان کے جھنجھون شہر میں قومی تغذیہ مشن اور بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ کی قومی پیمانے پر وسعت کا آغاز کیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ صنف کی بنیاد پر امتیاز کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور انہوں نے لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی بھی معیاری تعلیم تک رسائی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کہ بیٹی کسی بھی حالت میں بوجہ نہیں ہوتی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ لڑکیاں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دے کر عالمی پیمانے پر ملک کا نام روشن کر رہی ہیں۔

## ماحصل

ہندوستان کے سماجی شمولیت سے متعلق پروگرام جامع ہیں اور وسائل کے مناسب اختصاص کے ساتھ متعدد آزادانہ وزارتیں ان کے نفاذ کی نگرانی کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں نہ صرف آئینی دفعات وضع کی گئی ہیں بلکہ خود مختار قومی کمیشن قائم کئے گئے ہیں تاکہ لاچار طبقات کو ہندوستانی دستور کے ذریعے تفویض حقوق کو بحال کیا جاسکے اور ان کا تحفظ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی پالیسیوں کے تحت معاشی تفویض اختیارات کے پروگرام بھی شروع کئے گئے ہیں جنہیں اعلیٰ اختیاری فائننس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے۔ قومی پالیسیوں کے جامع نفاذ سے ہندوستان کو اپنی اقتصادی طور پر کمزور آبادی کو بڑے پیمانے پر بااختیار بنانے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆

## عالمی صحت تنظیم کے درمیان معاہدے کو منظوری

☆ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ نے بھارت اور عالمی صحت تنظیم کے درمیان ایک معاہدے کو منظوری دی ہے۔ یہ معاہدہ بھارت میں اُس کے کئی آفس کے ذریعے جنوب مشرقی ایشیا کے علاقائی دفتر کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس معاہدے پر 13 مارچ 2018 کو نئی دہلی میں دستخط کئے گئے تھے۔ دو طرفہ معاہدے سے بھارت اور ڈیوایو ایچ او کے درمیان تعاون میں اضافہ ہوگا۔ اس سے بھارت میں عوام کی صحت کی صورتحال میں بہتری لانے میں آسانی پیدا ہوگی۔

**روایتی طریقہ علاج اور ہومیو پیٹھی** ☆ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ نے روایتی طریقہ علاج اور ہومیو پیٹھی کے میدان میں تعاون کے لیے بھارت، ساؤتھ اور پیسے کے مابین ایک مفاہمت نامیکو منظوری دی ہے جس کا اطلاق ماضی سے کیا جائے گا۔ مفاہمت نامے پر مارچ 2018 میں دستخط کئے گئے تھے۔ اہم اثرات: مفاہمت نامے سے دونوں ملکوں کے درمیان روایتی طریقہ علاج کے میدانوں میں دو طرفہ تعاون کو فروغ حاصل ہوگا۔ دونوں ملکوں کی مشترک ثقافتی وراثت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مفاہمت نامے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

☆☆☆

## غذائی تحفظ میں

# سرکاری نظام تقسیم کا کردار

متعلق ان عالمی غذائی نشانوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو عالمی صحتی تنظیم کے رکن ممالک نے اختیار کیے تھے۔ رپورٹ میں اپنے وعدوں کے مقابلے میں حکومتوں کی فراہمی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد حکومتوں اور دیگر متعلقین کے لیے اس بات کو آسان تر بنانا ہے کہ وہ اس کی تمام شکلوں میں غذائیت کی کمی کو ختم کرنے کے لیے زیادہ اثر کے حامل وعدے کریں نیز انہیں پورا کریں۔ غذائیت کے بارے میں مذکورہ عالمی رپورٹ میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ کم غذائیت اور موٹاپے کے دوہرے بوجھ سے ہندوستان کی قومی غذائی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر نیشنل کی ضرورت ہے۔

## ہندوستان میں سرکاری نظام تقسیم

ملک میں سرکاری نظام تقسیم (پی ڈی ایس) ایک متواتر بنیاد پر سبسڈی شدہ قیمت پر مناسب قیمتوں کی دکانوں (ایف پی ایس) کے ایک نیٹ ورک کے ذریعے غریب لوگوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے لازمی ایشیا کی تقسیم اور اناج کی فراہمی میں سہولت مہیا کرتا ہے۔ مناسب قیمتوں کی 4.9 لاکھ سے زیادہ دکانوں کے ایک نیٹ ورک کے ساتھ، جو سالانہ طور سے تقریباً 190 ملین کنبنوں کے لیے 40,000 کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت کی ایشیا تقسیم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، ہندوستان میں پی ڈی ایس شاید دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا تقسیمی نیٹ ورک ہے۔ سرکاری نظام تقسیم (پی ڈی ایس) غریب لوگوں کے لیے خوراک کے معاملے میں اطمینان کا

خوراک کی گونا گونی کی افادیت کو سمجھتے ہیں، سستا اناج خریدنے کے قابل ہونے کی وجہ سے دیگر خوراک مثلاً دودھ، پھل، میوہ اور شاید انڈے اور گوشت (آمدنی کا اثر) خریدنے کے لیے بھی پیسہ رکھیں گے۔ ان کنبنوں کے ذریعے، جن کی کھپت کی دیگر غالب ضروریات ہیں، سبسڈی شدہ اناج خرید کر بچائے گئے پیسے کو ان ضروریات کے لیے مخصوص کیا جاسکتا ہے نیز خوراک کے اخراجات (متبادل کا اثر) سے منتقل کیا جاسکتا ہے۔ کونسا اثر غالب رہتا ہے، یہ ایک تجربی سوال ہے۔

غذائیت کے بارے میں عالمی رپورٹ، 2017 سے پتہ چلا ہے کہ ان اہم اقدامات کے باوجود جو دنیا نے حالیہ دہوں میں غذائیت کو بہتر بنانے میں وابستہ صحتی بوجھ کو کم کرنے کے سلسلے میں کیے ہیں، غذائیت اب بھی ایک بڑے پیمانے کا اور ہمہ گیر مسئلہ ہے۔

مذکورہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کم غذائیت کے ایک سنگین بوجھ سے دوچار ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں تولیدی عمر کی آدھی سے زیادہ خواتین خون کی کمی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ غذائیت کے بارے میں مذکورہ عالمی رپورٹ، 2017 میں، جس میں ہندوستان سمیت 140 ملکوں کا جائزہ لیا گیا ہے، غذائیت کی کمی کی تین اہم مشکلوں کا ”نمایاں بوجھ“ پایا گیا ہے، جسے وسیع تر رجحانات کے ایک اشارے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ اس رپورٹ میں ماؤں، شیرخوار بچوں اور کمسن بچوں کی غذائیت نیز خوراک سے متعلق غیر متعددی بیماریوں کے



## غذائیت کے معاملے میں قومی اطمینان سے

متعلق قانون میں ابتدائی طور سے سرکاری نظام تقسیم (پی ڈی ایس) کی توسیع کے ذریعے خوراک کے معاملے میں اطمینان فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں غذائیت کے معاملے میں حاصل ہونے والے اطمینان کی حد کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ کنبے سستے اناج کی دستیابی کے تئیں کیسے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ دو امکانی اثرات ہیں، جو پی ڈی ایس کی سبسڈیوں سے گھریلو کھپت کے فیصلوں پر پڑ سکتے ہیں۔ کنبے مسلسل طور سے اپنی مختلف ضروریات میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جن میں کیلوری کی مناسب کھپت کو یقینی بنانا، اپنی خوراک کے معیار میں اضافہ کرنا، رہن سہن کے حالات بہتر بنانا نیز کنبے کے اراکین کی صحت اور تعلیم کے سلسلے میں سرمایہ کاری کرنا بھی شامل ہیں۔ وہ کنبے جو

مضمون نگار آندھرا پردیش کے کرنول ضلع کے ننڈیال میں واقع سری رام کرشنا ڈگری کالج (خود مختار) میں کامرس کے لیکچرار ہیں۔  
pullaiahpril20@gmail.com

ایک ہندوستانی نظام ہے، جو صارفین کے امور، خوراک اور سرکاری تقسیم کی وزارت کے تحت حکومت ہند نے قائم کیا ہے۔ جب کہ مرکزی حکومت اناج کی حصولی، ذخیرے، نقل و حمل اور بڑے پیمانے پر تخصیص کی ذمہ دار ہے، ریاستی حکومتوں کے پاس مناسب قیمتوں کی تقریباً 5 لاکھ دکانوں کے قائم کردہ نیٹ ورک کے ذریعے صارفین کے لیے اناج تقسیم کرنے کی ذمہ داری ہے۔ تقسیم کردہ بڑی ایشیا میں گیہوں، چاول، چینی اور مٹی کا تیل شامل ہیں۔

ساتھ نہیں چلی ہیں۔ قومی نمونہ جاتی سروے (این ایس ایس) کے اعداد و شمار سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اناج کی فی کس کھپت میں 1993-94 اور 2011-12 کے درمیان دہی اور شہری دونوں آبادی کے لیے یکساں طور سے کمی آئی ہے۔ گزشتہ عرصے میں خوراک کی کھپت کے طریقوں اور غذائی نتائج کا تعین کرنے کے سلسلے میں سرکاری نظام تقسیم (پی ڈی ایس) کے کردار اور کارکردگی کا تجزیہ کر کے ہندوستان میں اقتصادی ترقی اور غذائی بہتری کے درمیان اس تفریق کی

میں کم وزن والے بچوں کی تعداد میں متلازم کی آئے گی۔

آمدنی، خوراک اور

غذائیت کے معنے

اگرچہ ہمیں غذائیت کے بارے میں قومی اعداد و شمار کے لیے خاندانی صحت سے متعلق قومی سروے، 2005-06 پر بھروسہ کرنا چاہیے، تاہم، مختلف دیگر سرویز کے نتائج میں خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ کم وزن والے بچوں کی تعداد میں صرف



ایک معمولی سی بہتری آئی ہے، جو کہ خاندانی صحت سے متعلق قومی سروے 1، 2 اور 3؛ غذائیت سے متعلق قومی ادارے (غذائیت کی نگرانی کے قومی بیورو، 2012) کے سرویز نیز اطلاقی اقتصادی تحقیق کی قومی کنسل اور یونیورسٹی آف میری لینڈ کے سرویز میں کم وزن والے بچوں کے سلسلے میں رجحانات مختلف ہیں۔

قومی نمونہ جاتی سروے (این ایس ایس) کے اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے، جو اس مدت میں غربتی میں مسلسل کمی کے پیش نظر پیش کیے گئے ہیں، اناج کی کھپت میں کمی حیران کن ہے۔ الگ الگ کردہ تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ یہ بیشتر کمی آمدنی کی اوپری سطحوں میں واقع ہوئی ہے؛ جو جسمانی سرگرمی میں کمی اور نتیجتاً کیلوری کی ضرورت کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

وجوہات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ پی ڈی ایس کا تصور ملک میں تحفظ کے نظام کے سب سے بڑے پروگراموں میں سے ایک پروگرام کے طور پر کیا گیا تھا۔ پی ڈی ایس پر غریب لوگوں کو بہت زیادہ سبسڈی شدہ قیمتوں پر چاول، گیہوں، چینی اور مٹی کا تیل فراہم کر کے غذائی کمی کے مسئلے سے نمٹنے کے ایک ذریعے کے طور پر غور کیا گیا تھا۔ یہ آزادی کے بعد ابتدائی برسوں کے دوران خوراک کی قلت کے سیاق و سباق میں ایک ہمہ گیر پروگرام کے طور پر شروع کیا گیا تھا لیکن، چوں کہ اس کے شہری میلان کی وجہ سے اس کی بہت زیادہ تنقید کی گئی تھی، اس لیے اسے بعد میں جون، 1997 میں نشانہ شدہ پی ڈی ایس (ٹی پی ڈی ایس) کی شروعات کر کے کارگر اور موثر بنا دیا گیا تھا، جس کا مقصد بہت غریب کنوں کو معقول حد تک کم قیمتوں

کنبے اور غذائیت

کے معاملے میں اطمینان فراہم کرنے کے سلسلے میں پی ڈی ایس کا کردار حکومت ہند کی وزارتِ زراعت سے موصولہ ایک درخواست پر، سابق آزاد جائزہ جاتی دفتر کے ذریعے انجام دیا گیا تھا، جو اب ترقیاتی نگرانی اور جائزے کا دفتر کہلاتا ہے۔ یہ مطالعہ مستفیدین کے لیے خوراک اور غذائیت کے معاملے میں

اطمینان کو یقینی بنانے کے سلسلے میں پی ڈی ایس کی اثر پذیری کا پتہ لگانے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ پتہ لگانے دیگر پہلو پی ڈی ایس کے سلسلے میں کارکردگی، مستفیدین کو فراہم کردہ اناج کی اہمیت، اناج اور غیر اناج نیز خوراک اور غیر خوراک والے اخراجات کے درمیان توازن پیدا کرنا، خوراک کے اخراجات راس کی کھپت کے طریقوں کے سلسلے میں آمدنی میں تبدیلی کے اثرات وغیرہ تھے۔

ترغیب

یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ حالانکہ ہندوستانی معیشت نے گزشتہ دو دہوں میں غربتی میں کمی کے ساتھ ساتھ قابل ذکر اقتصادی ترقی حاصل کی ہے، تاہم غذائیتی صورت حال میں بہتریاں اس اقتصادی ترقی کے ساتھ

## ٹی پی ڈی ایس کا احاطہ

ٹی پی ڈی ایس کارڈ نہ رکھنے والے کنبوں کی تعداد 2004-05 اور 2011-12 کے درمیان 19 فیصد سے کم ہو کر 14 فیصد ہو گئی۔ نوکریاں سے متعلق مشکلات کو ایک بھی کارڈ نہ رکھنے والے کنبوں کے لیے واحد سب سے زیادہ اہم وجہ کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ غریبی کی سطح سے نیچے (بی پی ایل) یا اٹیو دیہ انٹ یوجنا (اے اے وائی) کے کارڈ رکھنے والے کنبوں کی تعداد 2004-05 اور 2011-12 کے درمیان تمام کنبوں کے 36 فیصد سے بڑھ کر 42 فیصد ہو گئی۔ یہ بیشتر اضافہ اے اے وائی پروگرام کی توسیع کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگرچہ بی پی ایل اور اے اے وائی کارڈ رکھنے والے کنبوں کا تعلق سماج کے غریب تر طبقوں سے ہوتا ہے۔ تاہم، یہ مناسبت مکمل نہیں ہے۔ تیندو لکڑی کی تجویز کردہ کھپت پر مبنی غریبی کی سطح کی آخری حد کے استعمال سے پتہ چلا ہے کہ بی پی ایل کارڈ رکھنے والے صرف 29 فیصد کنبے غریب ہیں جب کہ 71 فیصد کنبے غریب نہیں ہیں، اس کے برخلاف، اے اے وائی کارڈ رکھنے والے تقریباً 13 فیصد کنبے غریب ہیں، جب کہ 87 فیصد کنبے غریب نہیں ہیں۔ چنانچہ، بہت سے غریب کنبے بی پی ایل کارڈ رکھتے ہیں، جب کہ کچھ غریب کنبوں کو بی پی ایل کارڈوں کی ملکیت سے خارج کر دیا گیا ہے۔

## ٹی پی ڈی ایس تک رسائی اور اس کا استعمال

2004-05 اور 2011-12 کے درمیان ٹی پی ڈی ایس کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ 2004-05 میں، تقریباً 27 فیصد کنبوں نے ٹی پی ڈی ایس سے اناج خریدا تھا، جب کہ 2011-12 تک یہ تعداد بڑھ کر 52.3 فیصد ہو گئی تھی۔ کارڈ رکھنے والے کنبوں کے ہر ایک زمرے میں زیر مطالعہ مدت کے دوران ٹی پی ڈی ایس کے استعمال میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ جب کہ بی پی ایل اور اے اے وائی کارڈ رکھنے والے تقریباً تمام کنبے ٹی پی ڈی ایس اناج خریدتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں، تو غریبی کی سطح سے اوپر (اے پی ایل) کارڈ رکھنے والے 32 فیصد کنبے بھی ٹی پی ڈی ایس کا

استعمال کرتے ہیں۔ خریداری کرنے والے کنبوں کے ذریعے ٹی پی ڈی ایس کے استعمال میں اضافے کے باوجود، کھپت کردہ کل اناج میں ٹی پی ڈی ایس کا حصہ یا خریداری کی مقدار کم و بیش مستحکم رہی ہے۔ ٹی پی ڈی ایس کے استعمال میں نہ صرف اناج کی وجہ سے، بلکہ مٹی کے تیل کی

## ایک تجزیاتی تکنیک کے طور پر رجحان

اس بات کا جائزہ لینے کے لیے کہ آیا ٹی پی ڈی ایس تمام کنبوں کے لیے خوراک کے معاملے میں اطمینان میں اضافہ کرنے کا بہترین طریقہ ہے، یہ بات اہم ہے



کہ آمدنی کو مستقل رکھتے ہوئے، خوراک کی سبسڈیوں تک رسائی والے کنبوں کا موازنہ اس طرح کی رسائی نہ رکھنے والے کنبوں کے ساتھ کیا جائے، لیکن کنبوں کی آمدنی کے بارے میں اعداد و شمار اور معلومات کی دستیابی کے عام فقدان کی وجہ سے یہ ایک مشکل کام ہے۔ ہندوستان میں انسانی ترقی کے بارے میں سرویز اور II میں کنبوں کی آمدنی کے بارے میں تفصیلی اعداد و شمار نیز معلومات اور کھپت کے اخراجات کا ایک مختصر موڈیول شامل ہے، جس سے کھپت کے مختلف پہلوؤں کا ایک تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔

## خوراک کے اخراجات کی تشکیل میں بی پی ایل/اے اے وائی کی سبسڈیوں کا کردار

بی پی ایس ایس تکنیکوں کا استعمال بی پی ایل/اے اے وائی کارڈوں والے کنبوں نیز ان کارڈوں تک رسائی نہ رکھنے والے کنبوں کے کھپت کے طریقوں کے درمیان نمایاں فرق کو اجاگر کرتا ہے۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ آمدنی کی کسی بھی مقررہ سطح پر، بی پی ایل کارڈوں والے کنبوں کے مقابلے میں بی پی ایل/اے اے وائی کارڈوں والے کنبوں کے ذریعے ٹی پی ڈی ایس کی دکانوں

وجہ سے بھی اضافہ ہوا ہے۔ ٹی پی ڈی ایس کارڈ رکھنے والے 97 فیصد کنبے ٹی پی ڈی ایس دکانوں سے مٹی کا تیل خرید رہے ہیں۔ اگرچہ کھانا پکانے کے ایک ابتدائی ایندھن کے طور پر مٹی کے تیل کا استعمال برائے نام ہے، تاہم تقریباً 28 فیصد کنبے بائیوماس (مثلاً آگ جلانے کی لکڑی) اور ایل پی جی کے ساتھ ساتھ مٹی کے تیل کا استعمال کرتے ہیں۔

## کارکردگی کو نشانہ بنانا

ٹی پی ڈی ایس کو نشانہ بنانے کے سلسلے میں اخراجات غلطیوں میں 2004-05 اور 2011-12 کے درمیان کمی آئی ہے، جب کہ شمولیتی غلطیوں میں اضافہ ہوا ہے، لیکن دونوں قسم کی غلطیاں زیادہ رہتی ہیں۔ اس تبدیلی کا سبب غریبی کی سطحوں میں کمی نیز پوری آبادی کو تقسیم کیے جارہے کارڈوں کی تعداد میں تھوڑے سے اضافے دونوں کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ شمولیتی غلطیوں میں 2004-05 اور 2011-12 کے درمیان تمام علاقوں میں اضافہ ہوا ہے نیز یہ غلطیاں جنوبی ریاستوں میں خاص طور سے زیادہ تھیں، جب کہ اخراجات غلطیوں میں کمی آ رہی ہے، وہ حاشیے پر کردہ گروپوں کے لیے سب سے زیادہ رہتی ہیں۔



اسکیموں اور لامرکزی حصولی جیسے اختراعی نظریات شروع کرنے کے امکان کا پتہ لگانے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ، اس صورتحال میں پیش کردہ نتائج سے ٹی پی ڈی ایس کی ایک پیچیدہ تصویر سامنے آتی ہے۔ جب کہ ایک طرف، سبسڈی شدہ اناج حاصل کرنے کے لیے ٹی پی ڈی ایس پر بھروسہ کرنے والی ہندوستانی آبادی کا بڑھتا ہوا فیصد ٹی پی ڈی ایس کے بہت عام ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے، یہ اناج کی ان کی کھپت میں اضافہ کر کے کنبوں کی خوراک کی بناوٹ کو ٹی پی ڈی ایس کے لحاظ سے متنبہ کرنے والے نتائج کا بھی حامل ہے۔ اس سے یہ خاص طور سے متعدی بیماریوں کے غلبے سے ہندوستان میں چار سرکردہ غیر متعدی بیماریاں یعنی دل کی بیماریاں، حملے، ذیابیطس اور کینسر جیسی غیر متعدی بیماریوں (این سی ڈی) میں اضافے کے لیے وبائی امراض کی منتقلی کا سامنا کرنے والے سماج کے لیے ایک اہم مسئلہ پیش کرتا ہے۔ ملک میں دنیا بھر کے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا لوگوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ اس بوجھ میں گزشتہ عرصے میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات اس کا ذکر ”دنیا کی ذیابیطسی راجدھانی“ کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس بیماری کے وقوع میں کم سے کم کچھ اضافہ پروس کردہ خوراک اور ریفائنڈ اناج کی بڑھتی ہوئی کھپت کی وجہ سے ہو سکتا ہے، کیونکہ غیر پروس کردہ خوراک اور صحت مند اناج، مثلاً چھوٹے باجرے کو کمتر خوراک سمجھا جاتا ہے، جسے امیر ہوجانے پر کنبے ترک کر دیتے ہیں۔ غذائیت کے چیلنج خاص طور سے لڑکیوں اور خواتین کی زندگی بھر جاری رہتے ہیں۔ خراب غذائیتی صورت حال والی خواتین کو رکاوٹ شدہ درد زہ، کم وزن والا بچہ پیدا ہونے، حاملہ ہونے کا نامساعد نتائج، غیر مساعد طور سے دودھ پلانے، ولادت کے بعد خون بہنے کی وجہ سے موت، خود اپنے اور اپنے بچے کے لیے بیماری کا زیادہ خطرہ لاحق ہے۔

خوراک کے اخراجات میں زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ جب کہ آمدنی میں کافی اضافے والے تمام کنبوں میں اناج کی کھپت میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہ اضافہ مذکورہ کارڈوں والے کنبوں کے مقابلے میں یہ کارڈ نہ رکھنے والے کنبوں میں کم ہوتا ہے۔

خوراک کے معاملے میں قومی اطمینان سے متعلق قانون 2013

خوراک کے معاملے میں قومی اطمینان سے متعلق قانون 2013 حکومت کے ذریعے 2013 میں وضع کیا گیا تھا، تاکہ وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کے سلسلے میں لوگوں کے لیے قابل استطاعت قیمتوں پر معیاری خوراک کی مناسب مقدار تک رسائی کو یقینی بنا کر، انسانی زندگی کے سلسلے کے نظریے میں خوراک اور غذائیت کے معاملے میں اطمینان فراہم کیا جائے۔ من جملہ دیگر باتوں کے یہ قانون 75 فی صد تک دیہی آبادی اور 50 فی صد تک شہری آبادی کو ٹی پی ڈی ایس کے تحت سبسڈی شدہ خوراک لینے کا مستحق کرتا ہے۔ اس طرح سے تقریباً دو تہائی کا احاطہ ہو جاتا ہے۔ اہل کنبے ترجیحی کنبوں اور انٹیو دیہی ان یوجنا (اے اے وائی) کنبوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ترجیحی کنبوں سے تعلق رکھنے والے افراد چاول/گیہوں/موٹے اناج کے لیے فی کلوگرام 1/2/3 کی سبسڈی شدہ قیمتوں پر ماہانہ فی فرد 5 کلو اناج لینے کے مستحق ہیں۔ اے اے وائی کنبے، جو غریب ترین لوگوں پر مشتمل ہوتے ہیں، چاول/گیہوں/موٹے اناج کے لیے فی کلوگرام 1/2/3 کی شرح سے ماہانہ فی کنبہ 35 کلو اناج لیتے رہیں گے۔

ٹی پی ڈی ایس کی موثر طور سے نگرانی کیے جانے کی ضرورت ہے۔ بھوک ختم کرنے اور غریبوں کے لیے خوراک دستیاب کرنے کی غرض سے جہاں کہیں وہ کفایتی طریقے سے ہو سکتا ہے، اسمارٹ کارڈوں، خوراک سے متعلق کریڈیٹ/ڈیبیٹ کارڈوں، خوراک سے متعلق

سے اناج خریدے جانے کا زیادہ امکان ہے۔ چونکہ صرف بی پی ایل کارڈوں والے کنبے ہی سبسڈی شدہ اناج کے لیے اہل ہیں، اس لیے یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے، بی پی ایل/اے اے وائی کارڈوں والے کنبوں کے ذریعے خوراک پر کیے گئے اخراجات یہ کارڈ نہ رکھنے والے کنبوں کے ذریعے خوراک پر کیے گئے اخراجات سے کم ہیں۔ ایک بار پی ڈی ایس منتقلیوں کے ذریعے مضمربسڈیاں شروع ہو جاتی ہیں، تو یہ فرق چھوٹا رہے گا، لیکن اعداد و شمار کے لحاظ سے پرمعنی رہے گا۔ بی پی ایل/اے اے وائی کارڈوں والے کنبے بظاہر ڈیری، پھل، میوے اور گوشت جیسی زیادہ اخراجاتی اشیاء کی بجائے سستے اناج سے کیلوری کی اپنی ضروریات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آمدنی کے نتیجے میں بی پی ایل کارڈوں والے مساوی کنبوں کے مقابلے میں بی پی ایل کارڈوں والے کنبوں کے لیے خوراک کی زیادہ گونا گونی ہو جاتی ہے۔

آمدنی میں اضافے/کمی کے سیاق و سباق میں خوراک کی کھپت کی تشکیل میں ٹی پی ڈی ایس کا کردار

جب گزشتہ عرصے میں ان کنبوں کا موازنہ کیا جاتا ہے، تو خوراک کے اخراجات اور خوراک کی کھپت کے سلسلے میں رجحانات آمدنی میں اضافے والے کنبوں اور آمدنی میں کمی والے کنبوں کے درمیان مختلف ہوتے ہیں۔ پی ڈی ایس تک رسائی کے لحاظ کے بغیر، معاشی پریشانی میں مبتلا کنبوں میں خوراک کے اخراجات بہت زیادہ نہیں بدلتے ہیں، ممکنہ طور سے کیونکہ وہ دیگر شعبے میں کفایت شعاری کرتے ہیں، لیکن آمدنی میں اضافے والے کنبوں کے لیے خوراک کے اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوراک کے اخراجات ایک چھپے فرس کی مانند ہیں۔ آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں، خوراک کی مضمربسڈیوں کو خاطر میں لانے کے بعد بھی، بی پی ایل/اے اے وائی کارڈوں والے کنبوں کے مقابلے میں مذکورہ کارڈ نہ رکھنے والے کنبوں کے ذریعے

## تغذیہ کے لئے حکومت کے اقدامات

گیارہویں پانچ سالہ منصوبہ میں بھی ترقی سے محروم علاقوں پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ اس کے تحت چھوٹے آنکھ واڑی مراکز قائم کئے گئے۔ لیکن آج بھی آئی سی ڈی ایس کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ خواتین اور بھبود اطفال کی وزارت نے مئی 2016 میں آئی سی ڈی ایس کو نئی شکل دی جس سے ملک میں تغذیہ کی حالت بہتر ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔



آئین کی دفعہ 47 میں تحریر ہے کہ تغذیہ اور معیار زندگی میں بہتری اور صحت عامہ کو بہتر بنانا حکومت کا فرض ہے۔ اس کے پس منظر میں دیکھا جائے تو حکومت نے گزشتہ کچھ برسوں سے نقص تغذیہ سے نمٹنے کو ترجیح دی ہے اور اسے اہم تصور کیا ہے۔ 1975 میں بچوں کے لئے جامع منصوبہ کی شروعات کی گئی تھی۔ اینگکریڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروس (آئی سی ڈی ایس) بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی نشوونما کے لئے دنیا کے بہترین پروگراموں میں سے ایک ہے جس کے تحت ملک کے تمام اضلاع اور ڈویژن کو شامل کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اس سلسلے میں کوششیں ہوتی رہیں اور اس سمت میں کام کیا گیا۔ اس سمت میں اہم موڑ اس وقت آیا جب حکومت نے 2013 میں خوراک تحفظ بل پاس کیا۔ اس کے تحت ماہانہ فرد کو پانچ غذائی اشیاء رعایتی شرح پر دینے کا نظم کیا گیا۔ یہ قابل تحسین بات ہے کہ ٹی پی ڈی ایس، ایم جی ایم آرای جی اے، آئی سی ڈی ایس اور ایم ڈی ایم ایس جیسے متعدد مضمون نگار مختلف موضوعات پر لکھتے ہیں۔

ہو پاتی۔ ان کا وزن کم رہا ہے۔ نتیجتاً بعد میں انہیں مختلف بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بنیادی طور پر صحت مند نہ ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بڑے ہونے کے بعد بھی وہ مکمل طور پر صحت مند نہیں ہوتے۔ حکومت نے اس سلسلے میں کئی پروگرام شروع کئے۔

صفائی ستھرائی بھی اس سلسلے میں بہت اہم ہے کیوں کہ تغذیہ بخش کھانے کے ساتھ ساتھ صفائی بھی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ صحت کے بغیر ترقی کا تصور بے معنی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے سوچ بھارت ابھیان نعرہ نے لوگوں میں صفائی ستھرائی کے تئیں نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ 2014 میں

پروگراموں کے ذریعہ خوراک اور تغذیہ کی تحریک دی جا رہی ہے۔ سوچ بھارت، بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ جیسے پروگراموں اسی مسئلے کے حل کے لئے بنائے گئے ہیں۔ عوامی نظام تقسیم کے توسط سے دی جانے والی غذائی اشیاء پر بھی توجہ مرکوز کی جا رہی ہے تاکہ ملک میں نقص تغذیہ کی مسئلہ سے نجات مل سکے۔

بچوں میں نقص تغذیہ کی وجہ سے بھی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے حکومت نے اس کے لئے بنیادی سطح پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ عام طور پر ترقی پذیر ملکوں میں نقص تغذیہ کی وجہ سے بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی مناسب نشوونما نہیں

شروع کی گئی اس مہم کا اثر صاف نظر آ رہا ہے۔ لوگوں میں صفائی کے تئیں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ صفائی اور صحت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر شخص خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ میں کام انجام دیتا ہو وہ اپنے کام کو بحسن و خوبی اسی وقت کر سکتا ہے جب وہ ذہنی طور پر اور جسمانی طور پر صحت مند ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ اچھی صحت کے بغیر کوئی کام عمدہ طریقے پر انجام دینا مشکل ہے۔

صفائی ستھرائی کی مہم کی وجہ سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ لوگ اپنے اطراف کوڑے کرکٹ اور دوسرے قسم کے فضلات جمع نہیں ہونے دیتے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ صاف اور آلودگی سے پاک ہوا کی وجہ سے لوگوں میں بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ کم ہو جائے گا۔ دوسری طرف حکومت نے اس کام کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف ذرائع ابلاغ پر معروف شخصیات کے ذریعہ صفائی ستھرائی کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس سے بھی لوگوں میں کافی بیداری آئی ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے اطراف کافی کوڑا کرکٹ اور گندگی کا انبار ہے اور ہمارے بچے اسی میں کھیلتے رہتے ہیں۔ اس کا صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے کیوں کہ گندگی میں سانس لینے کی وجہ سے نہ صرف ہم امراض تنفس کا شکار ہوتے ہیں بلکہ دوسری کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعد میں دوسری بیماریوں کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے صفائی ستھرائی صحت کی جانب پہلا قدم ہے۔

ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں صفائی ستھرائی بہت اہم مسئلہ ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کثرت آبادی کی وجہ سے یہاں کوڑا کرکٹ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ میونسپل کارکنوں کی ہڑتال کی وجہ سے ہر جگہ کوڑا کرکٹ اور گندگی کا انبار نظر آتا ہے۔ یہ صحت کے لئے بہت خطرناک ہے کیوں کہ غلاظت سے پیدا ہونے والی زہریلی گیس ہمارے صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ ہمیں خود خیال رکھنا چاہئے کہ ہم اپنے اطراف صفائی رکھیں اور کوڑے کرکٹ کو ایک مخصوص جگہ پر ہی ڈالیں تاکہ گندگی

ہو، ہم تک پہنچ سکے۔

جس رفتار سے شہری ہوائی آلودگی میں ہندوستان بھر میں اضافہ ہو رہا ہے وہ ہماری صحت کے لئے بہت خطرناک ہے۔ شہروں کی تقریباً نصف تعداد شدید ذراتی آلودگی سے دوچار ہے جب کہ نائٹروجن آکسائیڈ اور ہوائی زہریلی اشیاء جیسی آلودگی پیدا کرنے والی نئی نئی اشیاء صحت عامہ کے چیلنج کو بدتر کر رہی ہیں۔ ہندوستان بھر میں 95 فی صد لوگ ایسی ہوا میں سانس لے رہے ہیں جو ڈبلیو ایچ او کے سفارش کردہ معیارات سے زیادہ خراب ہے۔ پریشان کن رجحان ہر سال نئے نئے محرک اور جوش انگیز مقامات کا اضافہ ہے۔ زیادہ چھوٹے اور زیادہ گنٹام شہر ملک کے انتہائی آلودہ شہروں میں سے ہیں۔ صفائی ستھرائی کی وجہ سے ہمارے آس پاس کا ماحول صاف ستھرا رہے گا اور ہم اچھی فضا میں سانس لیں گے تو اس سے ہماری صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔

بچوں کو صاف ستھرا اور صحت مند رکھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ وہی ہمارا مستقبل ہیں۔ بچپن سے صفائی ستھرائی کی عادت ان میں اچھا اثر پیدا کرے گی اور وہ بڑے ہو کر بھی اس کے تئیں بیدار رہیں گے اور ان کی صحت اچھی رہے گی۔

حکومت نے صحت کو بہتر بنانے کے لئے نیشنل ہیلتھ مشن شروع کیا ہے۔ قومی صحت مشن بھارت کا صحت کے سیکٹر کا ایک اہم پروگرام ہے، جس کا مقصد ریاستی سرکاروں کو نرم فائننس فراہم کر کے شہری اور دیہی صحت کے شعبوں میں نئی جان ڈالنا ہے۔ قومی صحت مشن میں چار عناصر شامل ہیں، جن میں قومی دیہی صحت مشن، قومی شہری دیہی مشن، سہ رخی حفظان صحت پروگرام یا ٹی سی پی اور صحت اور طبی تعلیم کے لئے انسانی وسائل شامل ہیں۔

قومی صحت مشن افزائش نسل اور بچوں کی صحت کے علاوہ صحت کی خدمات کو وسیع کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے، تاکہ متعدی اور غیر متعدی بیماریوں سے لڑا جاسکے اور ذیلی ضلع سطحوں پر صحت کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنایا جاسکے۔ قومی صحت مشن کو قومی دیہی صحت مشن اور قومی شہری

صحت مشن کے بہتر نفاذ کے ذریعے تقویت ملتی ہے۔ قومی صحت مشن کو 18-2017 کے بجٹ میں 26690 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، جو حکومت ہند کے ذریعے چلائی جانے والی سب سے بڑی اسکیموں میں سے ایک ہے۔

صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت سالانہ بنیاد پر ریاستی صحت سوسائٹیوں کے پروگرام نفاذ کے منصوبوں کو منظوری دیتی ہے، جس میں آر سی ایچ فلکیسی پول، این آر ایچ ایم فلکیسی پول، متعدی بیماریوں کے لئے فلکیسی پول اور غیر متعدی بیماریوں کے لئے فلکیسی پول کے علاوہ بنیادی ڈھانچے کو مستحکم کرنے کے لئے مناسب فنڈ مختص کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹریننگ پروگراموں اور صلاحیت سازی کے لئے بھی قابل قدر وسائل مختص کئے گئے ہیں۔ ریاستی صحت سوسائٹیوں کو اہم موضوعات کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے وسائل کو ضلع اسپتالوں، کیونٹی ہلتھ سینٹروں اور پرائمری ہیلتھ سینٹروں کو مختص کرنے کی بھی قابل قدر آزادی حاصل ہوتی ہے۔ قومی صحت مشن کا ترجمانی مرکز افزائش اور بچوں کی صحت خدمات پر ہے۔ جنٹی سرکشا یوجنا (بے ایس وائی) اور ایکریڈیٹڈ سوشل ہیلتھ ایجنسی (آشا) پروگرام کے کامیاب نفاذ کارروائیوں پر بہت زیادہ اثر پڑا ہے اور اس کی وجہ سے بڑی تعداد میں حاملہ خواتین سرکاری صحت اداروں تک پہنچنے لگی ہیں۔ قومی دیہی صحت مشن کے فلکیسی پول کے وسائل کو زچگی کے کیس میں تیزی سے اضافے سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نمٹنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

قومی صحت مشن نے صحت اور خاندانی بہبود کے دو محکموں کو قومی سطح پر یکجا کیا ہے۔ ان دونوں کے یکجا ہونے سے بھارت کے دیہی صحت نظام میں نئی جان پڑی ہے، جس کی وجہ سے صحت کے سیکٹر میں پروگراموں کا نفاذ بہتر ہوا ہے۔ یہی ارتباط ریاستی سطحوں پر بھ نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ قومی صحت مشن نے ریاستی فائننس کے محکموں کے دائرہ اختیار سے باہر ریاستی صحت سوسائٹیوں کے لئے مرکز سے فنڈ کی فراہمی میں بھی ایک انقلاب پیدا کیا ہے۔

ایک دوسری بڑی تبدیلی قومی صحت مشن کے دائرہ کار میں بیماریوں کے کنٹرول کے مربوط پروگرام میں نظر آتی ہے۔ قومی صحت مشن نے بھارت میں صحت کے سیکٹر کے پروگراموں کے نفاذ میں کافی اختراعات متعارف کرائی ہیں۔ ان میں چکدار فنڈنگ، ہندوستانی عوامی صحت معیارات کے خلاف اداروں کی نگرانی، ریاستی سطح پر صلاحیت سازی، پروگرام مینجمنٹ یونٹوں میں بندوبست کے ماہرین کے ذریعے ریاستی ضلع اور پانچا پت سمیتی کی سطح پر صلاحیت میں اضافہ اور صحت اور خاندانی بہبود کے ریاستی اداروں کے ذریعے بروقت بھرتی اور انسانی وسائل کا آسان بندوبست ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اقدامات کا ڈیزائن اور ان کی تیاری میں مدد کے لئے قومی صحت سسٹم ریسورس سنٹر (این ایچ ایس آر سی) کا قیام ایک اہم اختراع ہے۔ کچھ ریاستوں میں ریاستی صحت سسٹم ریسورس سنٹر بھی قائم کئے گئے ہیں۔

سرکاری صحت اداروں میں حاملہ خواتین اور ایمرجنسی کیس کے لئے ایبوی لینس خدمات متعارف کرائی گئی ہیں۔ 108 نمبر کی ایبوی لینس خدمات کئی ریاستوں میں بہت مقبول ہوئی ہیں۔ صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت نے قومی صحت مشن کے تحت دو نئے پروگرام شروع کئے ہیں۔ ان میں ایک مشن اندر دھنشن ہے، جس میں صرف ایک سال کے اندر نیکہ کاری میں پانچ فیصد کی بہتری آئی ہے۔ دوسرا پروگرام کایا کلپ کا ہے، جو قومی صحت مشن کے تحت 2016 میں شروع کیا گیا تھا، جس کا مقصد صفائی ستھرائی کے رویے کو فروغ دینا، کچرے کے مؤثر بندوبست اور عوامی صحت اداروں میں انفیکشن کو کنٹرول کرنا شامل ہے۔ کایا کلپ کے تحت ایوارڈ کے لئے شروع کئے گئے مقابلوں میں بھی تمام ریاستوں میں صفائی ستھرائی کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے کافی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

قومی صحت مشن حفظان صحت کے لئے ایک عوامی تحریک ہے۔ ہندوستان نے تقریباً دس لاکھ آشاور کر

تعیانات کئے ہیں، جو ایک تبدیلی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ آشاور کر اسپتالوں میں زچگی، پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد بچوں کی دیکھ بھال اور نئی ماؤں کو ان کے گھروں پر ہی صلاح و مشورہ کرنا شامل ہے۔ قومی صحت مشن نے گاؤں کی صحت اور صفائی ستھرائی کی کمیٹیوں کے ذریعے عوام کو بااختیار بنایا ہے کہ وہ گاؤں کے لئے صحت منصوبے تیار کریں اور آشاور کر کی مدد سے ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ اب قومی شہری صحت مشن شروع ہونے کے بعد دیہی علاقوں کے علاوہ اب شہری جھگی جھوٹی بستیوں میں بھی صحت پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔

سوچتا ہم میں حصہ لے کر ہم ہر طرح کی آلودگی کو کم کر سکتے ہیں۔ باہری شہری ہوائی آلودگی بہت خطرناک ہے جس سے شدید اور دائمی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یا ان میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہندوستانی شہروں میں ماحولیاتی صحتی خطرے میں اضافہ کی وجہ سے کینسر کے زیادہ معاملات دیکھنے میں آئے۔ جی بی ڈی کے مطابق زہریلی ہوا سے دل کی بیماری، حملے، پھیپھڑے کی دیرینہ مزاحمانہ بیماری، سانس کی بیماری، پھیپھڑے کے کینسر اور سانس لینے کے نچلے راستے کے شدید انفیکشن کی علامتیں بدتر ہو جاتی ہیں۔ یہ بات بیماری کی وجہ سے قبل از وقت اموات اور صحت مند زندگی کے کئی برسوں کے نقصان کا سبب بنتی ہے۔ ہندوستان کے لئے مخصوص جی بی ڈی سے پتہ چلتا ہے کہ دل کی بیماری ہندوستان میں ہوائی آلودگی سے متعلق کل قبل از وقت اموات میں سے نصف اموات کا سبب ہوتی ہے۔ باقی اموات سانس لینے کے حالات اور کینسر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ جراثیم پذیر لوگ بچے بزرگ اور وہ ہیں جو سانس لینے اور دل کی بیماری سے متاثر ہیں۔ صحت مند لوگ تک بھی طویل عرصے تک زہریلی ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے غیر محفوظ ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمیں صفائی ستھرائی رکھنے کے ساتھ ساتھ آلودگی کو بھی کم کرنے کے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ ہم اچھی فضا میں سانس لیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب ہم اپنے

اطراف صفائی رکھیں اور اچھی فضا میں سانس لیں۔ خواتین اور بچوں کی بہبود کی وزیر محترمہ میکانجے گاندھی نے لوک سبھا میں پوچھے گئے، ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ان کی وزارت آئی سی ڈی ایس اسکیم جو ایک مرکزی اسکیم ہے، کا بندوبست کر رہی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد 6 سال سے کم عمر کے بچوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کی مجموعی فروغ کیلئے 16 اسکیموں یعنی (1) اضافی تغذیہ (2) اسکول سے پہلے غیر رسمی تعلیم (3) غذائیت اور صحت تعلیم (4) نیکہ کاری (5) ہیلتھ چیک اپ (6) اور ریفرل خدمات بہم پہنچانا ہے۔ 31 دسمبر 2016 تک 13.52 لاکھ آنگن واڑی مراکز (اے ڈبلیو سی) اور 7073 عملی پروجیکٹ کام کر رہے تھے۔ فی الحال 993.59 لاکھ مستفیدین کو مذکورہ خدمات کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ ان مستفیدین میں سے 807.53 لاکھ مستفیدین 6 سال سے کم عمر کے بچے اور 186.06 لاکھ حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی مائیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، 3 سے 6 برس کے 3.20 لاکھ بچوں (جن میں 171.09 لاکھ لڑکے اور 170.11 لاکھ لڑکیاں شامل ہیں) کو اسکول جانے سے قبل غیر رسمی تعلیم مہیا کرائی جا رہی ہے۔

بہر حال تغذیہ بخش خوراک سب کے لئے خاص کر بچوں کے لئے بہت اہم ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے بہت سارے اقدامات کئے ہیں جس کے بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں۔ گیارہویں پنج سالہ منصوبہ میں بھی ترقی سے محروم علاقوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس کے تحت چھوٹے آنگن واڑی مراکز قائم کئے گئے۔ لیکن آج بھی آئی سی ڈی ایس کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ خواتین اور بہبود اطفال کی وزارت نے مئی 2016 میں آئی سی ڈی ایس کو نئی شکل دی جس سے ملک میں تغذیہ کی حالت بہتر ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

## پوشن ابھیان: ایک جائزہ

کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ اور مجبوری اس بات کی تھی کہ آپ نے، بیٹی بچاؤ۔ بیٹی پڑھاؤ، کی اس تحریک کو اس ضلع نے جس شاندار طریقے سے آگے بڑھایا، یہاں کے ہر کنبے نے ایک بہت بڑا عمدہ کام کیا، تو فطری طور پر میرے دل نے کہا کہ چلو جھنجھو کی مٹی کو ماتھے پر چڑھا کر آ جاتے ہیں۔ ابھی وسندھ راجی وضاحت سے بیان کر رہی تھیں کہ کیسے سو ماؤں کی سر زمین ہے، اس سر زمین کی کیا قوت رہی ہے، اور اس لئے چاہے معاشرے کی خدمت کا کام ہو، چاہے تعلیم کا کام ہو، چاہے ناداروں کی امداد کا کام ہو، چاہے ملک کے لئے مرثیے کی بات ہو، اس ضلع نے ثابت کر دیا ہے، جنگ ہو یا قحط، جھنجھو جھکنا نہیں جانتا، جھنجھو جو جھننا جانتا ہے۔ اور اس لئے جھنجھو کی سر زمین سے آج جس کام کو آگے بڑھایا جا رہا ہے، ملک کو جھنجھو سے ترغیب ملے گی، ملک کو یہاں سے بھی ایک نئی طاقت ملے گی۔ بیٹی بچاؤ۔ بیٹی پڑھاؤ، کو اگر کامیابی ملتی ہے، تو دل کو اطمینان ہوتا ہے، لگتا ہے کہ چلو بھائی کچھ حالات میں سدھارا آیا۔ لیکن کبھی کبھی دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف اس بات کی ہوتی ہے کہ جس ملک کی عظیم تہذیب، جس ملک کی عظیم روایات، شاستروں میں عمدہ سے عمدہ باتیں، وید سے ویویکا نند تک، صحیح سمت میں ادراک، لیکن کیا وجہ ہے وہ کون سی برائی گھر گئی کہ آج ہمیں اپنے ہی گھر میں بیٹی بچانے کے لئے ہاتھ پیر جوڑنے پڑے ہیں، سمجھانا پڑ رہا ہے، اس کے لئے بجٹ سے پیسہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کسی بھی معاشرے کے لئے اس

ہوئے راجستھان کی وزیر اعلیٰ محترمہ وسندھ راجی نے کہا کہ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ وزیر اعظم نے اس اہم اسکیم کے آغاز اور بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کو توسیع دئے جانے کے لئے راجستھان کا انتخاب کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ راجستھان عورتوں کی بااختیار بنانے کی سمت وزیر اعظم زیندر مودی کی کوششوں کی ہمیشہ حمایت کرے گا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم زیندر مودی نے کہا کہ ٹیکنالوجی کی قوت کے ذریعے پورا ملک جھنجھو سے جڑ گیا ہے۔

انہوں نے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ تحریک کو مزید وسعت دینے کے لئے جھنجھو ضلع کی سٹائنڈ کی۔ انہوں نے کہا کہ صنف پر مبنی امتیاز کا کوئی سوال نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے لڑکوں کی طرح ہی لڑکیوں کے لئے مساوی تعلیم تک رسائی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ لڑکی بوجھ نہیں ہے، کہا کہ لڑکیاں بہت سے شعبوں میں ہمارے ملک کا نام اونچا کر رہی ہیں اور ملک کی شان بڑھا رہی ہیں اور وہ بہت سے شعبوں میں غیر معمولی کارکردگی انجام دے رہی ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ 8 مارچ پورا عالم 100 برسوں سے زائد عرصے سے بین الاقوامی یوم خواتین کے طور پر اس سے جڑا ہوا ہے لیکن آج پورا ہندوستان جھنجھو کے ساتھ جڑ گیا ہے۔ ٹکنالوجی کی مدد سے جھنجھو کا یہ خوبصورت منظر پورے ملک کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ میں جھنجھو یوں ہی نہیں آیا ہوں، سوچ سمجھ کر یہاں آیا ہوں، اور آیا کیا آپ نے مجھے پہنچ لیا ہے۔ آپ نے مجھے آنے



**ہندوستان میں نقص تغذیہ کا مسئلہ عام ہے۔ اس**

کی وجہ سے بچوں کی صحت پر بہت بڑے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچے ہمارے ملک کا مستقبل ہیں۔ اگر ان کی صحت کے نظر انداز کیا گیا تو ترقی کا خواب ادھورا رہ جائے گا۔ حکومت نے اس کو بخیرگی سے لیا ہے اور تغذیہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے پوشن ابھیان شروع کیا۔ وزیر اعظم نے راجستھان کے جھنجھو میں تغذیہ کے قومی مشن کا آغاز کیا اور بیٹی بچاؤ۔ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کو توسیع دئے جانے کی تقریب کا بھی افتتاح کیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے متوقع اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ بات چیت کی۔ انہوں نے بیٹی بچاؤ۔ بیٹی پڑھاؤ پروگرام سے استفادہ کرنے والی ماؤں اور بچوں کیساتھ بھی بات چیت کی۔

وزیر اعظم نے بچوں کو مناسب غذا فراہم کرنے کی اہمیت کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ مشن اندر دھنش سے عورتوں اور بچوں کی زندگیوں میں انتہائی مثبت تبدیلی آئی ہے۔ وزیر اعظم نے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کے تحت بہترین کارکردگی کرنے والے ضلعوں کو سرٹیفکیٹ بھی عطا کئے۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے

مضمون نگار قلم کار ہیں۔

سے زیادہ تکلیف کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور کئی دہوں سے ایک بیمار ذہنیت کی وجہ، ایک غلط سوچ کے باعث، معاشرے کی برائیوں کی بجائے ہم نے بیٹیوں کو ہی بلی چڑھانے کا راستہ چن لیا۔ جب یہ سنتے ہیں کہ ہزار بیٹوں کے سامنے کہیں 800 بچیاں ہیں، 850 بچیاں ہیں، کہیں 900 بچیاں ہیں، یہ معاشرے کی کیا حالت ہو گئی، آپ محسوس کر سکتے ہیں۔ عورت اور مرد کی برابری سے ہی اس معاشرے کا نظام چلتا ہے، معاشرے میں سرگرمیاں بڑھتی ہیں۔ کئی دہوں سے بیٹیوں کی تردید کرتے رہے، خارج کرتے رہے، مارتے رہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ سماج میں عدم توازن پیدا ہوا۔ میں جانتا ہوں ایک آدھ پیڑھی میں یہ سدھار نہیں ہوتا ہے۔ چار چار، پانچ پانچ پیڑھیوں کی برائیاں آج یکجا ہو گئی ہیں۔ پرانا جو نقصان ہے، اس نقصان کو پورا کرنے میں وقت لگے گا، اسے ہر شخص سمجھتا ہے لیکن اب تو ہم طے کریں کہ جتنے بیٹے پیدا ہوں گے، اتنی ہی بیٹیاں بھی پیدا ہوں گی۔ جتنے بیٹوں کی پرورش ہوگی، اتنی ہی بیٹیوں کی بھی پرورش ہوگی۔ بیٹی۔ بیٹا دونوں، ایک سماں، اس جذبے کو لے کر آگے چلیں گے تو چار، پانچ، چھ پیڑھی میں برا ہوا ہے، وہ شاید ہم اگلی دو یا تین پیڑھیوں میں ٹھیک کر پائیں گے۔ لیکن اس کی پہلی شرط ہے، ابھی جو بچے پیدا ہوں گے، اس میں کوئی عدم توازن نہیں ہونا چاہئے۔

مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ آج جن اضلاع کو نواز نے کا موقع ملا، ان پہلے دس اضلاع نے اس کو بخوبی نبھایا ہے۔ یہ جو نئے پیدا ہونے والے بچے ہیں، اس میں وہ بیٹوں کی برابری میں بیٹیوں کو لانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ آج جن کو نواز نے کا موقع ملا ان ضلعوں کو، اس ریاست کو، اس ٹیم کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ انھوں نے اس پاکیزہ کام کو اپنے ذمہ لیا۔ اس سلسلے میں، میں ملک کے سبھی افسران سے، سرکار کے سبھی اپنے ساتھیوں سے، ریاستی سرکاروں سے بھی گزارش کروں گا کہ اسے عوامی تحریک بنانا ہوگا۔ جب تک اس تحریک سے ایک ایک کنبہ نہیں جڑتا ہے اور ساس اس کی سرپرستی نہیں سنبھالتی ہے، اس کام میں وقت زیادہ لگے گا۔ لیکن اگر (مدر۔ ان۔ لا) یعنی ساس اس کو سنبھال لیتی ہے کہ

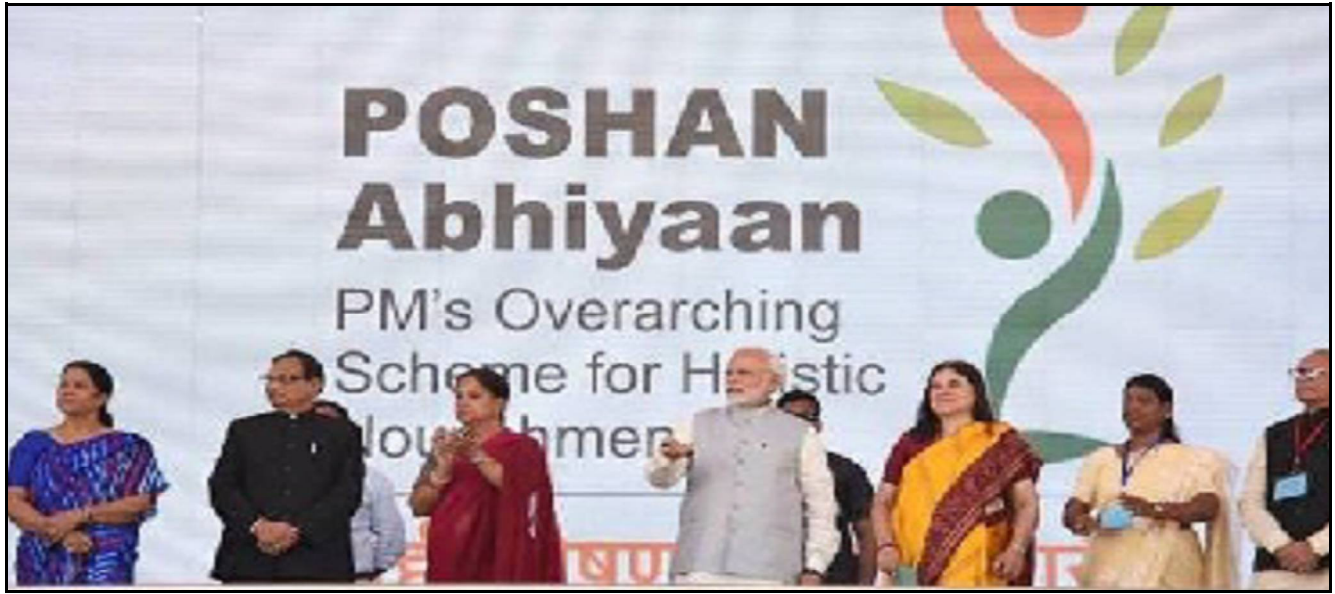
بیٹی چاہئے اور ایک بار صاف کہہ دیں کہ گھر میں بیٹی چاہیے، کسی کی طاقت نہیں ہے کہ وہ بیٹی کے ساتھ نا انصافی کر سکے۔ اور اسی لئے ہمیں ایک سماجی تحریک شروع کرنا پڑے گی، عوامی تحریک چھیڑنا ہوگی۔

بھارت سرکار نے دو سال قبل ہریانہ، جہاں تناسب ہی تشویشناک تھا، اس چنوتی کو منظور کرتے ہوئے ہریانہ میں پروگرام کیا۔ ہریانہ کی سر زمین پر جا کر یہ بات بتانا کافی مشکل کام تھا۔ میرے افسروں نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ صاحب وہاں تو حالت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ وہاں جائیں گے تو اور نیا ہی غلط ہو جائے گا۔ میں نے کہا جہاں سب سے زیادہ پریشانی ہے، وہاں سے ہی شروع کروں گا۔ اور آج میں ہریانہ کو مبارکباد دیتا ہوں، انھوں نے گذشتہ دو برسوں میں ہی حالات میں بہت تیزی سے تبدیلی پیدا کی ہے۔ بیٹیوں کی پیدائش کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اپنے آپ میں ایک نیا اعتماد اور ایک نئی امید جگاتا ہے۔ اور یہ جو پچھلے دو سال کا تجربہ ہے، اس میں جو کامیابی ملی ہے، اسے ذہن میں رکھ کر آج 8 مارچ، بین الاقوامی یوم خواتین پر حکومت ہند نے اب وہ منصوبہ 161-160 اضلاع تک ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے سبھی اضلاع میں اس منصوبے کا نفاذ کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے وہاں حالات اچھے بھی ہوں گے، زیادہ بہتر کیسے ہوں، اس کے بارے میں کام کیا جائے گا۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا پڑیگا۔ یہ جو پرانی سوچ رہی ہے کہ بیٹی کبھی لگتا ہے کہ بوجھ ہوتی ہے۔ لیکن آج واقعات بتاتے ہیں، بیٹی بوجھ نہیں، بیٹی ہی پورے کنبے کی آن بان شان ہے۔

ہندوستان میں دیکھئے آپ۔ جب سیٹلائٹ، آسمان میں ہم جاتے ہیں، سنتے ہیں کہ وہ سیٹلائٹ گیا، منگلاین ہوا، ڈھلکا ہوا، اور جب دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میرے ملک کی تین خواتین دانوں نے خلائی ٹکنالوجی میں اتنی زبردست شہرت حاصل کی ہے، تب پتہ چلتا ہے کہ بیٹیوں کی طاقت کیا ہوتی ہے۔ جب جھجھو کی ہی ایک بیٹی فائٹر جہاز چلاتی ہے، تب پتہ چلتا ہے کہ بیٹیوں کی طاقت کیا ہوتی ہے۔ اولمپک میں جب گولڈ میڈل لے کر آتے ہیں، میڈل لے کر آتے ہیں اور پتہ چلتا ہے

لانے والی بیٹیاں ہیں تو تمام ملک کا سرفر سے اونچا ہو جاتا ہے کہ ہماری بیٹیاں دنیا میں نام روشن کر رہی ہیں۔ اور جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ بیٹا ہے تو بڑھاپے میں کام آئے گا، حالت کچھ الگ ہی ہے۔ میں ایسے کنبے دیکھے ہیں، جہاں بوڑھے ماں۔ باپ ہوں، چار چار بیٹے ہوں، بیٹیوں کے اپنے بنگلے ہوں، گاڑیوں کی بھر مار ہو، لیکن ماں اور باپ یتیم خانہ میں بڑھاپے کے دن بتاتے ہیں، ایسے کنبے ہم نے دیکھے ہیں، اور ایسے بھی کنبے دیکھے ہیں کہ بیٹی، ضعیف والدین کی اکلوتی بیٹی، والدین کو بڑھاپے میں تکلیف نہ ہو، اس لئے روزگار کرتی ہیں، کام کاج کرتی ہیں، نوکری پر جاتی ہیں، محنت کرتی ہیں، شادی تک نہیں کرتی ہیں، تاکہ بڑھاپے میں والدین کو تکلیف نہ ہو اور ماں باپ کے لئے اپنی زندگی قربان کر دیتی ہیں۔ اور اس لئے معاشرے میں جو سوچ بنی ہے، یہ جو خرابی گھر کر گئی ہے، اس خرابی سے ہمیں باہر آنا ہے۔ اور اس کو ایک سماجی تحریک بنانا، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ کامیابی، ناکامی کے لئے کوئی حکومت کو بدنام کرے، ٹھیک ہے وہ کام کرنے والے کرتے رہیں، لیکن اس کی کامیابی کی بنیاد، ہر کنبے کا عزم ہی کامیابی کا باعث بن سکتا ہے، اور اس لئے جب تک بیٹا، بیٹی میں برابری، بیٹی کے لئے فخر کا جذبہ، یہ ہمارے ذہن میں نہیں ہوگا، تب تک ماں کی گود میں ہی بیٹیوں کو مار دیا جائے گا۔ 18 ویں صدی میں بیٹی کو دودھ پیتی کرنے کی روایت تھی۔ ایک بڑے برتن میں دودھ بھر کے بیٹی کو ڈوب دیا جاتا تھا۔ لیکن کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ ہم 21 ویں صدی میں ہونے کے باوجود بھی ان 18 ویں صدی کے لوگوں سے بھی برے لگتے ہیں، کیونکہ 18 ویں صدی میں کم سے کم اس بیٹی کو پیدا ہونے کا تو حق حاصل تھا، اس کو اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے کی خوش قسمتی نصیب ہوتی تھی، اس ماں کو اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھنے کی خوش قسمتی نصیب ہوتی تھی، اس زمین پر اس کو کچھ لمحے کے لئے ہی کیوں نہ ہو، سانس لینے کا موقع ملتا تھا اور بعد میں بہت بڑا گناہ کر کے معاشرے کا سب سے زیادہ برائی والا کام کر دیا جاتا تھا۔

لیکن آج، آج تو اس سے بھی زیادہ برا کرتے ہیں کہ ماں کے رحم میں، نہ ماں نے بیٹی کا منہ دیکھا، اور نہ



سے جڑے جتنے بھی پہلو ہیں، بیمار ہیں تو وقت پر دوا، زچگی کے فوراً بعد ماں کے دودھ پلانے کی خوش نصیبی، پرانے لوگ تو کہتے ہیں کہ پیدائش کے فوراً بعد ماں کا دودھ مت پلاؤ، غلط ہے۔ سچ پوچھئے تو یہ بات غلط ہے۔ پیدائش کے فوراً بعد ماں کا دودھ اگر بچے کو ملتا ہے تو پرورش کے دوران بڑا ہونے کی مدت میں کم سے کم مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ اس لئے ماں کو جب ہم پوری طرح یہ مانتے ہیں، اس کی پوجا کرتے ہیں، اس کی عظمت کو سمجھتے ہیں تو ہم اس کی رکھوالی کریں گے اور یقینی بنائیں گے کہ اس کی گود میں پلنے والا بچہ بھی سونے تغذیہ سے محفوظ رہے۔

غذائیت کی فکر کرنا بھی ایک کام ہے، اس کے ذریعہ کی جانے والی ٹیکہ کاری کے پروگرام، خدمات، بجٹ اور عملہ کی موجودگی کے باوجود کبھی کبھی انجام نہیں دی جاپاتی۔ آپ نے ابھی جو فلم دکھائی اس میں بتایا گیا ہے کہ ہاتھ دھوئے بغیر کھانے سے بدن میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، جو بچے موت کا شکار ہوتے ہیں، ان میں ہاتھ نہ دھو کر کھانا کھانے والے بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، اس کے ساتھ ہی اس سے پیدا ہونے والے امراض میں مرنے والوں کی 30 سے 40 فیصد بچوں کی تعداد وہ ہوتی ہے جن کے کھانے پینے میں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اب کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی عادت کون ڈالے گا۔ یہ بات تو ماں ہی سکھاتی ہے اس لئے ماں کو بھی ہاتھ دھونے چاہئیں اور بچے کو کچھ کھانا ہے تو ہاتھ

کیسے ایک دم سے گھر گھر پھیل جاتا ہے۔ اور ہمارے یہاں بیٹا ہے یا بیٹی، اس کے جسم کا جو وکاس ہونا چاہئے، وہ رک جاتا ہے۔ کبھی پیدائش کے وقت ہی بہت کم وزن کا بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں بھی لاعلمی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمیں اس مسئلے سے باہر نکلنا ہے۔ اور پھر بھی میں کہتا ہوں کہ یہ صرف سرکاری بجٹ سے ہونے والی کام نہیں ہیں۔ یہ تب ہوتا ہے کہ جب عوامی تحریک شروع ہوتی ہے۔ لوگوں کو خواندہ بنایا جاتا ہے، سمجھایا جاتا ہے، اس کے مضمرات کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

نا کافی تغذیہ کے خلاف پہلے کام نہیں ہوئے، ایسا نہیں ہے۔ ہر سرکار میں کچھ نہ کچھ منصوبے وضع ہوئے ہیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ زیادہ تر ہم لوگوں کو لگتا ہے کہ اگر جتنا کیلوری چاہئے، اتنا اگر اس کے پیٹ میں جائیگا تو پھر ناقص تغذیہ سے نجات مل جائیگی۔ لیکن تجربہ کہتا ہے کہ صرف کھانا ٹھیک ہو جائے، اتنے سے مسئلے کا حل نہیں ہوگا۔ یہ پورا ایکو نظام درست کرنا پڑتا ہے۔ کھانا اچھا بھی مل جائے لیکن اگر وہاں پانی خراب ہے، کتنا ہی کھاتے جاؤ ناقص تغذیہ کی حالت میں فرق نہیں آتا ہے۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کم عمر میں شادی۔ یہ بھی کو پوشت (نقص تغذیہ) بچوں کے لئے ایک بہت بڑی وجہ سامنے آئی ہے۔ کم عمری میں شادی ہو جانا، بچے ہو جانا، نہ ماں کے جسم کا وکاس ہو، نہ آنے والے بچے کے جسم پر کوئی بھروسہ کر سکتا ہے۔ اور اس لئے زندگی

بیٹی نے ماں کا چہرہ دیکھا، جدید سائنس کی مدد سے ماں کے رحم میں بیٹی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ جب تک ماں کے نہیں کہ بیٹی ہماری آن۔ بان۔ شان ہے، تب تک یہ برائیاں دماغ سے نہیں نکلیں گی۔ آج مجھے یہاں جن کے کنبے میں بیٹی پیدا ہوئی ہے، ان ماؤں سے، ان بچیوں سے ملنے کی خوشی نصیب ہوئی۔ ان کے چہرے پر اتنی خوشی تھی، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو پتہ ہے، آپ کو کسی نے بتایا کہ آپ جب پیدا ہوئی تھیں تو مٹھائی بانٹی گئی تھی؟ انھوں نے کہا، وہ تو معلوم نہیں ہے، لیکن ہمارے بیٹی پیدا ہوئی ہے تو پورے محلے میں مٹھائی بانٹی تھی اور ایک جشن منایا تھا۔ ہمیں یہ حالات بدلنے ہیں اور اس کو بدلنے کی سمت میں جو اہم کام سرکار کے ذریعے کئے جا رہے ہیں اسی کے تحت آج اس منصوبے کو پورے ملک میں ہم وسیع پیمانے پر کر رہے ہیں۔

دوسرا، آج ایک پروگرام کا آغاز ہو رہا ہے، تغذیہ مشن کا، قومی تغذیہ مشن۔ جب کسی کو بھی پی ایم کوگالی دینی ہے، پی ایم کی تنقید کرنی ہے، پی ایم کی برائی کرنی ہے تو میری ان سے گزارش ہے کہ جتنی بار آپ پی ایم کی برائی کریں، پی ایم کی تنقید کریں، اچھا کہیں، برا کہیں، بھلا کریں نہ کریں، لیکن جب بھی پی ایم بولیں، من میں پی ایم آئے۔ تو آپ کو زبردست رمودی نہیں دکھنا چاہیے، آپ کو پی ایم سنتے ہی تغذیہ مشن دکھنا چاہئے۔ دیکھئے

دھوکھا کرکھانا چاہیے۔ یہ کون سکھائے گا۔ ہمارے روشن مستقبل کے لئے، ہماری زندگی میں بہتری کے لئے یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، اس کے تحت اس اسکیم کو ایک مشن کے طریقے سے چلایا جا رہا ہے اور تمام اسکیموں کو ایک ساتھ جوڑ کر خواہ پانی کا مسئلہ ہو یا دواؤں کا ہو، یاروایتی کی دشواریوں کا ہو، جو بچے اسکول جاتے ہیں وہ ایک عمر کے بعد ان کے دل میں ایک احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے، یہ احساس کس بات کا ہے؟ اگر اس اسکول میں پانچ بچوں کے قذ زیادہ ہیں، باقی پستہ قذ ہیں، تو باقی تمام بچوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ کاش ہمارا قذ بھی اتنا ہی اونچا ہوتا۔ پھر وہ بیڑیا کسی دوسری جگہ لٹک کر سوچتا ہے کہ اس کا قذ بڑھ گیا ہے۔ آپ میں سے بیشتر لوگوں نے یہ تجربہ کیا ہوگا، کہ میرا قذ بڑھنا چاہیے۔ لیکن ہم ان چیزوں پر سائنسی طریقے سے کام نہیں کرتے۔

ملک میں قذ کی طوالت عمر کے حساب سے ہونی چاہئے۔ اس میں کافی کمی نظر آتی ہے۔ ہمارے بچے تندرست ہوں، ان کا وزن مناسب ہو، اور قذ معقول ہو، ان سب کو پیش نظر رکھ کر یہ مبارک نظر یہ بنایا گیا ہے کہ جب ہماری آزادی کے 75 سال ہوں گے، اس وقت ملک میں پرورش اور غذاؤں کے شعبے پر توجہ مرکوز کر کے ہم فخر کے ساتھ یہ کہہ سکیں گے کہ ہم نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ہم اپنے بچوں پر نظر ڈالیں تو ہمارا پورا دن بہتر گزرے، ایسے ہنستے کھیلتے بچے ہر لمحہ نظر آئیں، جہاں جائیں وہاں ایسے بچے نظر آئیں، ہمیں یہی صورت حال پیدا کرنی ہے۔

اس اسکیم کو تقریباً 9 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے آگے بڑھایا جائے گا اور مشترکہ معیارات کے ساتھ آشاؤد کرکراور دیہی سطح کے رضا کاروں کی ٹکنالوجی کی سہولت سے لیس کرنا ہوگا۔ مستقل بنیاد پر اگر اعداد و شمار جمع کرنے ہوں، اگر اس میں کوئی اتار چڑھاؤ آتا ہے تو فوری طور سے اوپر سے کارروائی کی جائیگی یہ دیکھا جائے گا کہ مسئلہ کا حل کیسے ہو، یہ دیکھنا ہوگا کہ 8 مہینے تک بچے کی نمونہ ڈھنگ سے ہو رہی ہے، وزن صحیح ہے، بارش کا موسم آ گیا ہے، تو بیماریوں کا دور شروع ہو گیا ہے۔ اچانک سیکڑوں بچوں کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ آپ

8 مہینے کی محنت محض ایک مہینے میں ہی نیچے آ جاتی ہے۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے۔ لیکن ہمیں اس چیلنج کا بھی مقابلہ کرنا ہوگا اور مجھے یقین ہے ہم سب نے جو عہد کیا ہے، اس کام کو اس عہد کے ذریعہ پورا کیا جاسکے گا۔ پردھان منتری ماتر وندنا یوجنا کے تحت ان والدین کو 6 ہزار روپے کی مالی امداد کر کے ان کے حمل کے دوران ان کی فکر کی جائے، اس کے لئے بھی سرکار تقریباً 30 لاکھ خواتین سوچھ بھارت مشن سے وابستہ ہیں۔ جو لوگ وہاں ہیں وہ نیچے والے اڈوں کو پکڑ لیں، آندھی ذرا تیر ہے ہر کوئی اس کو پکڑ لے۔ اسی طرح سے گھر میں لکڑی کا چولہا جلا کر کے گھر میں ماں ایک دن میں 400 سگریٹ کا دھواں اپنے پیچھے پھیلے گا۔ ہم نے اس سے نجات دلانے کے لئے پردھان منتری اجول یوجنا کے تحت مفت میں گیس کے کنکشن پہنچانے کا کام شروع کیا ہے۔ اور مفت میں گیس کے کنکشن پہنچانے کی وجہ سے قریب قریب ساڑھے تین کروڑ کنکشنوں کو اس سے نجات دلانے کا کام کیا ہے۔ آنے والے دنوں میں بھی ترقی کے اس سفر کو جاری رکھتے ہوئے، آج جن منصوبوں کی شروعات ہوئی ہے، اس کو اور تیزی سے آگے بڑھاتے ہوئے ہمیں اپنے ملک کو توانا و تندرست بنانا ہے۔ ہمارے بچے اگر سہولت ہو گئے تو ہمارے ملک کا مستقبل بھی روشن ہوگا۔ اسی عہد کے ساتھ آپ سب اس عوامی تحریک سے جڑیں۔ میں تمام اہل وطن کو مدعو کرتا ہوں۔ یہ انسانیت کا کام ہے، یہ آنے والی پیرھمی کا کام ہے، یہ بھارت کے مستقبل کا کام ہے، آپ سب ہمارے ساتھ جڑیں۔ وزیراعظم کی تقریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ پوشن ابھیان کتنا اہم ہے۔ ضرورت ہے اس کے صحیح طور پر نافذ کرنے کی۔ اگر یہ منصوبہ کامیابی کے ساتھ نافذ ہو جاتا ہے تو ملک میں نقص تغذیہ کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو جائے گا اور ہندوستان کے تمام بچوں کی نشوونما کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔

بچوں اور ماؤں کو صحت مندر رکھنے کے لئے کئی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ ان میں پردھان منتری ماتر وندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی) کے تحت مندرج کئے جانے والے فائدہ یافتگان کی تعداد 17 لاکھ 66 ہزار 423 ہو گئی ہے۔ اوسطاً روزانہ تقریباً 50 ہزار نئی

درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ اب تک 2048.21 کروڑ روپے کی رقم اس اسکیم کے تحت سبھی ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لئے منظور کی جا چکی ہے، جس میں سے 2042.09 کروڑ روپے کا سرمایہ جاری بھی کیا جا چکا ہے۔ حکومت ہند نے یکم جنوری 2017 سے ملک کے تمام اضلاع میں پی ایم ایم وی وائی پر ملک گیر عمل آوری کی منظوری دے دی ہے، جس کے تحت اہل فائدہ یافتگان کو پی ایم ایم وی وائی کے تحت 5000 روپے کی رقم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جنینی سرکشا یوجنا (بے ایس وائی) کے تحت زچگی کے لئے دستیاب کرائے جانے والے منظور شدہ فوائد میں شامل نقدی کی شکل میں ترغیبات دی جاتی ہیں، جس کے تحت زچگی کے بعد اوسطاً ہر خاتون کو 6000 روپے کی رقم دئے جاتے ہیں۔

اس اسکیم پر عمل آوری کے رہنما اصولوں میں، پردھان منتری ماتر وندنا یوجنا۔ کامن ایپیلی کیشن سافٹ ویئر (پی ایم ایم وی وائی۔ سی اے ایس) اور اس کے یوزر مینول کیمر ستمبر 2017 کو ترقی خواتین واطفال کی مرکزی وزیر محترمہ مینکا کھنخے گاندھی نے شروع کئے تھے۔ پی ایم ایم وی وائی کو ریاستی سرکاروں کی شرکت کے ساتھ رو بہ عمل لایا جا رہا ہے۔ پردھان منتری ماتر وندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی) کے تحت دستیاب کرائے جانے والے فوائد تمام حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں (پی ڈبلیو اینڈ ایل ایم) کو دستیاب کرائے جاتی ہیں تاہم جو خواتین مرکزی یاریاستی سرکاروں میں ملازم ہیں یا پبلک سیکٹر اداروں میں ملازمت کرتی ہیں یا وہ خواتین جنہیں کسی قانون کے تحت یہ فوائد پہلے سے ہی حاصل ہیں، انہیں یہ فوائد دستیاب نہیں کرائے جاتے۔ پہلی بار کسی بچے کی پیدائش یا پہلی بار حمل قرار پانے کی صورت میں عورت کو نئے نئے چیلنج اور دباؤ درپیش ہوتے ہیں، اس لئے زچگی سے قبل اور پہلے بچے کی زچگی کے بعد خاتون کے لئے مطلوب مقررہ مدت آرام سے ہونے والے تنخواہ کے نقصان کی تلافی کے لئے سرپرستانہ معاوضہ دیا جانا، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کی بہتر صحت کے لئے نقدی کی شکل میں ترغیبات دیا جانا اس اسکیم کے مقاصد میں شامل ہے۔

☆☆☆



# ترقیاتی خبر نامہ

(بڑھتے قدم)

پوسکو کے ساتھ موجودہ طویل مدتی سمجھوتے تین سال کی مدت کے لئے تھے، جو 31 مارچ 2018 کو ختم ہو گئے۔ مرکزی کابینہ نے 24 جون 2015 کو منعقد اپنی میٹنگ میں ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ 18-2015 تک تین سال کی مدت کے لئے خام لوہے کی سپلائی کے لئے جاپان کی اسٹیل ملوں اور جنوبی کوریا کی پوسکو کے ساتھ سمجھوتے کرے۔

مرکزی کابینہ نے بانس کے قومی مشن کی تشکیل نو کو منظوری دی

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے سربراہی میں اقتصادی امور سے متعلق کابینہ کمیٹی نے 14 ویں مالیاتی کمیشن (19-2018 اور 20-2019) کی باقی بچی مدت کے دوران پائیدار زراعت کے لیے قومی مشن (این ایم ایس اے) کے تحت مرکز کی بانس کے قومی مشن کو منظوری دے دی ہے۔ مشن کو مکمل ویلیو چین بنا کر اور پیدا کرنے والوں (کسانوں) کا صنعت کے ساتھ کارگر رابطہ قائم کر کے بانس کے سیکٹر کی مکمل ترقی کو یقینی بنائے گا۔

کابینہ کی اقتصادی معاملوں کی کمیٹی نے بانس کے قومی مشن (این بی اے) کے رہنما خطوط کو تیار کرنے اور رہنما خطوط میں زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت کی منظوری کے ساتھ ریاستوں کی مخصوص سفارشات کے مطابق وقتاً فوقتاً اٹھائے گئے اقدامات کے لئے لاگت کے طور پر طریقوں سمیت دیگر تبدیلی

ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کے ذریعے جاپان کی اسٹیل ملوں اور جنوبی کوریا کی پوسکو کو سپلائی کے لئے مجوزہ خام لوہے کی مقدار کی حد 64 فیصد سے زیادہ ہوگی۔ اس کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔ جاپان کی اسٹیل ملیں، 3.00-4.30 ملین ٹن سالانہ، جنوبی کوریا کی پوسکو، 1.20-0.80 ملین ٹن سالانہ، ایف او بی قیمت کے 2.8 فیصد کے کاروباری مارچنگ کے ساتھ ایم ایم ٹی سی کے ذریعے واحد ایجنسی آپریشن اور برآمدات کی موجودہ پالیسی آگے بھی جاری رہے گی۔ فائدے: طویل مدتی سمجھوتوں کے تحت خام لوہے کی برآمدات سے جاپان اور جنوبی کوریا جیسے مضبوط ساجھیدار ملکوں کے ساتھ ہندوستان کے باہمی تعلقات کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی اور برآمداتی بازار حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ غیر ملکی زر مبادلہ ملک میں آسکے گا۔

مذکورہ سمجھوتے سے ہندوستان کو اپنے خام لوہے کے لئے بین الاقوامی بازار حاصل کرنے اور مضبوط معاشی، ایکو نظام قائم کرنے میں مدد ملے گی، جو کاکنی، لوجسٹک اور متعلقہ شعبوں میں براہ راست اور بلا واسطہ روزگار فراہم کراتا ہے۔ پس منظر: ہندوستان سے جاپان کو خام لوہے کی برآمد کی تاریخ لگ بھگ 6 دہائی پرانی ہے اور یہ جاپان کے ساتھ ہندوستان کے باہمی تعلقات کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ ایم ایم ٹی سی 1963 سے جاپان کی اسٹیل ملوں کو خام لوہا سپلائی کر رہی ہے اور جنوبی کوریا کو 1973 سے خام لوہا سپلائی کر رہی ہے۔ خام لوہے کی سپلائی کے لئے جاپان کی اسٹیل ملوں اور جنوبی کوریا کی

ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کے ذریعے جاپان اور جنوبی کوریا کے لئے خام لوہے کی سپلائی کے لئے طویل مدتی سمجھوتوں کو منظوری

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی سربراہی میں مرکزی کابینہ نے ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کے ذریعے یکم اپریل 2018 سے 31 مارچ 2023 تک یعنی مزید پانچ سال کے لئے جاپان کی فولاد ملوں (جے ایس ایم) اور جنوبی کوریا کی پوسکو کو گریڈ پلس کے 64 فیصد سے زیادہ لوہے کے سامان کی اقسام (لس اینڈ فائنس) کی سپلائی کے لئے طویل مدتی سمجھوتوں کی تجدید کو منظوری دے دی ہے۔ تفصیلات: موجودہ طویل مدتی سمجھوتے 31 مارچ 2018 تک ویلڈ ہیں۔ جاپان کی اسٹیل ملوں اور جنوبی کوریا کی پوسکو کے ساتھ تجدید شدہ طویل مدتی سمجھوتے یکم اپریل 2018 سے 31 مارچ 2023 تک کی پانچ سال کی مدت کے لئے ہوں گے۔

طویل مدتی سمجھوتے کے تحت ہر سال برآمد کئے جانے والے خام لوہے کی مقدار کی ریٹنگ کم سے کم سالانہ 3.80 ملین ٹن سے لے کر 5.50 ملین ٹن (زیادہ سے زیادہ) سالانہ ہوگی اور اس کے تحت این ایم ڈی سی اور غیر این ایم ڈی سی دونوں ہی اصل خام لوہے کے ساتھ ہوگی۔ جبکہ بیلا ڈیلا لپس (گولے) کی برآمد کی مقدار کی حد سالانہ 1.81 ملین میٹرک ٹن اور بیلا ڈیلا فائنس (باریک) کی برآمد کی مقدار کی حد سالانہ 2.71 ملین میٹرک ٹن ہوگی۔ ان طویل مدتی سمجھوتوں کے تحت

کرنے کے لئے ایگزیکٹو کمیٹی کو بااختیار بنانے کو بھی اپنی منظوری دے دی ہے۔

اخراجات: 14 ویں مالیاتی کمیشن (19-2018 اور 20-2019) کی باقی مدت کے دوران مشن لاگو کرنے کے لئے 1290 کروڑ روپے کی (مرکزی حصے کی شکل میں 950 کروڑ روپے کے ساتھ) گنجائش رکھی گئی ہے۔

فیض یا فینگان: اس اسکیم سے کسانوں، مقامی دستکاروں اور بانس کے سیکٹر میں کام کر رہے دیگر لوگوں کو براہ راست طور پر اور بلا واسطہ طور پر فائدہ ہوگا۔ شجرکاری کے تحت لگ بھگ ایک لاکھ ہیکٹیر علاقے کو لائیکلی بھی تجویز ہے۔ اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ شجرکاری کو لے کر براہ راست طور سے لگ بھگ ایک لاکھ کسانوں کو فائدہ ہوگا۔

احاطہ کی گئی ریاستیں اور اضلاع: مشن ان محدود ریاستوں میں جہاں بانس کے سماجی کاروباری اور اقتصادی فائدے ہیں وہاں بانس کی ترقی پر توجہ دی جائے گی۔ خاص طور پر شمال مشرقی خطے اور مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، اڈیشہ، کرناٹک، اترکھنڈ، بہار، جھارکھنڈ، آندھرا پردیش، تلنگانہ، گجرات، تمل ناڈو اور کیرل جیسی ریاستوں میں توقع ہے کہ یہ مشن 4 ہزار ٹریلینڈ پروڈکٹ ڈیولپمنٹ یونٹس قائم کرے گا اور ایک لاکھ سے زیادہ ہیکٹیر اراضی کو شجرکاری کے تحت لائے گا۔

اثر: بانس پلانٹیشن سے زرعی پیداوار اور آمدنی بڑھے گی اور اس کے نتیجے میں زمین سے محروم لوگوں سمیت چھوٹے اور اوسط درجے کے کسانوں اور عورتوں کو روزی روٹی کے مواقع میں اضافہ ہوگا اور صنعت کو معیاری میٹریل فراہم ہوگا۔ اس طرح یہ مشن نہ صرف کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لئے ممکن اقدامات کی شکل میں کام کرے گا، بلکہ آب و ہوا کو سازگار بنانے اور ماحولیاتی فائدوں میں بھی مدد کرے گا۔ مشن ہنرمند اور غیر ہنرمند دونوں شعبوں میں براہ راست اور بلا واسطہ طور سے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

تفصیلات: تشکیل نو این بی ایم کی کوشش ہے: زرعی آمدنی بڑھانے کے لئے غیر جنگلاتی، سرکاری اور غیر

سرکاری زمین میں بانس پلانٹیشن کے تحت علاقے میں اضافہ کرنا اور آب و ہوا میں تبدیلی کی سمت میں مضبوطی سے تعاون دینا

اختراعی پرائمری پروسیسنگ یونٹوں کے قیام کے ذریعے ٹریڈنگ اور سیزن پلانٹس اور پرائمری ٹریڈنگ اور سیزنگ پلانٹس ٹیکنالوجی کا تحفظ اور مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے قائم کر کے فصل کے بعد کے بندوبست کو بہتر بنانا ہے۔ بہت چھوٹے چھوٹے اور اوسط سطحوں پر پیداوار کے فروغ اور بڑے صنعت کی سپلائی کو پورا کرنا۔

ہندوستان میں غیر ترقی والے بانس صنعت کو متحرک کرنا۔ بانس کے سیکٹر کے فروغ کے لئے ہنرمندی، صلاحیت سازی اور بیداری پیدا کرنے کو فروغ دینا۔ نفاذ کی حکمت عملی اور نشانے: بانس کے سیکٹر کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

مشن جن ریاستوں میں بانس کے سماجی کاروباری اور اقتصادی فائدے ہیں وہاں بانس کی ترقی پر توجہ دی جائے گی۔ کاروباری اور صنعتی مانگ کی بانس کی اقسام کی خلقی طور پر سوسپیریٹری پلانٹنگ میٹریل پر توجہ دی جائے گی۔ بانس کے سیکٹر کے شروع سے آخر تک سولوشن کو اپنایا جائے گا یعنی بانس پیدا کرنے والوں سے لے کر صارفین تک مکمل ویلیو چین اپنانے پر زور دیا جائے گا۔ وزارتوں، محکموں اور ایجنسیوں کی تکمیل کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر یہ مشن تیار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت انہیں نفاذ کی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ ہنرمندی کے فروغ اور تربیت کے ذریعے افسروں، فیلڈ میں کام کرنے والے عہدیداروں، صنعت کاروں اور کسانوں کی صلاحیت سازی پر زور دیا جائے گا۔ بانس کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحقیق و ترقی پر توجہ دی جائے گی۔

پس منظر: بانس کا قومی مشن 07-2006 میں مرکز کی ایک اسکیم کے طور پر شروع کیا گیا تھا، جس میں بانس کی کھیتی پر زور دیا گیا تھا اور اس کی پروسیسنگ پروڈکٹ ڈیولپمنٹ ویلیو ایڈیشن پر محدود کوششیں کی گئی تھیں۔ کسانوں اور صنعت کے درمیان کمزور رابطہ تھا۔ تشکیل نو کی تجویز بانس کی معیاری شجرکاری کے پھیلاؤ کے لئے زور دیا جائے گا اور اس کی پیداوار بڑھانی

جائے گی۔

پہلے سے چل رہی اسکیم کی تفصیلات اور پیش رفت: بانس کا قومی مشن شروع میں 07-2006 میں مرکز کی اسکیم کے طور پر شروع کیا گیا تھا اور 15-2014 میں اسے باغبانی کی مربوط ترقی کے مشن کے تحت شامل کر دیا گیا اور یہ 16-2015 تک جاری رہا۔ بانس کے قومی مشن کے تحت پہلے کئے گئے بانس کی شجرکاری کے رکھ رکھاؤ کے لئے فنڈ جاری کئے گئے تھے اور کوئی نیا کام یا سالانہ ایکشن پلانٹ شروع نہیں کیا گیا تھا۔ 07-2006 کے بعد سے بانس پلانٹیشن کے تحت 3.62 لاکھ ہیکٹیر علاقہ کو ر کیا گیا اور 39 بانس کی ہول سیل مارکیٹس، بانس کے چالیس بازار اور 29 خوردہ آؤٹلیٹس قائم کئے گئے۔

عالمی بینک کے ساتھ معاہدے پر دستخط

☆ سب کی شمولیت والے پروجیکٹ کے لیے بھارت میں جدت طرازی کیجئے کے لیے نئی دلی میں 24 اپریل 2018 کو نئی دلی میں عالمی بینک کے ساتھ 125 امریکی ڈالر (مساوی) کے آئی بی آر ڈی قرض کے لیے ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ قرض معاہدے پر دستخط حکومت ہند کی طرف سے اقتصادی امور کے محکمے کے جوائنٹ سکریٹری جناب سیرکار کھرے اور عالمی بینک کی طرف سے عالمی بینک کے بھارتی امور کے عبوری کنٹری ڈائریکٹر جناب ہشام ابدونے کیے۔ اس پروجیکٹ کے مقاصد یہ ہیں کہ ملک میں کی جانے والی جدت طرازی کو فروغ دینا اور سب کی شمولیت والی ترقی کے لیے حفظان صحت سے متعلق نئی اور مناسب خرچ والی چیزیں تیار کرنے کے مقصد سے اہم ہنرمندی اور بنیادی ڈھانچے کے پائے جانے والے فرق کو ختم کر کے تجارتی عمل میں تیزی لانا ہے۔ اس پروجیکٹ سے سرکاری، پرائیویٹ اور تعلیمی اداروں کے گروپ کو مدد ملے گی کہ وہ مارکیٹ کی بنیادی ناکامیوں پر غلبہ حاصل کر لے، جس کی وجہ سے اختراعی انداز کی ایک بائیوفارماسیوٹیکل اور طبی آلات کی صنعت کی ترقی میں رکاوٹ آ رہی ہے۔

صحت سے متعلق اسکیموں کا وسیع دائرہ ہونا

چاہئے: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند ایم ویٹیکلیا نائیڈو نے کہا ہے کہ صحت سے متعلق مخصوص اسکیمیں بنانے کی ضرورت ہے تاکہ نوجوانوں، معمر افراد اور ناتواں نیز وہ لوگ جو شدید اور دائمی امراض میں مبتلا ہیں، ان کا وسیع تر احاطہ ہونا چاہئے۔ مسٹر نائیڈو حکومت آسام کے ذریعہ شروع کئے گئے اہل امرت ابھیان کے افتتاح کے بعد سامعین سے خطاب کر رہے تھے، جس میں آسام کے شہر گوہاٹی میں 3.2 کروڑ افراد کو معیاری حفظان صحت تک رسائی مہیا کرانے کی بات کہی گئی ہے۔ اس موقع پر آسام کے گورنر پروفیسر جگدیش مکھی، آسام کے وزیر اعلیٰ سر بانند سوہوال، آسام کے صحت اور کنبہ بہبود کے وزیر ڈاکٹر ہمانتا بسواس سرما اور اہم شخصیات موجود تھیں۔ نائب صدر جمہوریہ ہند نے پرائیویٹ سیکٹر سے دہی علاقوں میں عوام تک حفظان صحت کی سہولیات پہنچانے کی حکومت کی کوششوں میں مدد کی اپیل کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ صحت خدمات حاصل کرتے ہیں انہیں معیاری صحت خدمات مہیا کرائی جانی چاہئے۔ عوام کو مالی بوجھ سے تحفظ فراہم کرایا جانا چاہئے تاکہ طبی خدمات پر آنے والے اخراجات کی وجہ سے عوام پر اس کا بوجھ نہ پڑے۔

مسٹر نائیڈو نے مزید کہا کہ آج کی طرز زندگی کے نتیجے میں متعدد غیر متعدی امراض پیدا ہوئے ہیں، اس لئے ایسی کوششوں کی ضرورت ہے تاکہ ایسے امراض کے بڑھتے ہوئے واقعات، نوجوانوں کو بھی متاثر نہ کر سکیں۔ زیادہ بیٹھے رہنے یا کابلی، جنک فوڈ کھانے، الکل اور تمباکو کے نقصان دہ استعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خطرات کے تینوں عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لئے حفظان صحت کے شعبے میں تمام شراکت داروں کو ٹھوس کوششیں کرنی ہوں گی۔ مسٹر ویٹیکلیا نائیڈو نے اسکولوں کے نصاب میں تبدیلی کرنے، جن میں غیر متعدی امراض اور ورزش جیسے موضوعات کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اسکولوں اور کالج کے طلباء کے لئے ورزش کو لازمی بنانے پر بھی زور دیا۔ انہوں

نے کہا کہ جہاں بھی ممکن ہو بچوں کو یوگا کے آسنوں کو بھی سکھایا جانا چاہئے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ شمال مشرقی ریاستوں کو بھی ہندوستان کی بقیہ ریاستوں کی طرح ہی دہی علاقوں میں طبی افرادی قوت اور طبی سہولیات کی قلت کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ میڈیکل کالج قائم کر کے اور دہی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ طبی ادارے قائم کر کے اس کمی کو دور کرنا ہوگا۔

ہند۔ نارڈک ممالک سربراہ اجلاس میں جاری کیا گیا مشترکہ اعلامیہ

☆ اسٹاک ہوم میں ہندوستان اور نارڈک ملکوں کے سربراہان مملکت کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں وزیر اعظم ہند جناب نریندر مودی ڈنمارک کے وزیر اعظم جناب لارس لوستے راسمو سین، فن لینڈ کے وزیر اعظم جناب جوہا سپریا، آئس لینڈ کے وزیر اعظم جناب کیٹرن جیکلس ڈائر، ناروے کی وزیر اعظم محترمہ ایرنا سولبرگ اور سویڈن کے وزیر اعظم جناب اسٹیفن لاف وین نے شرکت کی۔ اس سربراہ اجلاس کا اہتمام سویڈن کے وزیر اعظم اور ہندوستانی وزیر اعظم کی جانب سے مشترکہ طور پر کیا گیا تھا۔ اس سربراہ اجلاس میں شامل وزرائے اعظم نے ہندوستان اور نارڈک ممالک کے درمیان باہمی تعاون میں مزید گہرائی پیدا کرنے کا حلف لیا۔ ان وزرائے اعظم کی گفتگو عالمی سلامتی، معاشی نمو، جدت طرازی اور تبدیلی ماحولیات جیسے امور پر مرکوز رہی۔ جس میں ان وزرائے اعظم نے مجموعی نموار پائیدار ترقی کے مقاصد کے حصول کے لئے آزاد تجارت کو عمل آگیز امر قرار دیا۔ ان وزرائے اعظم نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ باہمی طور سے مربوط موجودہ دنیا میں جدت طرازی اور ڈیجیٹل تبدیلی کی مہم میں نمو اور ہندوستان اور نارڈک ملکوں کیدرمیان باہمی مراسم کی اہمیت پر زور دیا۔ جدت طرازی کے نظام کے تینوں نظریے کو پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے درمیان مضبوط شراکت داری کے تینوں نارڈک ملکوں کے نظریات پر بھی اس اجتماع میں گفتگو کی گئی۔

اس موقع پر خوشحالی اور پائیدار ترقی کے کلیدی عنصر کی حیثیت سے جدت طرازی اور ڈیجیٹل اقدامات کے تینوں حکومت ہند کی مضبوط عہد بستگی پر بھی زور دیا گیا جس میں میک انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسے حکومت ہند کے اہم پروگرام شامل ہیں۔ نارڈک ملکوں کی جانب سے پیش کیے جانے والے صاف ستھری توانائی کے مسئلے کے حل، بحری مسائل کے حل، بندرگاہوں کی جدید کاری، فوڈ پروسیسنگ، صحت، لائف سائنسز اور زراعتی امور کا بھی تذکرہ کیا گیا۔ اس اجتماع میں نارڈک ملکوں نے شہری منصوبوں کا بھی خیر مقدم کیا جن کا مقصد حکومت ہند کے اسٹارٹ سٹیٹز پروگرام کی حمایت کرنا ہے۔

ان وزرائے اعظم نے اس بات کو بھی نوٹ کیا کہ ہندوستان اور نارڈک ملکوں کی منفرد طاقت، تجارت و سرمایہ کاری، عدم ارتکاز اور باہمی طور سے فائدہ مند شراکت داری میں مضمر ہے۔ ان مذاکرات کے دوران اصولوں پر مبنی ہمہ جہت تجارتی نظام اور کشادہ بین الاقوامی تجارت کو خوشحالی اور نمو کیلئے ضروری عنصر قرار دیا گیا۔ اس موقع پر ان وزرائے اعظم نے 230 تک پائیدار ترقی کے ایجنڈے اور بیس معاہدے کی زبردست عمل آوری کے تینوں اپنی عہد بستگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے صاف ستھری اور قابل تجدید توانائی نیز ایندھن کے نظام کو فروغ دینے، توانائی کی اہلیت میں اضافے اور صاف ستھری توانائی کی پیداوار کے لئے مسلسل کوششیں کیے جانے کا عہد بھی کیا۔ ان وزرائے اعظم نے ان کاموں کیلئے سیاسی، سماجی اور معاشی زندگی میں خواتین کی مکمل اور باہمی شراکت داری کو لازمی قرار دیا تاکہ مجموعی ترقی کا نشانہ حاصل کیا جاسکے۔

اجتماع کے آخر میں ان وزرائے اعظم اس امر پر اتفاق کیا کہ جدت طرازی، معاشی نمو، پائیدار حل اور باہمی طور سے فائدہ مند تجارت اور سرمایہ کاری کے امور میں مضبوط شراکت داری اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس موقع پر تعلیم، ثقافت، مزدوروں کے نقل و حمل اور سیاحت کے میدان میں عوام سے عوام کے مضبوط رابطوں پر بھی زور دیا گیا۔

ہر طالب علم ضابطے کا پابند رہے اور طالب علم میں ملک کی ترقی کے لئے بصیرت ہونی

چاہئے: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند ایم ویٹلیا نائیڈو نے کہا ہے کہ طالب علم کو ضابطے کا پابند رہنا چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ اس میں ملک کی ترقی کے تئیں بصیرت ہونی چاہئے۔ مسٹر نائیڈو نے ریاست ہریانہ کے کروکشیتر میں کروکشیتر یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کی 31 ویں تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ہریانہ کے گورنر پروفسر کپتان سنگھ سولنگی، ہریانہ کے تعلیم کے وزیر جناب رام بلاس شرما اور دیگر معزز شخصیات بھی موجود تھیں۔ نائب صدر نے کہا کہ تعلیم اور روزگار کے درمیان ایک براہ راست رابطہ ہے اور انہوں نے طلباء سے کہا کہ وہ اپنی معلومات میں اضافہ کریں اور نئے مواقع حاصل کرنے کے لئے خود کو باصلاحیت اور ہنرمند بنائیں۔ انہوں نے طلباء کو یہ مشورہ بھی دیا کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں اور ملک کے لئے اپنا تعاون دیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم محض روزگار کے لئے نہیں ہے۔ یہ علم اور روشنی کو بڑھانے کے لیے بھی ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کھیلوں کو ترجیح دینے کے لئے حکومت ہریانہ کی تعریف کی اور ان جیتنے والے کھلاڑیوں کی بھی ستائش کی، جنہوں نے حالیہ دولت مشترکہ کھیلوں میں تمغے حاصل کئے ہیں۔ نائب صدر نے کہا کہ جمہوریت تمام متعلقہ مسائل پر با معنی بحث و مباحثے کی اجازت دیتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صرف تعمیری بحث میں جوابات فراہم کر سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ احتجاج پر امن ہونا چاہیے اور کسی کو سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کا حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تشدد کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ عزت مآب گورنر وائس چانسلر، کروکشیتر یونیورسٹی، عزت مآب وزیر تعلیم، عزت مآب پرو وائس چانسلر، انتہائی اہم مہمان، کروکشیتر یونیورسٹی کے سبھی اساتذہ کرام، سبھی طلباء و طالبات اور یہاں موجود معزز دوستوں! کروکشیتر یونیورسٹی کے اس 31 ویں جلسہ تقسیم اسناد کے مبارک موقع پر آپ سبھی کے

درمیان حاضر ہو کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آج مجھے اس مبارک کرم بھومی اور گیتا کی جائے پیدائش میں آپ سبھی کے درمیان آنے کا موقع ملا ہے۔ اس مبارک سرزمین کا نہ صرف ریاست ہریانہ میں، بلکہ پورے بھارت اور کروڑوں بھارتیوں کے ذہن میں ایک خاص مقام ہے۔

کروکشیتر جسے گیتا میں دھرم چھتیز کہا گیا ہے، صدیوں پرانی ہماری تہذیب کی ثقافتی، روحانی اور مادی خوشحالی کی علامت ہے۔ کروکشیتر کی اس قابل فخر تاریخ پر ہم سبھی باشندگان بھارت انتہائی فخر ہے۔ ہندوستانی عوام کے ذہن میں گیتا کی ابدی اہمیت سے ہم سبھی واقف ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ حکومت ہریانہ اس عظیم تخلیق کی وراثت کو سنبھال کر رکھنے کے لئے ہر سال کروکشیتر میں ایک بین الاقوامی گیتا مہوتسو منعقد کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں منعقد کئے گئے اس مہوتسو کے دوران کروکشیتر یونیورسٹی نے بھی گیتا پر ایک بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیا۔ آپ سبھی اساتذہ کرام اور طلباء و طالبات خوش نصیب ہیں کہ یہ پوتر برہما سرود کے جنوبی ساحل پر واقع اس یونیورسٹی کے لازمی جزو ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ سبھی اس جلسہ تقسیم اسناد کے بعد بھی اس سرزمین اور اس پر واقع یونیورسٹی سے حاصل کی گئی قدروں پر عمل اور اس کی نشرو اشاعت پوری زندگی کرتے رہیں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ تقسیم اسناد میں 1500 سے زیادہ طلباء مختلف موضوعات میں ڈگریاں اور اپنی مخصوص حصولیابیوں کے لئے تمغے حاصل کر رہے ہیں۔ میں ان سبھی طلباء کو ان کی نئی زندگی کی شروعات پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ سبھی اپنی زندگی کے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہوں گے۔ ساتھ ہی ذمہ دار شہری کی شکل میں قوم کی تعمیر میں سرگرم کردار ادا کریں گے۔ مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ کروکشیتر یونیورسٹی ریاست ہریانہ کی پہلی ایے۔ پلس رینک کی یونیورسٹی ہے۔ فروغ انسانی وسائل کی وزارت نے حال ہی میں نہ صرف آپ کے ادارے کو ملک بھر کے ریاستی حکومتوں سے امداد یافتہ یونیورسٹیوں کے پہلے رینک والی فہرست میں رکھا ہے، بلکہ ان 60 منتخب

اداروں کی فہرست میں بھی رکھا ہے، جنہیں خود مختاری دی گئی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ کروکشیتر یونیورسٹی حکومت ہند کی تعلیمی اداروں کو خود مختاری دینے کی اس پہل کا بھرپور فائدہ اٹھائے گی اور آئندہ برسوں میں ہریانہ ہی نہیں، بلکہ پورے ملک میں ایک مثالی خود مختار ادارے کی شکل میں اپنی پہچان بنائے گی۔

1956 میں اپنے قیام کے بعد کروکشیتر یونیورسٹی نے ایک لمبا سفر طے کیا ہے۔ کسی بھی ادارے کے لئے 6 دہائیوں سے بھی زیادہ تک ایک قابل اعتبار اور باوقار تعلیمی ادارے کی شکل میں برقرار رہنا قابل ستائش حصولیابی ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ سبھی مل کر اپنی یونیورسٹی کو آئندہ برسوں میں حکومت ہند کی فروغ انسانی وسائل کی وزارت کے قومی ادارہ جاتی درجہ بندی ڈھانچے کی اگلی صف میں کھڑا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ جیسا کہ آپ سبھی کو معلوم ہے کہ حکومت ہند ایک نئی تعلیمی پالیسی وضع کر رہی ہے۔ نئی پالیسی کا نعرہ ہے ”نئی شکشا نیتی کرے سا کار۔ گیان، یوگیتا اور روزگار“، تعلیم اور صنعت کے درمیان سیدھا تعلق ہے۔ اس تعلق کو اور زیادہ کارگر اور مفید بنانے کی ضرورت ہے۔ بھارت کو ایک اقتصادی قوت کی شکل میں ابھارنے کی ہماری کوشش نے اچھی تعلیم و تربیت کا اہم رول ہے۔ اچھے طریقے سے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ انسانی وسائل بالخصوص اعلیٰ سطح پر، ملک کی اقتصادی ترقی کی پہلی ضرورت ہے۔

میک انڈیا، اسکل انڈیا، اشارٹ اپ انڈیا اور اسٹینڈ اپ انڈیا جیسی حکومت ہند کی اہم اسکیموں کے تناظر میں ایک ترقی یافتہ اور منظم اعلیٰ تعلیمی ڈھانچے کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ان سبھی اسکیموں کی دیرپا کامیابی کے لئے ہمارے ملک میں اعلیٰ تعلیم یافتہ انسانی وسائل کا رول فیصلہ کن ہوگا۔ 21 ویں صدی میں تحقیق، تعمیر نو اور تکنیکی علم کامیابی کی بنیاد ہے۔ ایک علم پر مبنی سماج کے قیام کی سمت میں ہمیں ان تینوں کی ضرورت ہوگی، اس لئے ہمارے ماہرین تعلیم اور طلباء کو ان تین بنیادی اصولوں کو اپنے طریقہ کار کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ فی الحال بھارت دنیا کا سب سے نوجوان ملک ہے۔ ہماری آبادی کا تقریباً 65 فیصد حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی

لندن میں بھارت کی بات سب کے ساتھ پروگرام میں وزیر اعظم کی بات چیت کے اقتباسات

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے لندن ، برطانیہ عظمیٰ میں منعقدہ بھارت کی بات سب کے ساتھ پروگرام میں دنیا بھر کے شرکاء کے ساتھ بات چیت کی۔ انہوں نے پروگرام کے شرکاء کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ شرکاء سے ملاقات کے دوران بات چیت کے اقتباسات درج ذیل ہیں:-

ریلوے اسٹیشن میری زندگی کا سنہری صفحہ جس نے مجھے جینا اور جو جینا سکھایا۔ ریلوے اسٹیشن میں جو شخصیت تھی ، وہ نریندر مودی کی تھی۔ لندن کے رائل پیلیس میں جو شخص ہے وہ 125 کروڑ ہندوستانیوں کا خادم ہے۔

میری ریلوے اسٹیشن کی زندگی نے مجھے بہت کچھ سکھایا۔ یہ میری ذاتی زندگی سے متعلق تھی۔ جب آپ کہتے ہیں رائل پیلیس ، اس کا تعلق مجھ سے نہیں ہے ، اس کا تعلق 125 کروڑ ہندوستانی عوام سے ہے۔

بے صبری کوئی بری چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص سائیکل رکھتا ہے ، تو اسکوڑر کی امید کرتا ہے ، اگر ایک شخص اسکوڑر رکھتا ہے ، تو کار کا خواہش مند ہے۔ خواہش مند ہونا فطری بات ہے۔ ہندوستان کی خواہشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس لمحے تسلی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے ، تو پھر زندگی آگے نہیں بڑھتی۔ ہر عمر ، ہر دور میں کچھ نہ کچھ نیا پانے کو رفتار دیتا ہے۔

جذبہ ہونا سب سے ضروری ہے۔۔۔ مجھے خوشی ہے کہ آج سوا سو کروڑ لوگوں کے دل میں ایک امنگ ، امید اور عہد کا جذبہ ہے۔ اور لوگ مجھ سے امید کر رہے ہیں۔ میں تاریخ کی کتابوں میں درج ہونے کا مقصد لے کر پیدا نہیں ہوا تھا ، میں آپ سب لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مودی کو نہیں ہمارے ملک کو یاد رکھیں۔ میں آپ جیسا ہی ہوں ، ایک عام ہندوستانی شہری۔

ہاں ، لوگوں نے ہم سے زیادہ توقعات وابستہ کر لی ہیں ، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ ہم یہ کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو معلوم ہے کہ جب وہ کچھ نہیں گئے تو حکومت اسے سنے گی

ہوئے دولت مشترکہ کھیلوں میں ہریانہ کے کھلاڑیوں کے ذریعے حاصل کی گئی شہرت اس بات کا ایک اور ثبوت ہے۔ فی الحال ایک نئے بھارت کی تعمیر کا عمل جاری ہے۔ اس مقصد کی تقسیم کے لئے حکومت ہند نے نوجوانوں کو مرکز میں رکھ کر مختلف اسکیمیں بنائی ہیں۔ میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے جوش اور توانائی کا صحیح استعمال کرتے ہوئے ان اسکیموں کی کامیابی کے لئے متحد ہو کر کام کریں اور ایک نئے بھارت کی تعمیر میں اپنا اہم تعاون دیں۔

درحقیقت ہم جب ایک نئے بھارت کی بات کرتے ہیں تو ہماری مراد آج کے نوجوان بھارت سے ہوتی ہے۔ میں آپ سبھی نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس ملک کا حال اور مستقبل دونوں ہی ہیں۔ آپ اپنی یونیورسٹی ، اساتذہ ، سرپرستوں ، ثقافت و اقدار پر فخر کرتے ہوئے اپنی زندگی کے اہداف کو حاصل کریں۔ نئے ہندوستان کی تعمیر آپ کر سکتے ہیں۔ قدیم ہندوستان کی علمی وسائل سے ترغیب لے کر مستقبل کے شاندار بھارت کے خواب کو حقیقت کی شکل دینے کی صلاحیت آپ میں ہے۔ پوری زندگی درحقیقت کرو کھیتر ہے ، دھرم چھتر ہے۔ کام کرنا لازمی ہے۔ کام اچھی طرح ، مہارت کے ساتھ کریں گے تو وہ یوگ بن جاتا ہے۔ جب زندگی میں راستہ منتخب کرنا پڑتا ہے ، تب آپ دھرم کے راستے کو منتخب کریں۔ سچائی ، ایمانداری اور بھلائی کا راستہ منتخب کیجئے۔

تعلیم سے ہمارے اندر نرمی آنی چاہئے ، باصلاحیت شخصیت کا فروغ ہونا چاہئے ، اہل بننے کا وسیلہ بنا چاہئے۔ اس صلاحیت کو دنیا کو خوبصورت ، خوشحال ، ہم آہنگ بنانے کا سنہ کار ہمیں دینا چاہیے۔ یہی بھگوت گیتا اور دیگر بھارتی مفکرین کی فکر کا خلاصہ رہے ہیں۔ ان افکار سے ترغیب لے کر ایک نئے بھارت کا تصور کر کے اسے وجود بخشیں۔ میں آپ سبھی کو کامیاب اور با مقصد مستقبل کے لیے مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک بار پھر آپ سبھی کو اس جلسہ تقسیم اسناد کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔

تعداد میں نوجوانوں کی موجودگی کسی بھی ملک کے لئے ایک اہم بات ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنی آبادی کے اس مثبت پہلو کا بہتر استعمال کر کے ملک کی تعمیر کے عمل کو رفتار دیں۔ اس جلسہ تقسیم اسناد میں ڈگریاں اور میڈل حاصل کرنے والے سبھی طلباء بھی اس کا جزو ہیں۔ ان سبھی کے لئے یہ تعلیم کا اختتام نہیں ، بلکہ پیہم ترقی کے مسلسل سفر میں محض ایک پڑاؤ ہے۔ اس تعلیمی ادارے نے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ سبھی عملی زندگی میں قدم بڑھانے جارہے ہیں ، جہاں آپ کی ذریعے حاصل کئے گئے علم کا عملی تجربہ ہوگا۔ اس سفر میں آپ اپنے اہداف کو حاصل کریں اور قوم کی تعمیر میں مثبت تعاون دیں ایسی میری تمنا ہے۔

جب ہم قوم کی تعمیر میں آبادی کے اس منافع کے استعمال کی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی دھیان رکھنا چاہیے کہ قوم کی تعمیر کے عمل میں سماج کے سبھی طبقات بالخصوص سماجی و اقتصادی طور سے کمزور طبقات اور خواتین کی حصے داری پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ سماج کے سبھی طبقات کی جامع ترقی قوم کی تعمیر کا ایک لازمی پہلو ہے۔ ہم سبھی کو یہ دھیان رکھنا ہوگا کہ ایک نوجوان ملک کے انسانہ وسائل کا بہتر استعمال حال اور مستقبل کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ہم اپنی نوجوان نسل کو اگر صحیح سمت دے سکیں تو آنے والے وقت میں ہندوستان ایک عالمی طاقت کی شکل میں ابھر سکے گا۔

ہماری اس نوجوان نسل کا آدھا حصہ ہماری بیٹیاں ہیں۔ بدلتے بھارت کی پہچان بن کر ابھر رہی ہماری بیٹیاں قوم کی تعمیر کے عمل میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اپنی بیٹیوں کو تعلیم اور وہ بھی معیاری تعلیم دلانا ہمارے سماج کے سب سے بڑے چیلنجوں میں سے ایک ہے۔ اس سمت میں بیٹی پڑھاؤ۔ بیٹی بچاؤ مہم سنگ میل ثابت ہوئی ہے۔ تعلیم اور کھیلوں کے درمیان کس طرح تال میل قائم کیا جاسکتا ہے ہریانہ اس کا ایک مثالی نمونہ ہے۔ باقاعدہ تعلیم کے ساتھ کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے ہریانہ حکومت جو بنیادی ڈھانچے سے متعلق سہولتیں دستیاب کرانے کی کوشش کر رہی ہیں ، میں اس کی ستائش کرتا ہوں۔ حال ہی میں آسٹریلیا کے گولڈ کوسٹ میں ختم

اور کرے گی۔ لوگوں کی مجھ سے امیدیں اس لئے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ ہم کر کے ضرور دکھائیں گے۔

بے صبری میرے لئے توانائی ہے، اور جب آپ سرجن ہتائے سرجن سکھائے کے عزم کو لے کر چلتے ہیں تو ناامیدی کی بات ہی نہیں اٹھتی۔

تب اور اب میں زمین آسمان کا فرق کیونکہ جب پالیسی واضح ہو، نیت صاف ہو، اور ارادے نیک ہوں تو اس انتظام کے ساتھ آپ امید کے مطابق نتائج لے سکتے ہیں۔ جدوجہد آزادی کے دوران مہاتما گاندھی نے کچھ بہت مختلف کیا۔ انہوں نے آزادی کی جدوجہد کو ایک عظیم تحریک میں تبدیل کر دیا۔ انہوں نے ہر شخص کو بتایا کہ جو کچھ بھی آپ کر رہے ہیں، وہ بھارت کی آزادی میں تعاون دے گا۔ آج وقت کی مانگ ہے کہ ترقی کو ایک جامع تحریک بنایا جائے۔

شرکت پر مبنی جمہوریت اچھی حکمرانی کو ممکن بناتی ہے۔ جمہوریت، کوئی کانٹریکٹ معاہدہ نہیں، یہ شراکت داری کا کام، عوام کی طاقت بہت ہوتی ہے اور ان پر کتنا بھروسہ ہوگا، اس کے نتائج دیکھنے کو ملیں گے۔

بھارت کے ماضی کی تاریخ کی جانب دیکھیں۔ بھارت نے کبھی کسی دیگر علاقے کی خواہش نہیں کی۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کے دوران حصہ نہیں تھا، تاہم ہماری فوجوں نے ان جنگوں میں حصہ لیا۔ یہ بڑی قربانیاں تھیں۔ اقوام متحدہ کی قیام امن قائم کرنے والی فوجوں میں ہمارے کردار کو ملاحظہ فرمائیے۔

ہم امن میں یقین رکھتے ہیں۔ لیکن ہم دہشت گردی برآمد کرنے والوں کو برداشت نہیں کریں گے۔ ہم انہیں اسی زبان میں جواب دیں گے جو وہ سمجھتے ہیں۔ دہشت گردی کبھی بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جو لوگ دہشت گردی کو برآمد کرتے ہیں، میں ان سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ بھارت بدل گیا ہے اور ان کی یہ حرکتیں برداشت نہیں کی جائیں گی۔

مجھے غریبی کو سمجھنے کے لئے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، میں غربت میں رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں غریبی کیا ہوتی ہے اور سماج کے پسماندہ طبقے کا فرد ہونا کیا ہوتا ہے۔ میں غریبوں، حاشیہ سے نیچے رہنے

والے اور کم تر لوگوں کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں۔

18000 گاؤں میں بجلی نہیں تھی۔ بے شمار

خواتین کو بیت الخلاء کی سہولت حاصل نہیں تھی۔

ہماری قوم کے یہ حقائق مجھے سونے نہیں دیتے تھے۔ میں

نے بھارت کے غریب لوگوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی

لانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔ میں ایک عام شہری کی طرح ہی

ہوں۔ اور عام لوگوں کی طرح ہی میرا ماضی ہے۔ میرا

سرمایہ ہے، سخت محنت، کسوٹی، اور سو سو کروڑ لوگوں کا

پیار۔ میں نے ہم وطنوں کو بھروسہ دلایا تھا کہ میں غلطیاں

کر سکتا ہوں لیکن غلط ارادے سے کوئی کام نہیں کروں گا۔

ہمارے پاس لاکھوں مسائل ہو سکتے ہیں لیکن

ہمارے پاس کروڑوں لوگ بھی ہیں جو انہیں حل کر سکتے

ہیں۔ ملک میں دیکھ بھال مرکز ہو یا حفظان صحت، ہم

ہر ہندوستانی کی صحت کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ایک چیز جو میں لندن میں کرنا چاہتا تھا، وہ ہے

بھگوان بسویشور کو خراج عقیدت پیش کرنا۔ بھگوان

بسویشور نے جمہوریت کے لئے اپنی زندگی صرف کر دی

اور سماج کو جوڑنے کا غیر معمولی کام کیا۔ جمہوریت، سماجی

بیداری اور خواتین کو باختیار بنانے کے لئے کی گئی بھگوان

بسویشور کی کوششیں ہمارے لئے باعث تحریک ہیں۔

ہم ایک ایسا ایکوسٹم بنا رہے ہیں جہاں سبھی کے

لئے مواقع ہوں۔ آج ہم کسان کی فلاح و بہبود کے لئے

کام کر رہے ہیں خواہ وہ 2022 تک زراعت سے

ہونے والی آمدنی کو دوگنا کرنا ہو یا یورپ کی آسانی فراہمی

ہو یا یورپ پر نیم کی تہہ چڑھانا ہو، ہم ایک طے شدہ مقصد

کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ خواہ کوئی پیرامیٹر ہو، ملک

کے لئے اچھا کرنے میں ہم نے کوئی کمی نہیں رکھی ہے۔

بھارت کے 125 کروڑ لوگ میرا کنبہ ہیں۔ آج

ہم مصنوعی انٹیلی جنس کے دور میں جی رہے ہیں۔ اور ہم

ٹکنالوجی سے الگ نہیں رہ سکتے۔ بھارت کے وزیر اعظم کو

اسرائیل جانے سے کس نے روکا۔ ہاں، میں اسرائیل

جاؤں گا اور یہاں تک کہ میں فلسطین بھی جاؤں گا۔ میں

پھر سعودی عرب کے ساتھ تعاون کروں گا اور بھارت کی

توانائی کی ضروریات کے لئے میں ایران کے ساتھ بھی

بات کروں گا۔

بھارت آنکھ جھکا کر یا آنکھ اٹھا کر نہیں بلکہ آنکھ ملا کر

بات کرنے میں یقین کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس

حکومت کی تنقید کی جائے، تنقید سے جمہوریت مضبوط ہو

تی ہے۔ میری پریشانی تنقید کے خلاف نہیں ہے۔ تنقید

کرنے کے لئے تحقیق ہونی چاہئے اور معقول حقائق ہونا

چاہئے، افسوس کی بات ہے کہ اب ایسا نہیں ہوتا ہے۔ اب

ہوتا یہ ہے کہ الزامات لگائے جاتے ہیں۔ تاریخ میں نام

درج کرانا میرا مقصد نہیں ہے، میں اسی طرح ہوں جیسے

میرے سو سو کروڑ ہم وطن۔

”غور و خوض کے نتائج کو زمین پر لانے کی

ضرورت“: ڈاکٹر ہمیش شرما

☆ غور و خوض کے نتائج کو مشوروں کی شکل میں

زمین پر لانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ماحولیات،

جنگلات اور آب و ہوا کی تبدیلی کے وزیر مملکت ڈاکٹر ہمیش

شرما نے کہا کہ عمومی طور پر پورے ملک میں بڑھ رہی

فضائی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے میں نیشنل کلین ایئر

پروگرام (این سی اے پی) کے اہم کردار ادا کرنے کی

امید ہے۔ این سی اے پی سے متعلق شراکت داروں کی دو

روزہ مشاورت کا آج یہاں افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر

شرما نے فضائی آلودگی سے انسانوں کی صحت اور عام

زندگی اور نباتات اور حیوانات کی آبادی کے متاثر ہونے

کی بات پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ شراکت داروں کو

سماج کے لئے ”دینے والے“ کے طور پر کام کرنا ہوگا۔

اس موقع پر ماحولیات، جنگلات اور آب و ہوا کی

تبدیلی کی وزارت کے سیکریٹری مسٹری کے مشرانے کہا کہ

بحیثیت ایک ملک کے ہمیں ہوا کے معیار پر تشویش ظاہر

کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بحیثیت ایک حکومت کے

ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کا عزم کرنے کی ضرورت

ہے کہ آج کی بات چیت کے بعد ہم وقت کے اندر ہوا

کے معیار کو بہتر بنائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام

ریاستوں اور شراکت داروں کو پورے ملک میں صاف

ستھری ہوا کے لئے ہم چلانے کی ضرورت ہے۔ وزیر

موصوف نے کہا کہ ٹیکنالوجی این سی اے پی کے اہم

عناصر میں سے ایک ہے۔ ہمیں ایسا حل تلاش کرنا ہے جو

ملک کے پیمانے پر قابل قبول ہو لیکن سب سے اچھا یہ ہے کہ وہ مقامی طور پر ممکن بھی ہو۔

شرکت داروں کی مشاورت میں تمام ریاستی حکومتیں شامل ہیں اور یہ غور کر رہی ہیں کہ این سی اے پی ایک ملک گیر پروگرام بنے اور تمام ریاستوں سے حاصل ہونے والی معلومات مؤثر حکمت عملی وضع کرنے میں معاون ہوں گی۔ این سی اے پی کا عمومی مقصد یہ ہے کہ پورے ملک میں ہوا کے معیار کو بہتر بنانے کی نگرانی کا نیٹ ورک قائم کرنے کے علاوہ ہوا کی آلودگی کی روک تھام کے لئے جامع انتظامی منصوبہ تیار کرنا ہے۔ این سی اے پی میں ایک اشتراکی اور شراکتی طریقہ کار اپنانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جس میں متعلقہ مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں، مقامی بلدیاتی اداروں اور دیگر شرکت داروں کے مابین مربوط تال میل قائم ہو اور آلودگی کے تمام ذرائع کا احاطہ کیا جائے۔

این سی اے پی کی صلاحیت سازی کے عنصر کے تحت بیداری پیدا کرنے، ٹریننگ اور صلاحیت سازی کی مہم پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جس میں خصوصی طور پر پی سی بی اور ایس پی سی بی کی بنیادی ڈھانچہ جاتی سہولیات اور افرادی قوت کو بہتر بنانا شامل ہے۔ این سی اے پی کے تحت اس عنصر کے مؤثر عمل درآمد کے لئے نگرانی، جائزہ اور معائنے کے لئے تین سطحی میکانزم بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ بروقت فوری کارروائی کو یقینی بنانے کے لئے ایک قابل اعتماد شفاف اور جواب دہ اعداد و شمار جمع کرنے اور ان کی نگرانی کا نظام دستیاب کرانا ہوگا۔

چونکہ فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے این سی اے پی کی کامیابی کی امید اسی وقت کی جائے گی جب اس میں شرکاء اور شرکت دار تعاون کریں گے۔ اس کے مطابق مختلف شرکت داروں کے ساتھ یعنی ریاستی حکومتوں، متعلقہ وزارتوں، اداروں، تعلیمی اداروں اور صنعتوں کے ساتھ صلاح و مشورے کی ضرورت ہے۔ منظور شدہ این سی اے پی کارروائی حکومتوں کے ساتھ قبل ہی تبادلہ کیا گیا ہے اور عوام سے اس سلسلے میں آراء معلوم کرنے کی غرض سے اسے وزارت کی ویب سائٹ پر بھی اپ لوڈ کر دیا گیا

ہے۔ این سی اے پی کے اہم عناصر میں مخصوص شہر کی فضائی آلودگی روکنے کے لئے منصوبہ عمل شامل ہیں۔

ملک کے 100 آلودہ شہروں میں دہلی ایک ہے، جہاں نگرانی کے اسٹیشنوں اعداد کی ترسیل عوامی شرکت منصوبہ بندی اور عمل درآمد اعداد و شمار کے تجزیے کے لئے ایئر انفارمیشن سینٹر کا قیام، قومی فہرست کا قیام، ہوا کی اندرونی ملک آلودگی کے لئے رہنما خطوط اور دیہی نگرانی اسٹیشنوں کا قیام شامل ہے۔ ماحولیات، جنگلات اور آب و ہوا کی تبدیلی کی وزارت نے جامع طور پر پورے ملک میں بڑھتی ہوئی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک معیادی قومی سطح کی حکمت عملی وضع کی ہے۔ این سی اے پی پر کل امکانی لاگت 637 کروڑ روپے آنے کی امید ہے۔ عالمی بینک اور دی انرجی ریسورسز اسٹیٹ ٹیوٹ (ٹی ای آر آئی) کے نمائندے، وزارت کوئلہ کے سکریٹری مسٹر سشیل کمار، ڈی ایس ٹی کے سکریٹری پروفیسر آشوتوش شرما، ماحولیات، جنگلات اور آب و ہوا کی تبدیلی کی وزارت میں ایڈیشنل سکریٹری مسٹر اے کے جین، وزارت کی جوائنٹ سکریٹری محترمہ منجو پانڈے، سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ کے چیئرمین مسٹر ایس پی ایس پریمہار، ای پی سی اے کے چیئرمین مسٹر بھورے لال اور وزارت کے دوسرے افسران مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ ایس پی سی بی کے افسران سمیت ریاستی حکومتوں کے افسران نے بھی مشاورت میں حصہ لیا۔

**صدر جمہوریہ کا اکوٹوریل گنی کی پارلیمنٹ سے خطاب**

☆ صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند نے 8 اپریل، 2018 اکوٹوریل گنی کی پارلیمنٹ کو خطاب کیا۔ اس موقع پر صدر جمہوریہ نے کہا کہ جولائی، 2017 میں صدر جمہوریہ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ان کے تین سرکاری دورے افریقہ کے رہے ہیں۔ یہ بھارت کے افریقی برصغیر کے ساتھ قریبی اور مستقل تعلقات کو مضبوطی فراہم کرتا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ اکیوٹوریل گنی اور بھارت نے خصوصیات اور چیلنجوں کو آپس میں تقسیم کیا ہے۔ اکیو

ٹوریل گنی افریقہ کی سب سے مضبوط معیشتوں میں سے ایک کی نمائندگی کرتا ہے۔ بھارت دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی اہم معیشت ہے۔ ہم دونوں کی امیدیں ہیں کہ ترقی یافتہ ملک بننے کے لئے فوری اور لازمی اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں تاکہ ہماری اقتصادی ترقی کا فائدہ معاشرے کے تمام طبقوں کو ملے اور نوجوانوں کو ان کی طاقت کا احساس کرنے کے لئے ایک ماحول بنے۔ اس کے لئے بھارت اپنی ترقیاتی ترجیحات اور عمل درآمد کے مطابق اکوٹوریل گنی کو تعاون دینے کے لئے تیار ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ چونکہ اکیوٹوریل گنی اپنی معیشت کو تیل اور گیس کے شعبے کی پہچان سے مختلف کرنا چاہتا ہے، وہ بھارت کو اپنے قابل اعتماد معاون کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہم زراعت اور کانگنی، مانی پروری اور عوامی حفظان صحت، غذائی وسائل اور مواصلات کے علاوہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں صلاحیت سازی کے لئے مل کر کام کر سکتے ہیں۔ بھارت جغرافیائی اور قدرتی وسائل کے سروے اور نقشہ سازی میں اکیوٹوریل گنی کے تکنیکی ماہرین کی مدد کر سکتا ہے۔ بھارت کی زراعت سے متعلق تکنیکی سائنس داں کسی مخصوص معلومات، مٹی کے علاوہ کسی مخصوص زرعی شعبے کی مٹی کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اس جانکاری سے کسانوں کو مٹی کے لئے صحیح غذائی مواد کی پہچان کرنے میں مدد ملے گی اور ان کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ اکیوٹوریل گنی اور بھارت کی شرکت داری دونوں ممالک کے ساتھ ساتھ، یہ شرکت داری پوری دنیا کے لئے بھی ہے۔ سمندری ممالک ہونے کی وجہ سے ہم اپنے سمندر کی حفاظت اور تحفظ کے تئیں پابند عہد ہیں۔ سمندری انتظام اور انصرام کے لئے شفافیت اور اصول پر مبنی نظام کی لگا تار ضرورت ہوتی ہے۔ بحرا کابل اور بحر ہند بہنیں ہیں۔ ان سمندروں سے متعلق نظام اور ان کی حفاظت کے علاوہ، ہمیں چیلنجوں اور اکثر انسانی آفات کے خطرات کا سامنا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ ان چیلنجوں کا مقابلہ ملی جلی کوششوں سے ہونا چاہیے۔ ہمارے ممالک کو سمندر کے تحفظ پر ایک دوسرے کا مزید تعاون کرنا چاہیے۔ ہمیں اس

بات کو یقینی بنانے کے لئے مل کر کام کرنا چاہئے کہ سمندر کی ذریعے امن قائم ہو، دوستانی رشتے بنیں اور تجارت اور ماحولیات کو فروغ حاصل ہو۔ دفاع اور قدرتی آفات کا بندوبست نیز صلاحیت سازی میں بھارت کو ایکواٹوریل گنی کے ساتھ تعاون کرنے میں خوشی ہوگی اور وہ اپنی تکنیکی اور دیگر صلاحیتیں ہم پہنچانے کی پیشکش کرتا ہے۔

صدر جمہوریہ نے ایکواٹوریل گنی کو اس سال جنوری میں دو سال کے لئے اقوام متحدہ سلامتی کونسل کے ممبر بننے جانے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت، اقوام متحدہ کو مزید موثر، زیادہ مضبوط، غیر متعصب اور آج کے تناظر میں مزید فکرمند بنانے کے لئے ایکواٹوریل گنی کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ ایکواٹوریل گنی - افریقہ اور ترقی پذیر ممالک سے جڑے معاملات کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے سامنے موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں سرگرم رول ادا کرے گا۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ آج دہشت گردی کا مسئلہ ایک حقیقت ہے۔ دہشت گردی ایک عالمی چیلنج ہے لیکن اس سے آہستہ - آہستہ پٹنا جا رہا ہے۔ وسیع عالمی حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں بھارت - اقوام متحدہ میں دہشت گردی پر وسیع معاہدہ جلد اختیار کرنے کے لئے ایکواٹوریل گنی کا تعاون چاہتا ہے۔

بعد میں صدر جمہوریہ نے ایکواٹوریل گنی میں بھارت کے سفیر جناب سشیل کمار سنگھل کے ذریعے ملابو میں منعقدہ پروگرام میں بھارتی برادری سے ملاقات کی اور ان سے خطاب کیا۔

بھارتی نژاد افراد پر مشتمل مجمعے سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت اور ایکواٹوریل گنی کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے بھارتی برادری کا تعاون بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ حکومت ہند نے صرف ایک سفیر کو یہاں تعینات کر رکھا ہے لیکن اس سے ملک میں بھارتی برادری کا ہر ایک فرد بھارت کا ثقافتی سفیر ہے۔ انہوں نے بھارتی برادری سے گزارش کی کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی رشتوں کو مضبوط بنانے میں مدد کریں۔

اس دورہ کی تفصیلات یوں ہیں:

1- جمہوریہ اکواٹوریل گنا کے صدر عالی جناب تیودورو اوبیانگ نجوما سوگو کی دعوت پر صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند نے 7-9 اپریل 2018 کو اکواٹوریل گنا کا سرکاری دورہ کیا۔

2- یہ بھارت کے سربراہ کا جمہوریہ اکواٹوریل گنا کا اولین دورہ تھا۔ صدر جمہوریہ ہند کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ سویتا کووند کے علاوہ وزیر مملکت جناب من سکھ ایل منڈاویا، ارکان پارلیمنٹ، سینئر سرکاری افسران اور ایک اعلیٰ سطحی وفد شامل تھا۔

3- جمہوریہ اکواٹوریل گنا کے صدر عالی جناب تیودورو اوبیانگ نجوما سوگو نے صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند کا مالا بوہوائی اڈے پر ان کی آمد پر استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اور مالا بوہوائی صدر اتنی محل میں بھی ایک تقریب منعقد کی گئی۔

4- صدر جمہوریہ جناب کووند نے 8 اپریل، 2018 کو صدر اوبیانگ کے ساتھ باہمی تبادلہ خیال کیا اور اس کے بعد دونوں وفد کے ممبران کے ساتھ تبادلہ خیال میں شرکت کی۔ جمہوریہ اکواٹوریل گنا کے صدر عالی جناب تیودورو اوبیانگ نجوما سوگو نے صدر کووند کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔

5- صدر کووند نے اکواٹوریل گنا کی پارلیمنٹ سے خطاب کیا اور وہاں ہندوستانی برادری کے لوگوں کے ایک استقبالیہ میں شرکت کی۔

6- طرفین کے مابین تبادلہ خیال گرم جوش اور خوش گوار ماحول میں ہوا۔ صدر کووند نے اکواٹوریل گنا کو پہلی بار 2018-19 کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا غیر مستقل ممبر بننے جانے پر انہیں مبارکباد پیش کی۔

7- طرفین نے دونوں ملکوں کے درمیان طویل باہمی تعلقات اور اقتصادی، تجارتی، تکنیکی، تعلیمی، زراعتی، سائنسی اور ثقافتی تعاون کو مستحکم بنانے کی خواہش کا اعادہ کیا۔ اکواٹوریل گنا حکومت نے صلاحیت سازی میں مدد دینے کی پیش کش کے لئے حکومت ہند کی ستائش کی۔

8- دونوں رہنماؤں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ دہشت گردی انسانیت اور امن عالم اور سیکورٹی کے

لئے زبردست خطرہ ہے۔ انہوں نے معاشرے سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی برادری سے ہاتھ ملانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے دہشت گرد تنظیموں، دہشت گردوں اور ان کے نیٹ ورک کے خلاف سخت اقدامات کی ضرورت پر اتفاق ظاہر کیا۔

9- رہنماؤں نے اکیسویں صدی کے جیو-پولیشکل حقائق یو این سیکورٹی کونسل کو مزید نمائندہ اور مزید عکاس بنانے جانے کے لئے فوری اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔

10- دونوں ملکوں نے اقوام متحدہ اور دیگر فورموں میں موسمیاتی تبدیلی، عالمی امن، سیکورٹی اور قابل احیاء ترقی جیسے معاملات پر مل کر کام کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔

11- دونوں رہنماؤں نے دونوں ملکوں کے درمیان باہمی معاملات پر باقاعدگی کے ساتھ تبادلہ خیال کی ضرورت سے اتفاق کیا۔

12- دونوں صدور نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ باہمی تجارتی تعلقات کو توسیع دینے کے بردست مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے ساکواٹوریل گنا میں زراعت، کان کنی اور آئی ٹی کے شعبے سمیت متعدد شعبوں میں بھارت کی شرکت کی اہمیت پر زور دیا۔

13- دونوں رہنماؤں نے صحت اور ادویات، ادویاتی پودوں کے شعبے میں تعاون، روایتی طریقہ علاج میں تعاون، ارضیات اور معدنیاتی وسائل کے شعبے میں تعاون اور اطلاعات اور مواصلاتی تکنالوجی کے تعاون کے مفاہمت نامے پر دستخط کا خیر مقدم کیا۔

14- اکواٹوریل گنا کے صدر نے اکواٹوریل گنا میں صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ایک انٹر پرائیور شپ ڈیولپ منٹ اینڈ وکیشنل ٹریننگ سینٹر اور ایک انگلش لینگویج ٹریننگ لیباریٹری کے قیام کے لئے شکر یہ ادا کیا۔

15- دونوں رہنماؤں نے باہمی تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا جیسا کہ اولین باہمی مشترکہ مشن کی میٹنگ دہلی میں اکتوبر 2017 میں منعقد ہوئی تھی۔

16- طرفین نے اپریل، مئی، 2018 میں



زراعت، کان کنی اور ٹیلی کام کے لئے بھارت سے اکواٹوریل گائنا کے لئے وفد کے دورہ کا خیر مقدم کیا اور امید کا اظہار کیا کہ اس سے اکواٹوریل گائنا کی اقتصادیات کو مستحکم کرنے میں بھارت کی شراکت داری مضبوط ہوگی۔

17۔ ڈٹرفین نے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے وزارتی سطح کے باقاعدہ دوروں کی حوصلہ افزائی پر رضامندی کا اظہار کیا۔

18۔ صدر کووند نے صدر اوبایا نگ کی جانب سے اپنے اور اپنے وفد کے گرم جوش استقبال کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں دورہ ہند کی دعوت کی۔

صدر جمہوریہ جناب رام ناتھ کووند 9 اپریل 2018 کو افریقی ملک اکواٹوریل گائنا کا سرکاری دورہ مکمل کر کے اپنے سفر کو دوسرے مرحلے پر سوازی لینڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ واضح ہو کہ صدر جمہوریہ جناب رام ناتھ کووند تین افریقی ملکوں، اکواٹوریل گائنا، سوازی لینڈ اور زامبیا کے سرکاری دورے پر ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جناب رام ناتھ کووند اکواٹوریل گائنا کا دورہ کرنے والے پہلے ہندوستانی صدر جمہوریہ ہیں۔ اکواٹوریل گائنا میں ان کے قیام کے دوران آپوش (اسے وائی یو ایس ایچ) اور روایتی ادویہ، ادویہ کی جڑی بوٹیوں کے شعبوں میں تین معاہدوں پر دستخط کئے گئے اور اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹکنالوجی کے لئے ایک مشترکہ منصوبہ عمل مرتب کیا گیا۔

صدر جمہوریہ جناب رام ناتھ کووند نے اکواٹوریل گائنا سے روانگی سے قبل میڈیا کے لئے ایک اخباری بیان بھی جاری کیا۔ جناب کووند نے اپنے اس بیان میں کہا کہ اکواٹوریل گائنا کا پہلا سرکاری دورہ کرنا ان کے لئے انتہائی فخر و اعزاز کی بات ہے اور اکواٹوریل گائنا کے صدر محترم کے ساتھ مذاکرات میں باہمی تعلقات کی قوس ترقی پر نظر ڈالی گئی اور باہمی مفاد کے عالمی امور کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر دونوں فریقوں نے اپنے اپنے ملکوں کے عوام کے لئے نمو اور ترقی کے عمل میں تیزی پیدا کرنے کی ہند۔ اکواٹوریل گائنا شراکتداری کی توسیع پر بھی اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

بعد ازاں صدر جمہوریہ جناب رام ناتھ کووند اپنے افریقی ملکوں کے دوسرے مرحلے پر سوازی لینڈ پہنچے۔ جناب رام ناتھ کووند سوازی لینڈ کا بھی دورہ کرنے والے پہلے ہندوستانی صدر مملکت ہیں۔

وزیر دفاع کا اتاشیوں کے اجتماع میں فوج سے فوج کے مضبوط مراسم قائم کئے جانے پر زور

☆ رکشا منتری (وزیر دفاع) محترمہ نرملا سیتارمن نے فوج سے فوج کے مضبوط رابطوں کے قیام کی ضرورت

پر زور دیا ہے۔ محترمہ سیتارمن ہندوستانی سفارت خانوں کے دفاعی اتاشیوں کے اجتماع سے خطاب کر رہی تھیں۔

دفاعی اتاشیوں کے اس اجتماع کے انعقاد کا مقصد ہندوستان کے دفاعی تعاون کی عمل آوری کو آگے

بڑھانے میں دفاعی اتاشیوں کے رول اور بیرونی ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون کو فروغ دیا جانا ہے۔ یاد رہے کہ

ہندوستان کے دفاعی اتاشی دنیا کے 44 ممالک کے ہندوستانی سفارتخانوں میں معین ہیں، جو 95 کل ملکوں

کے ساتھ دفاعی تعاون اور رابطے کے کام دیکھتے ہیں۔ دفاعی اتاشیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے

رکشا منتری نرملا سیتارمن نے باہمی علاقائی اور عالمی نظام میں ہندوستان کی شمولیت کی توسیع اور مستحکم کئے

جانے کے لئے ان دفاعی اتاشیوں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان فوج سے فوج کے مضبوط

ترتعاون، تربیت اور اہلیت سازی نیز دفاعی صنعتوں اور ٹکنالوجی میں ہمارے شراکتداریوں کے ساتھ تعاون

کے فروغ کا خواہشمند ہے۔ نرملا سیتارمن نے عالمی سلامتی منظر نامے کی علاقائی شمولیت میں ہندوستان

کے نظریات اور اس کی حیثیت پر زور ڈالتے ہوئے ہندوستان کی مسلسل معاشی تکینگی اور فوجی ساز و سامان کی

تیاریوں کی پیش رفت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے دفاعی اتاشیوں کو ہدایت کی کہ فوج سے فوج کے مضبوط

رابطوں کے سرگرمی کے ساتھ کام کیا جائے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے ”میک ان انڈیا“

اقدام کے تحت ہندوستان میں دفاعی ساز و سامان کی تیاریوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے محترمہ نرملا سیتارمن نے دفاعی اتاشیوں سے زور دے کر کہا کہ اس کام میں

تمام دعوے داروں کی فعال شمولیت کو یقینی بنایا جائے جن میں ڈی پی ایس یو صنعتی ادارے اور غیر سرکاری صنعتیں شامل ہیں۔ محترمہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ تمام متعلقہ دعوے داروں کی موثر شمولیت سے دفاعی تعاون کے وسیع تر رابطے پیدا ہوں گے۔

اس کانفرنس کے پروگرام میں سر وینر ہیڈ کوارٹرز، سکریٹری (دفاعی پیداوار) اور ڈیفینس ریسرچ اینڈ

ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے چیئرمین کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی شامل ہیں۔ دفاعی صنعتوں کے نمائندے

، قومی سلامتی مشیر اور وزارت خارجہ کے سینیئر افسران بھی اس کانفرنس کو خطاب کریں گے۔ بعد ازاں یہ دفاعی اتاشی

چینی میں ڈی ای ایف ای ایکس پی او 2018 میں شرکت کریں گے۔

وزیر اعظم نے سی پی ایس ای اداروں کو منافع اور سماجی فائدوں کے مواقع پیدا کرنے والے

کاروباری اداروں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی ہدایت کی

☆ وزیر اعظم نریندر مودی نے نئی دہلی میں مرکز کے سرکاری کاروباری اداروں سربراہوں اور سینیئر افسران

سے خطاب کیا۔ مرکز کے سرکاری کاروباری اداروں کے اجتماع کا مرکزی خیال ”ویژن 2022“ تھا۔ اس اجتماع

میں ملک کے تقریباً 331 مرکزی سرکاری کاروباری اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ملک کے 75

برسوں کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جب مرکز کے سرکاری کاروباری اداروں کے اجتماع کا اہتمام کیا گیا

ہے۔ اس موقع پر اپنی تقریر میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ مرکز کے سرکاری کاروباری ادارے ملک و قوم

کے سرمائے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ادارے 2022 تک نئے ہندوستان کی تعمیر میں کی تعمیر میں عمل انگیزی کا

کام کریں گے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے یہاں تک کہا کہ اس اجتماع کے اہتمام سے مرکز کے پبلک سیکٹر ادارے

ایک نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں تاکہ وہ خود کو منفعت بخش اور سماجی فائدہ پیدا کرنے کے اداروں کی شکل میں ڈھال

سکیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے مرکز کے سرکاری

کاروباری اداروں کے لئے ترغیبات، تصورات و ارادہ سازی کے تین منتر پیش کئے جن سے وہ ٹکنالوجی کی وہ تبدیلیاں عمل میں لائی جاسکیں گی جن کے لئے قیادت کی ضرورت ہے اور ادارہ سازی پبلک سیکٹر کے اداروں کو مہارتنا سے نیا انڈیا رٹائنڈ پرائز کی شکل دی جائے گی۔

وزیراعظم نے اس موقع پر دنیا بھر کی سرکاری کمپنیوں کی اعلیٰ پیمانے کی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی کمپنیوں سے مقابلے کے لئے ہندوستان کے مرکزی سرکار کے کاروباری اداروں کے لئے، کارکردگی، امن کارکردگی، شخصیت، خریداری اور تیاری کا انگریزی کا حرف پی کے عنوان سے پانچ نکاتی فارمولہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ ہی برسوں میں ہندوستان پانچ کھرب ڈالر کی معیشت بن جائے گا۔ یہ نشانہ مرکز کے پبلک سیکٹر اداروں کی اجتماعی کوششوں سے ہی ممکن ہو سکے گا، جو ہندوستان کی مجموعی گھریلو شرح نمو کے لئے؟ مدنی کے تیسرے بازو کی حیثیت سے کام کریں گے۔

وزیراعظم نیپال کے سرکاری دورہ کے دوران ہند-نیپال مشترکہ بیان

☆ نیپال کے وزیراعظم جناب کے پی شرما اولی ہندوستان کے وزیراعظم جناب زیندر مودی کی دعوت پر 6 تا 8 اپریل ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے۔

07 اپریل 2018 کو دونوں وزرائے اعظم نے دونوں ملکوں کے مابین کثیرجہتی تعلقات جامع انداز میں جائزہ لیا۔ انہوں نے دونوں حکومتوں، نجی شعبوں کے مابین اور عوامی سطح پر بڑھتی شراکت داری کا استقبال کیا۔ دونوں وزراء اعظم نے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو برابری، باہمی اعتماد، احترام اور مفاد کی بنیاد پر نئی بلندیوں پر لے جانے کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں ملکوں کی مشترکہ تاریخی، ثقافتی رشتے اور قریبی عوامی رابطے کی ٹھوس بنیاد پر قائم ہندوستان اور نیپال کے درمیان قریبی اور دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے دونوں وزرائے اعظم نے باہمی رشتے کو مستحکم کرنے کے لیے مستقل اعلیٰ سطحی سیاسی تبادلے کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیراعظم اولی نے کہا کہ ان کی حکومت ہندوستان

کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیپال کی حکومت اقتصادی کاپلیٹ اور ترقی کی غرض سے ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی سے مستفید ہونے کے لیے باہمی رشتوں کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ وزیراعظم مودی نے وزیراعظم اولی کو یقین دلایا کہ ہندوستان حکومت نیپال کی ترجیحات کے مطابق نیپال کے ساتھ اپنے تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔

وزیراعظم مودی نے کہا کہ حکومت ہند کا تصور سب کا ساتھ، سب کا وکاس اپنے پڑوسیوں کے ساتھ شمولیت والی ترقی و خوشحالی کے مشترکہ تصور کے لیے ہندوستان کا ایک رہنما فریم ورک ہے۔ وزیراعظم اولی نے کہا کہ سیاسی تاریخی تبدیلی کے بعد ان کی حکومت نے، خوشحال نیپال، خوشحال نیپالی” کے مقصد سے اقتصادی تبدیلی کو ترجیح دی ہے۔ وزیراعظم مودی نے نیپال میں بلدیاتی، وفاقی اور پہلی ریاستی سطح کے کامیاب انتخابات کے لیے نیپال کی حکومت اور عوام کو مبارکباد دی اور استحکام اور ترقی کے لیے ان کے ویژن کی تعریف کی۔

دونوں وزرائے اعظم نے نیپال کے بیرجنگ میں مربوط چیک پوسٹ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس کے جلد از جلد آپریشنل ہونے کے بعد سرحد پار تجارت، سامانوں کی نقل و حمل اور لوگوں کی آمد و رفت سے مشترکہ ترقی کے زبردست مواقع حاصل ہوں گے۔ دونوں وزرائے اعظم نے موٹیہاری میں موٹیہاری-املیکھ گنج سرحد پار پٹرولیم مصنوعات پائپ لائن کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی۔

دونوں وزرائے اعظم نے نیپال میں باہمی منصوبوں کے تیز رفتار نفاذ اور مختلف شعبوں میں تعاون کے ایجنڈے کو فروغ دینے کے لیے موجودہ باہمی طریقہ کار کے احیاء کی ضرورت پر زور دیا۔ دونوں وزرائے اعظم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس دورے سے دونوں ملکوں کے مابین کثیرجہتی شراکت داری کو رفتار حاصل ہوا ہے۔ وزیراعظم اولی نے ان کا اور ان کے وفد کو مدعو کرنے اور ان کے والہانہ استقبال کے لیے وزیراعظم مودی کا شکریہ ادا کیا۔ وزیراعظم اولی نے وزیراعظم مودی کو بہت

جلد نیپال کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ وزیراعظم نے ان کی دعوت کو قبول کیا۔ سفارتی چینلوں کے ذریعہ اس دورے کی تاریخ کو حتمی شکل دی جائے گی۔

چینی کے ادیار میں واقع کینسر انسٹی ٹیوٹ میں وزیراعظم کا خطاب

☆ ادیار کے کینسر انسٹی ٹیوٹ میں اپنی حاضری سے میں بہت خوش ہوں۔ یہ ہندوستان میں کینسر کے علاج و معالجے کے سب سے پرانے اور انتہائی اہم اداروں میں سے ایک ہے۔ بدلتی ہوئی طرز زندگی سے غیر متعدی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کچھ اندازوں کے مطابق ہمارے ملک میں ہونے والی کل اموات میں سے تقریباً 60 فی صد اموات غیر متعدی امراض سے ہوتی ہیں۔

مرکزی حکومت نے ریاستی سطح کے 20 کینسر انسٹی ٹیوٹس اور ملک کے مختلف حصوں میں پچاس تیسری سطح کے کینسر نگہداشت مراکز قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اہل اداروں کی تیسری سطح کے کینسر نگہداشت مراکز سے متعلق تجاویز کے لئے 45 کروڑ روپیہ تک اور ریاستی سطح کے کینسر اداروں کے قیام کے لئے 120 کروڑ روپے تک کی تجاویز کو منظور دی جاسکتی ہے۔ مجھے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ریاستی سطح کے پندرہ کینسر اداروں اور تیسری سطح کے کینسر نگہداشت مراکز سے متعلق 20 تجاویز کو اب تک منظوری دی جا چکی ہے۔ 14 نئے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹس آف میڈیکل سائنسیز قائم کئے جا رہے ہیں جن کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ ان میں آنکولوجی پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔

پردھان منتری سوسائٹی سرکشیاریو جتا کے تحت موجودہ 8 اداروں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور ان میں آنکولوجی خدمات دستیاب کرائی جا رہی ہیں۔ قومی صحت پالیسی 2017 میں انسدادی صحت نگہداشت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آیوشن بھارت اسکیم کے جامع پرائمری صحت نگہداشت کے تحت ہم لوگوں کو ان کے گھروں کے قریب پرائمری سطح کی ایسی صحت خدمات دستیاب کرائیں گے جن کی بدولت وہاں بیماریوں کی روک تھام ہو سکے اور اگر بیماری ہوئی جائے تو اس کا علاج کیا جاسکے۔

ہم نے آبادی پر مبنی اقدامات کئے ہیں جن میں بیماریوں کی روک تھام، کنٹرول، بیماریوں کا پتہ لگانا اور ذیابیطس، ہائپرٹینشن عمومی نوعیت کے کینسر جیسی عام غیر متعدی امراض کا بندوبست شامل ہے۔

آیوشمان بھارت اسکیم میں پردھان منتری قومی صحت تحفظ مشن بھی شامل ہے۔ اس کے تحت 10 کروڑ سے زیادہ کنیوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس مشن سے تقریباً 50 کروڑ لوگ مستفید ہوں گے اور اس اسکیم کے تحت فی کنبہ ہر سال دوسری اور تیسری سطح کے صحت سہولیات سے متعلق اداروں میں علاج و معالجہ کرانے کے لئے پانچ لاکھ روپیہ تک بیمہ دیا جائے گا۔

یہ دنیا کا سب سے بڑا حکومت سے امداد یافتہ صحت دیکھ بھال پروگرام ہوگا۔ اس اسکیم کا فائدہ پورے ملک میں کہیں بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ لوگوں کو سرکاری اور پینل میں شامل نجی اسپتالوں، دونوں میں اپنا علاج کرانے کی سہولت ہوگی۔ اس اسکیم سے صحت کی مد میں اپنی جیب سے کئے جانے والے خرچ میں کمی آئے گی۔

کینسر جیسی بیماریوں کی روک تھام، انہیں قابو میں کرنے اور ان کا بندوبست کرنے کے لئے سماج کے سبھی طبقات کے تعاون کی ضرورت ہے جس میں غیر سرکاری

تنظیمیں (این جی او) اور نجی شعبہ شامل ہے۔

کینسر انسٹی ٹیوٹ ڈیبیو آئی اے جیٹی ایک رضا کار خرائی ادارہ ہے جسے آنجمنی متھو کوشمی ریڈی کی قیادت میں رضا کار خواتین سماجی کارکنوں کے ایک گروپ نے قائم کیا ہے۔ اس ادارے کا آغاز ایک اسمال کالج ہاسپٹل کے طور پر ہوا تھا۔ یہ جنوبی ہند میں پہلا اور ملک میں دوسرا کینسر کے علاج میں اختصاص یافتہ اسپتال تھا۔ آج اس ادارے میں 500 بستروں والا ایک کینسر ہاسپٹل ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان میں سے 30 فی صد بیڈ مفت ہیں یعنی مریضوں سے کوئی پیسہ نہیں لیا جاتا۔

مرکزی حکومت نے 2007 میں اس انسٹی ٹیوٹ کے مولیکولر ڈیولوپمنٹ شعبے کو، مرکز امتیاز ”یعنی سینٹر آف ایکسیلینس کا درجہ دیا تھا۔ 1984 میں قائم ہوا یہ ہندوستان میں پہلا سپر اسپیشلسٹی کالج تھا۔ یہ نمایاں اور قابل ستائش حصولیابیاں ہیں۔ افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر شانٹانے اس انسٹی ٹیوٹ کو درپیش کچھ دشواریوں کے بارے میں بتایا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان پر غور کریں گے اور میں تمہیں ناڈو کے وزیر اعلیٰ سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ دیکھیں کہ کیا کیا جاسکتا ہے۔ آخر میں مجھے کچھ دیر کے لئے ایک ایسے معاملے کا ذکر کرنے دیں جسے گزشتہ چند

دنوں میں مخصوص مفاد پرست عناصر نے اٹھایا ہے۔

15 ویں مالیاتی کمیشن کو دیئے گئے اختیارات کے تعلق سے ایک بے بنیاد الزام لگایا جا رہا ہے جس میں یہ بات کہی جا رہی ہے کہ کمیشن کچھ ریاستوں یا مخصوص علاقے کے تعلق سے جانب داری برت رہا ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ ہمارے ناقدین صورتحال سے مکمل طور پر واقف نہیں ہیں۔ مرکزی حکومت نے فائننس کمیشن کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ ایسی ریاستوں کو مراعات دینے پر غور کرے جن ریاستوں نے آبادی کو کنٹرول کرنے کا کام کیا ہے۔ اس پیمانے سے عمل ناڈو جیسی ریاست کو یقیناً فائدہ ہوگا جس نے آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے بہت کوشش کی ہے اور اس کے لئے اپنی توانائی اور اپنے وسائل صرف کئے ہیں۔ پہلے ایسی بات نہیں تھی۔

دوستو! مرکزی حکومت امداد باہمی پر مبنی وفاقت کے تئیں پابند عہد ہے۔ ہمارا اصول ہے سب کا ساتھ، سب کا دوکاس۔ آئیے ہم نیو انڈیا کی تعمیر کے لئے مل جل کر کام کریں جس پر ہمارے عظیم مجاہدین آزادی کو فخر ہو سکے۔ شکر یہ! آپ کا بہت بہت شکر ہے۔

☆☆☆

## ماحولیاتی تحفظ اور معاشی ترقی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند جناب ایم ویسلیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ماحولیاتی تحفظ اور معاشی ترقی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔ وہ اتر اکنڈ کے شہر ہرادون میں اندرا گاندھی نیشنل فارسٹ اکیڈمی کے جلسہ تقسیم اسناد 2018 سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر اتر اکنڈ کے گورنر جناب کرشن کانت پال، اتر اکنڈ کے وزیر اعلیٰ جناب تریوند سنگھ راوت، سائنس و ٹیکنالوجی، ارضیاتی سائنس اور ماحولیات، جنگلات اور آب و ہوا کی تبدیلی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر ہرش وردھن اور دیگر اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ جناب ویسلیا نائیڈو نے کہا کہ جنگلات کے بندوبست کا بنیادی اصول قدرتی وسائل کے تحفظ اور دیر پا استعمال پر مبنی ہونا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ماحولیات دوست طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے اور ہمیں بہتر مستقبل کے لئے جینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بیڑ پودے کا تحفظ ہر ایک کی اہم ذمہ داری ہونی چاہئے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ریاستی حکومتوں کو جنگلات کے احاطے میں توسیع کے لئے کوششیں کرنی ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیٹی آئیوگ اور مرکز کو اچھا کام کرنے والی ریاستوں کی حوصلہ افزائی اور جنگلات، ندیوں اور قدرتی مناظر کو اعلیٰ ترجیح دینے کے التزامات کرنے ہوں گے۔ شجر کاری اور ماحولیات کا تحفظ عوامی تحریک بننی چاہئے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ انسانوں اور جنگلات کا باہمی میل ہمارے ملک کے عوام کی مذہبی، معاشرتی اور تہذیبی زندگی میں گہرائی تک پیوست ہے۔ حالیہ دنوں میں قدرتی وسائل کی بڑھتی مانگ اور فطرت کے تئیں ہمارے فہم اور ارادے کے فقدان نے اس تانے بانے کو منتشر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی تہذیب و ثقافت میں روایتی طور پر روحانیت کی ایک علامت کی حیثیت سے مبارک مقام حاصل ہے۔ پینپل جیسے درختوں کا ٹٹنے کو ایک بڑا گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیات کے تحفظ سے متعلق قبائلی یا مقامی آبادی کی رہنمائی اور انہیں معلومات باہم پہنچانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگل میں رہنے والوں کو قومی مفادات سے معاہدہ کئے بغیر ترقی میں آسانیاں مہیا کرانے والے اور ترقی کرنے کے قابل بننا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاح و بہبود، خصوصاً قبائلی گروپوں کی، جو اپنے ذریعہ معاش کے لئے جنگل پر انحصار کرتے ہیں، ان کی فلاح و بہبود کے لئے بھی کوششیں کرنی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ماحولیات کے تحفظ اور جنگل میں رہنے والے افراد کے تعاون سے جنگل کے مشترکہ بندوبست کی شکل میں اس کے نظم کے لئے عوام کو جنگل سے دور رکھنے کی جگہ پر اپنی حکمت عملی میں بڑی تبدیلی لائی ہے۔